کامیاب زندگی

اقوالِ اولیاء

کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

بھیرہ شریف

اسلام بک ڈپو

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (القرآن)

کامیاب زندگی

اقوالِ اولیاء کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم بھیرہ شریف

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون :042-37112941

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کتاب کے جملہ حقوق برائے
اسلام بک ڈپو محفوظ ہیں

کامیاب زندگی
اقوال اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روشنی میں

مصنف : ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم
فاضل بھیرہ شریف

پرنٹرز : آر۔ آر پرنٹرز
باراول : جولائی 2013ء
ناشر : چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول
قیمت : /- روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

پروگریسو بکس
6۔ یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

اسلام بک ڈپو ۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-8836776

انتساب

معلم محترم

شیخ الحدیث پیر سید محمد اقبال شاہ گیلانی صاحب زید مجدہ

کے

نام

جن کے ہر ہر قول میں اپنے طلباء سے سچی محبت اور خلوص چھلکتا معلوم ہوتا ہے

نیز

ہر اُس شخص کے نام

جو

اللہ سے دوستی کے لیے اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔

حرف حرف خوشبو

ایک مرتبہ بابا فریدؒ کا ایک مرید آپ کے پاس آیا وہ لوہار کا کام کیا کرتا تھا آپ کے لیے خاص قینچی بنا کر لایا اور آپ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوتے ہی عرض کرنے لگا۔ باباجی یہ میں اپنے رزق حلال آپ کے لیے ایک تحفہ لایا ہوں۔

باباجی نے جب قینچی دیکھی تو مسکرا دیے اور فرمایا بیٹا درویش تحفہ رد نہیں کیا کرتے، البتہ جب اگلی مرتبہ آنا تو سوئی لے کر آنا۔ اب جب وہ مرید اگلی مرتبہ حاضر ہوا تو سوئی لے کر آیا۔ آپ کی خدمت میں سوئی پیش کی تو آپ نے فرمایا اس مرتبہ ہم نے تمہارا تحفہ خوشی سے قبول کیا اور پسند بھی کیونکہ قینچی کا کام کاٹنا اور سوئی کا کام سینا ہوتا ہے اور درویش کاٹنے کا نہیں سینے کا کام کرتے ہیں درویشوں کا کام محبت و الفت کے رشتوں کی بنیاد رکھنا ہوتا ہے۔

جی ہاں محبتوں شفقتوں اور سچائیوں پر مشتمل ہر ایسے تعلق کا نام تصوف ہے جو بندوں کو اپنے کریم رب کی قربت عنایت کرے۔

تصوف کی تعریفیں مختلف ادوار میں مختلف رہی ہیں ہر ولی اللہ نے اس موضوع کو اپنے اقوال اور اعمال سے ایک رونق بخشی، اگر یوں کہا جائے کہ تصوف اللہ سے بے غرض دوستی اور محبت کا نام ہے تو ہم اس بات کو امام غزالی سے کیے گئے ایک سوال کے جواب سے بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا کہ مسلمان اور مومن میں کیا فرق ہے؟ آپؒ نے فرمایا ''مسلمان وہ ہے جو اللہ کو ایک مانے اور مومن وہ ہے جو اللہ کو بھی مانے اور اللہ کی بھی مانے، یقیناً جو اللہ کی مانے گا اللہ اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا، اپنے کرم کریمانہ سے نوازے گا وہ اِنَّ اولیاء اللہ کا مصداق ٹھہرے گا، لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

اس کا خاصا بن جائے گا اور بادشاہوں کے بادشاہ خالق و مالک کی قربت کی لذت و چاشنی اسے دنیا کی عارضی زندگی کی بھول بھلیوں میں بھٹکنے نہیں دے گی، معرفت اس کا اوڑھنا بچھونا ہوگی انسانیت کی خدمت اس کا مقصد ہوگا، **وصل الی اللہ** اس کی تمنا ہو گی خوشنودی اور رضاء الٰہی اس کا مطمع نظر ہوگا، تنہائیوں کا متلاشی ہوگا شاہراہ حیات پر ایسی قیام گاہ اسکی آرزو ہوگی جہاں وہ ہو اور بس اس کا خدا ہو۔ **صلوٰۃ و صوم** اس کا شعار ہوگا اپنے محبوب کو مختلف اداؤں سے راضی کرنا اس کا مقصود بن جائے گا، لائق مسجود سے رکوع و سجود میں آہ و زاری کرنا اور اس سے ہر لحہ قربت کی التجائیں کرنا اس کی نوکری بن جاتی ہے مگر ان میں سے کسی میں **مالکم و اولادکم فتنہ** کی طلب نہیں ہوتی، **ان الابرار لفی نعیم** کے مقام میں ٹھہرنے کی لالچ نہیں ہوتی، **ان الفجار لفی حجیم** کے مقام میں دھنسے جانے کا خوف نہیں ہوتا بس فقط رب رب اور رب ہوتا ہے۔ جس کی انتہا رضی اللہ عنھم پر ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ رابعہ بصریؒ ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ لئے بھاگی جا رہی تھیں سفیانؒ نے پوچھا اے رابعہ بھلا اتنی تیزی سے کہاں جا رہی ہو اور پھر ایک ہاتھ میں پانی اور ایک ہاتھ میں آگ، یہ معاملہ میری سمجھ میں نہیں آرہا تو فرمانے لگی آگ تو رابعہ نے اس لئے پکڑ رکھی ہے کہ اس جنت کو لگا دوں اور جلا کر خاک کر دوں جس کی لالچ میں لوگ عبادت کرتے ہیں اور پانی اس لئے کہ اس جہنم کو بجھا دوں جس کے خوف کی وجہ سے لوگ عبادت کرتے ہیں۔

جی ہاں! تصوف کی ایسی تعریفیں بھی ملتی ہیں مگر ان لوگوں کے لیے عبادت کا مقصد فقط اور فقط **لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم** کی عزت بخشنے والے رب کی رضاء ہوتی ہے مقامِ عبدیت کا شکر ادا کرنا ہوتا ہے۔ نعمتوں کا حصول نہ تو آرزو ہوتی ہے نہ ہی مقصود پھر رابعہ سجدے میں گرتی ہیں موذن صبح کی اذان دیتا ہے عشق الٰہی میں اس قدر مستغرق کہ اٹھ کر اپنے کریم عزوجل سے شکوہ کرتی ہیں بھلا دیکھو تو سہی شکوہ کیا ہو رہا ہے کہ اے میرے رب تو نے رات اتنی چھوٹی بنائی ہے کہ رابعہ کا ایک سجدہ

پورا نہیں ہوتا ادھر اویس قرنی ہیں عشق رسول ﷺ کے لیے جان کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں جب حبیب ﷺ کے محب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں کیا خوب کہتے ہیں آج کی رات رکوع کی رات آج کی رات عبادت کی رات اور پھر پوری رات اس ایک ادا میں خدا کو راضی کرتے کرتے صبح ہو جاتی۔

بہر حال عبادات کی وسیع دنیا میں بھی یہ مقام ہے دوسری طرف اخلاق حسنہ بھی ان لوگوں کا شعار تھا اویس قرنیؒ کو بچے پتھر مارتے ہیں تو فقط یہ آواز بلند ہوتی ہے بچوں اویس کو آہستہ آہستہ پتھر مارو اگر خون نکل آیا تو تمہارے رب کو کیسے راضی کروں گا۔ آزمائشوں تکلیفوں کے سمندر پی جانا جبر وصبر کی جنگ میں صبر کو فتح دلوانا ان لوگوں کے اخلاق ہیں۔

ایسے نفوس مکارم اخلاق کے پیکر ہوتے ہیں ان کے صبر اور نفس پر جبر کی مثالیں قائم ہوئیں ہیں تزکیہ نفس اور تعمیر ظاہر و باطن ان کا مقصد ہوتا ہے دلوں کے ویرانوں کو صاف شفاف کرنا پھر اسے رحمٰن کا گھر بنانا ان کی حیات جاوداں کا مقصود ہوتا ہے حقیقی خالق و معبود ہی ظاہر و باطن میں ان کا مسجود ہوتا ہے خدا کے بندوں سے پیار ان کی خدمت میں عظمت انکار روحانی درس ہوتا ہے۔ جی ہاں! ایسے لوگ ہی حقیقی صوفی کہلاتے ہیں۔

بہر حال تصوف کے موضوع پر آپ اس کتاب کے آغاز میں بہت اہم اہم چیزیں پڑھیں گے لیکن ہمارا مقصد اپنی زندگی کو کامیابی سے ہمکنار کرنا ہے اولیاء اللہ کے اقوال ذکر کرنے کا مقصود ہی یہ تھا کہ ایک تو اس وہم کا ازالہ ہو جائے کہ ولایت کسی کونے میں گندگی کے ڈھیر پر پڑے رہنے اور نشہ کرنے کا نام نہیں ہے جو ہمارے سیکولرزم سے متاثر احباب کی سوچ ہے دوسرا یہ بات عیاں ہو جائے کہ اگر کوئی دنیا کی رنگینیوں کو ٹھوکر مارتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ غریب ہے بلکہ وہ فقر کی علامت ہے اور فقر کے متعلق فرمان رسول ﷺ ہے الفقر فخری اور فقر کا مفہوم سمجھنے کے لیے ابتدائی سطح پر ایک جملہ کافی ہے فقر دنیا سے مستغنی ہونے کا نام ہے۔

ایک مرتبہ بادشاہ محمود غزنویؒ نے اپنے دربار میں فضا میں چند سکے اچھالے تو تمام

درباری ان کو اکٹھا کرنے لگے اور چونکہ جو جتنے چن لیتا وہ اسی کے ہوتے تو جب سب درباری سکوں کی طرف لپکے محمود غزنویؒ کا غلام ایاز، محمود غزنویؒ کے قریب ہی کھڑا رہا اور سکے چننے کے لیے آگے نہ بڑھا۔ بادشاہ نے پوچھا اے ایاز! کیا تجھے سکوں کی ضرورت نہیں تو ایاز کہنے لگا نہیں، جب بادشاہ میرا ہے تو پوری سلطنت میری ہی ہے۔ ایاز کی اس دانشمندی پر بادشاہ حیران رہ گیا کیونکہ ایاز کی اس بات نے بادشاہ کا دل جیت لیا تھا۔

اگر یہی توکل انسان کے پاس آجائے تو توکل علی اللہ کی اس عظمت کی وجہ سے وہ بلند مرتبہ ہو جائے اس کے اعلیٰ وقار کی وجہ بن جائے یقیناً جو اپنے ربّ عزوجل پر اسی درجہ کا توکل رکھے گا اور ظاہر و باطن دونوں حال سے اس کا اظہار بھی کرے گا تو لازماً اس کا رب بھی اسے عزتوں سے نوازے گا اور دنیا اس کی محتاج ہو گی کیونکہ اسکی دوستی بادشاہوں کے بادشاہ کے ساتھ ہو گئی ہے، اس لئے وہ دنیا پر اس کی رنگینیوں پر وصل کے لمحوں کو ترجیح دے گا ہر وقت حالت نماز میں رہنا اسکی حقیقی لذت کا حصول اس کی روح کی غذا بن جائے گا، سجدوں میں آہ و زاری کرنا، اپنی کمزوری کا اعتراف اور اس کی عظمتوں کا نعرہ لگانا اللہ اللہ کی صدائے دلنواز سے خود کو رطب اللسان رکھنا اس کا قلبی چین بن جائے گا اور اگر یہ سب کچھ میسر آجائے تو شاہی سے فقیری تک کا سفر کچھ مشکل نہ رہ جائے گا۔ بہرحال یہ ہی حقیقی کامیابی ہے، کامیاب زندگی گزارنے کے لیے کامیاب لوگوں کے رہنما اصول اپنانے بہت ضروری ہوتے ہیں۔

ان ہی کامیاب لوگوں کے وہ اقوال جن پر عمل نہ صرف ظاہری سکون میسر کرتا ہے بلکہ باطن بھی روشن کر دیتا ہے ان کو اس کتاب میں راقم نے ذکر کر دیا ہے اور اس کتاب کا نام اسی وجہ سے ”کامیاب زندگی اقوال اولیاءؒ کی روشنی میں“ رکھا گیا ہے۔

آج اگر امت محمدی ﷺ پر نظر ڈالی جائے تو یہ ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانوں کی طرح بکھری اور سمندر کی جھاگ کی طرح کمزور نظر آتی ہے۔ مسلمان کا ہاتھ اور اس کا اپنا ہی گریبان ہے، یہ امت اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی بجائے اغیار کے قدموں میں سر بسجود ہے، ان حالات کو دیکھ کر ہی تو مفکر اسلام کی قلم یہ لکھنے پر مجبور ہو گئی۔

"تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب کیوں نہیں ہے؟"

- اگر ہم ماضی میں جھانکنے کی ذرا ہمت کریں تو ہمارے اسلاف "شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن" کے علمبردار دکھائی دیتے ہیں کبھی ابراہیم بن کر آتش نمرود میں کود جاتے ہیں تو کبھی موسیٰ بن کر فرعون سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی حسین بن کر یزید کے سامنے کلمہ حق کہتے ہیں تو کبھی سرزمین سندھ پر پرچم اسلام لہراتے ہیں کبھی ساحل اندلس پر کشتیاں چلاتے ہیں تو کبھی شہدائے کارگل بن کر قوم کی حفاظت کا حق ادا کرتے ہیں۔

لیکن آج جو کرب ناک مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں ان کی وجہ فقط یہ ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کے دیئے اسباق اور ان سے حاصل کارناموں کو بھلا دیا ہے اگر آج بھی ہم ان اسباق کو دوبارہ یاد کریں اور عمل پیرا ہو جائیں تو پھر سے شاہی ہمارے قدموں میں ہو، دنیا کے تمام انسان ہمیں سلوٹ (سلام) کریں کتاب ہذا میں صرف ان اقوال کو ذکر نہیں کیا جن کا تعلق باطنی و روحانی دنیا سے ہے بلکہ ان اقوال کو بھی خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے جن کا تعلق ہماری ظاہری زندگی سے بھی ہے۔

جیسے چند اقوال بطور امثلہ درج ذیل ہیں:

فخر

فخر اس میں ہے کہ اپنے تھوڑے سے مال پر قانع رہ کر دوسرے کی ملکیت پر نظر مت رکھو۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

بہترین صبر

بہترین صبر وہ ہے جس میں لوگوں سے شکایت نہیں کی جاتی۔ (بشر بن حارثؒ)

جوہر

ہر شے کا ایک جوہر ہوتا ہے جبکہ انسان میں جوہر عقل ہوتا ہے اور عقل کا جوہر صبر کرنا ہوتا ہے۔ (حارث عاسیؒ)

وقت

جب کسی کا وقت نکل جائے تو دوبارہ حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے حالانکہ اس وقت سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہوتی (حضرت جنیدؒ)

اخلاق

تصوف نہ تو رسمیں ہیں نہ ہی کسی علم کا نام ہے بلکہ یہ اخلاق عالیہ ہیں۔ (حضرت نوریؒ)

منزل کا تعین

منزل کا تعین کرو بغیر منزل کے تھک کر چور ہو جاؤ گے لیکن حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

غیر تربیت یافتہ مبلغ

ایک نادان اور غیر تربیت یافتہ مبلغ اپنی دعوت کے لیے اس دعوت کے دشمنوں سے بھی زیادہ ضرر رساں ہو سکتا ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

غیبت کا کفارہ

غیبت کا بہترین کفارہ یہ ہے جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی طلب کرے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)

دیوانہ و فرزانہ

دیوانہ وہ ہے جو بغیر منزل کے چلتا رہتا ہے اور فرزانہ وہ ہے جس کا ہر قدم منزل کی طرف اٹھتا ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

ان مذکورہ اقوال کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ یہ بات عیاں ہو جائے کہ اللہ والوں کی اقتداء و پیروی نہ صرف اخروی دنیا کو سنوارتی ہے بلکہ اس ظاہری زندگی کو بھی خوبصوت بنا دیتی ہے پھر بندہ اپنی آزمائشوں کا واویلا کرنے کی بجائے دوسروں کے

مصائب دور کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اس کے بول اس کی گفتگو کامیابی کے رہنما موتی بن کر گرتے ہیں اور اس کی دواء اور دعا حتمی شفا بن جاتی ہے۔

اس سیریل کے لکھنے کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلاف کی زندگیوں کے وہ رہنما اصول جو ہماری ظاہری و باطنی زندگی میں انقلاب لا سکتے ہیں وہ ایک جگہ جمع کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کروں تاکہ ہم آج سے ہی اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرنے میں مصروف ہو جائیں بلکہ رضاء الٰہی کو اپنا نصب العین بنا کر اپنے قیمتی اوقات کو صرف کرنے میں محو ہو جائیں۔

''کامیاب زندگی'' سیریل کی دیگر کتابیں بھی آپ اپنے مطالعہ میں لائیں یقیناً یہ افادہ اور فائدہ سے خالی نہیں ہوں گی، میں اس سیریل کی اشاعت پر پیارے بھائی جواد صاحب کا شکر گزار ہوں جو اس کا خوبصورت اہتمام کر کے فروغ علم و ادب میں اپنی نمایاں خدمات پیش کر رہے ہیں دوسرے نمبر پر میں اپنے محترم بھائی ندیم صدیقی صاحب کا مشکور ہوں جن کی میرے ساتھ خاصی توجہ بلکہ میرے ان علمی و ادبی کاموں پر توجہ اور تنقید مجھے اپنے فرائض بار حسن نبھانے پر مجبور کرتی ہے اور میرا قلم اچھا لکھنے میں کوتاہی اور غفلت سے بچا رہتا ہے۔

اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ لم یزل میں ملتمس ہوں کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے اس کاوش کو ہر عام و خاص کے لیے نافع بنائے۔ اور میرے قلم اور اس کے لکھے کو اپنی بارگاہ میں درجہ مقبولیت عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام آباد

تصوف کی تعریف اقوالِ مشائخ کی روشنی میں

تصوف کی تعریف مختلف ادوار میں مختلف کی گئی ہے اور اسی طرح مختلف اہلِ تصوف نے مختلف کی ہے لیکن میں یہاں چند ایک مشائخ کے اقوال اختصار کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔

۱۔ حضرت ابو محمد الجریریؒ نے فرمایا ”تصوف جملۂ اخلاق فاضلہ کو حاصل کرنے اور جملہ عادات دنیویہ سے چھٹکارا حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔

۲۔ حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں تصوف کسی رسم و مرتبے کا نام ہے نہ کسی علم کا۔ یہ تو صرف مکارم اخلاق کا نام ہے کیونکہ اگر یہ کوئی مرتبہ ہوتا تو مجاہدے سے حاصل ہو جاتا۔ یہ تو دراصل ”تخلقوا باخلاق الله“ (یعنی اللہ کے اخلاق کی طرح اپنا اخلاق بنانا ہے)۔

۳۔ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں صوفی وہ ہے جو کسی چیز یعنی غیر اللہ کی طلب میں سرگرداں نہ ہو نہ کسی چیز کے چھن جانے سے غمزدہ ہو یعنی تصوف ہر طلب سے نکل جانے اور کامل رضا بالقضاء کا نام ہے۔

۴۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ دنیا کی لالچ سے باز رہو تاکہ اس کے پھندے سے نجات ملے۔

۵۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ بلاحرکت اعضاء قلب کا مطمئن ہونا، فراخ و کشادہ سینہ، روشن چہرہ، باطن آباد اور تعلقِ الٰہی کی وجہ سے تمام چیزوں سے بے پرواہ ہونا تصوف ہے۔

٦۔ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں جب میں ان علوم سے فارغ ہو کر صوفیاء کے طریقے کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان کا طریقہ علم و عمل سے تکمیل کو پہنچتا ہے۔ ان کے علم کا حاصل نفس کی گھاٹیوں کو طے کرنا ہے، اخلاق ذمیمہ اور صفات خبیثہ سے پاک و منزہ ہونا ہے تاکہ اس کے ذریعے قلب کو غیر اللہ سے خالی کیا جائے اور اس کو ذکر الٰہی سے آراستہ کیا جائے ”التصوف قیام القلب بلاواسطة“

٧۔ حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ آپ فرماتے ہیں تصوف خدا سے دل کا بلاواسطہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں تصوف ترک تکلف کا نام ہے۔ تکلف میں چونکہ خودی اور تکبر ہوتا ہے اس لئے اس کا ترک ضروری ہے۔

٨۔ حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ آپ نے حدیث نقل کی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ طریقت میرے اعمال، حقیقت میری باطنی کیفیت اور معرفت میرا راز ہے۔

٩۔ حضرت داتا گنج بخشؒ آپ نے کشف المحجوب میں فرمایا ہے کہ جس نے اہل تصوف کی دعوت سنی اور اسے نہ مانا تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غافلین میں لکھا جاتا ہے۔

١٠۔ حضرت سہل بن عبداللہؒ فرماتے ہیں ”الصوفی من صفا من الکدر وامتلاء من الفکر وانقطع الی اللہ من البشر واستوی عندہ الذھب والمدر“ (صوفی اسے کہتے ہیں جو گندگی سے پاک ہو، غور و فکر میں ڈوبا ہوا ہو، لوگوں سے انقطاع اختیار کر کے واصل باللہ ہو اور اس کی نظر میں سونا اور مٹی کا ڈھیلا برابر ہو)۔

١١۔ حضرت ابوالحسن المزینؒ نے تصوف کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے ”التصوف اانقیاد للحق“ اللہ تعالیٰ کی مکمل فرمانبرداری کا نام تصوف ہے۔

١٢۔ حضرت حسین بن منصورؒ سے صوفی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”واحد فی الذات لایقبلہ احد ولایقبل احد“ (صوفی اس

یکتا و تنہا کو کہتے ہیں جسے کوئی اپنا نہ کہے اور وہ کسی کو اپنا نہ.......... اس لئے کہ اس کا مقصود حقیقی تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہوتا۔

۱۳۔ حضرت شبلیؒ کا قول ہے "الصوفی لایری فی الدارین مع اللہ غیر اللہ" (یعنی صوفی وہ ہے جو دونوں جہاں میں سوائے ذات خدا تعالیٰ کے کچھ نہیں دیکھتا۔)

۱۴۔ حضرت معروف کرخیؒ آپ کا قول ہے کہ "التصوف الاخذ بالحقائق والناس مما فی ابدی الخلائق" (تصوف حقیقت کی معرفت حاصل کرنے کا نام ہے اور ان چیزوں سے ہاتھ دھو لینے کا نام ہے جو مخلوقات کے ہاتھ میں ہیں۔

۱۵۔ حضرت رویمؒ آپ کا قول ہے کہ

(الف) "التصوف مبنی علیٰ ثلاثة خصال المتمسك بالفقر والافتقار والتحقق بالبدل والایثار وترك التعرض والاختیار" تصوف کی بنیاد تین عادتوں پر ہے۔ فقر و افتقار کی راہ پر قائم رہنا، سخاوت و ایثار اختیار کرنا اور ترک اختیار (یعنی رضا بالقضاء)۔

(ب) آپؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ نفس کو حق تعالیٰ کے ساتھ حق تعالیٰ کے ارادے پر چھوڑ دینا ہی تصوف کی بنیاد ہے۔

۱۶۔ بشر بن الحارث الحافیؒ کا کہنا ہے کہ صوفی وہ ہے جو خدا کے ساتھ دل پاک و صاف رکھے۔

۱۷۔ حضرت ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا تصوف درحقیقت آزادی کا نام ہے۔ مگر آزادی سے مراد حرص و ہوس سے آزادی ہے۔ تصوف میں ایک ہی جوانمردی ہے کہ بندہ خواہشات نفسانی سے مجرد ہو جاتا ہے، تکلفات ترک کر کے اپنے مقسوم پر راضی اور مطمئن رہتا ہے۔ تصوف ایسی سخاوت کا نام ہے کہ صوفی دنیا کو اہل دنیا کے حوالے کر دیتا ہے اور خود بے تعلق ہو جاتا ہے۔

تصوف کیا ہے؟

تصوف وہ علم ہے جس سے اسلام کی حقیقت معلوم ہو کہ روحِ انسان اور عقل و نفس کیا ہیں؟ مرنے کے بعد کیا معاملات ہونگے۔ جنت اور دوزخ کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی منفعت کیا ہے، وغیرہ کی تحقیق کرے اور جان لے کہ تصوف اللہ تعالیٰ سے ایسی بے لوث اور بے غرض دوستی اور محبت کا نام ہے جو صرف دنیوی لالچ سے ہی نہیں بلکہ اخروی طمع سے بھی یکسر پاک ہو اور اس راہ کے سالک کا قلب تعلق باللہ میں ہمہ نوع دنیوی و اخروی منفعتوں، مصلحتوں اور ہر قسم کے اندیشہ نظر و خطر سے کلیتہً بیگانہ ہو جائے جس کے نتیجے میں اخلاص فی النیۃ والعمل (نیت و عمل کے اخلاص) کا جذبہ ظاہر و باطن میں اس قدر راسخ ہو جائے کہ انسان کی بندگی خالصتاً توجہ اللہ ہو جائے، نہ دنیا و آخرت میں انعام و جزا کی آرزو بندے کی عبادت کا محرک رہے اور نہ سزا و عتاب کا خوف باقی رہے، بقول علامہ اقبالؒ ؎

سودا گری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

الغرض تعلق باللہ کی لذت و حلاوت اور محبتِ الٰہی کی چاشنی و شیرینی کو اس طرح حرزِ جان بنا لیا جائے کہ بارگاہِ صمدیت میں حاضری کے وقت اس کے غیر کا موہوم سا خیال بھی بندے کے دل کے کسی گوشے میں راہ نہ پاسکے اور پھر اسے ہمہ وقت بندگی نصیب ہو جائے۔ بس یہی حقیقتِ تصوف ہے۔ جب سے ہماری زندگی پر استعماریت

(نوآبادیاتی نظام) کی گرفت مضبوط ہوئی ہم کتاب و سنت اور تاریخِ اسلام سے اپنی حیات ملی کے تصور سے محروم ہو گئے۔ ہمارا رشتہ اپنے پُرعظمت ماضی سے منقطع ہو گیا اور اپنے حال و مستقبل کو بہتر بنا سکنے کا اعتماد مضمحل ہو گیا۔ اس اعتماد کو از سرِ نو بحال کرنے کے لیے ہمیں گہرا غور و خوض کرنا ہو گا۔ تہذیبی و ثقافتی زندگی کے معرضِ ارتقاء میں ہونے کا باعث ہر دور میں تصوف کی طرف متوجہ کرنے والے محرکات الگ الگ رہے اور اسی بنا پر صوفیانہ تفکر بھی ارتقاء پذیر رہا۔ لیکن تصوف جن مدارجِ ارتقاء سے بھی گزرا اس کی ارتقائی حرکت کی سمت یہی رہی کہ صوفیانہ مذہبی واردات کا انجام کار پیغمبرانہ وحی کے مطابق ہو جائے، چنانچہ جہاں کہیں ان کے مابین عدم مطابقت کا شائبہ ہوا اسے رف کر کے سازگاری و ہم آہنگی پیدا کی گئی۔

شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ نے علم تصوف کی تعریف میں یہ کہا ہے کہ یہ وہ علم ہے جس سے تزکیہ نفس، تصفیہ اخلاق اور تعمیرِ ظاہر و باطن کے احوال کا علم ہو جائے اور اس کی یہ عنایت سعادتِ ابدی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

انما بعثت معلما لاتمم مکارم الاخلاق

(ابن ماجہ، السنن، ۱: ۸۳، رقم ۲۲۹)

”مجھے اخلاق کریمانہ کی تکمیل کے لیے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ (آل عمران ۱۶۴)

”اور (یہ رسول اللہ ﷺ) پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے قرآن اور سنت۔“

تصوف اس تزکیہ نفس، تصفیہ اخلاق اور تکمیلِ مکارم اخلاق کا دوسرا نام ہے۔

تصوف کی وجہ تسمیہ

علماء نے لفظ تصوف اور صوفی پر بہت اختلافی بحث کی ہے۔ مختلف اقوال اور

آراء کو حسب ذیل الفاظ میں اختصار کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

(۱) صوف پہننے والے:

ابن خلدونؒ نے صوف (یعنی پشمینہ) پہننے والوں کو صوفی کہا ہے۔ جیسے تقمص کے معنی ہیں کہ اس نے قمیص پہنی اسی طرح تصوف کا مطلب ہوا کہ اس نے صوف پہنا۔ یہ بات کسی حد تک ٹھیک ہے کیونکہ صوفیاء صوف پہنتے تھے لیکن صرف صوف پوشی ہی صوفیا کی پہچان نہیں کہلا سکتی۔

(۲) صفائے قلب والے:

حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں کہ الصفاء من اللہ تعالیٰ انعام و اکرام والصوف لباس الانعام صفا یعنی باطن کی صفائی اللہ تعالیٰ کا بندے پر انعام ہے اور اکرام ہے اور صوف انعام کا لباس ہے۔

لہٰذا کچھ لوگ اہلِ صفا (باطن یعنی قلب کی صفائی والے) کو صوفی خیال کرتے ہیں، کیونکہ بخاری شریف کی ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ بنی آدم کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے کہ جس کی اگر اصلاح ہو جائے تو پورے جسد کی اصلاح ہو جاتی ہے اور جب وہ فاسد ہو جائے تو سارا جسم ہی فاسد ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ وہ انسان کا دل ہے۔ صوفی کا مفہوم تو صفا سے ظاہر ہوتا ہے مگر اس پر اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ لغوی اعتبار سے اہل صفا کو ''صفوی'' کہا جائے گا صوفی نہیں لیکن چونکہ صوفی کا لفظ مشہور ہو چکا ہے اس لئے یہ لوگ صوفی ہی کہلائے گئے۔

(۳) پہلی صف والے:

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جو لوگ حضورِ حق میں پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے ان کو صوفی کہا جاتا ہے مگر لغت کے اعتبار سے ان کو ''صفی'' کہا جانا چاہئے۔ زبان

پر ثقیل ہونے کی وجہ سے صوفی ہی کہا گیا ہے۔

(۴) اہل صُفہ:

چونکہ صوفیہ دنیا سے منقطع ہو کر مسجد نبوی میں اللہ کی یاد میں منہمک رہتے تھے اس لئے دنیاوی تعلقات ترک کرنے والوں کو صوفی کہا جانے لگا، لیکن اشتقاقِ لفظی کے لحاظ سے ان کو ''صُفی'' کہا جانا چاہئے نہ کہ صوفی۔ یہاں بھی زبان پر ثقیل ہونے کی وجہ سے صوفی ہی کہا گیا ہے۔

(۵) یونانی لفظ شیوصوفیاء:

فلاسفہ اسلام میں علامہ لطفی نے لکھا ہے کہ صوفی کا لفظ ''شیوصوفیاء'' سے مشتق ہے جس کے معنی حکمتِ الٰہی کے ہیں، چونکہ صوفی حکمتِ الٰہی کا طالب ہوتا ہے اس لئے صوفی کی غایت حقیقت الحقائق کا جانا ہے۔ یہ لفظ اس وقت رائج ہوا جب یونانی کتابوں کا ترجمہ عربی میں ہوا اور فلسفہ کا لفظ اس زبان میں داخل ہو چکا تھا۔

(۶) اوصافِ حمیدہ سے متصف لوگ:

یعنی یہ لوگ درج بالا تمام صفات اور دیگر تمام اوصاف حمیدہ سے متصف لوگ ہیں۔ امام قشیریؒ فرماتے ہیں کہ لفظ صوفی ۲۰۰ ہجری سے کچھ پہلے شروع ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو صحابہؓ کہا جاتا تھا اور اس زمانے میں اس سے بہتر کوئی جماعت تصور نہیں کی جاتی تھی۔ اس کے بعد تابعین اور تبعِ تابعین کی اصطلاحیں اختیار کی گئیں اور اس کے بعد نیک لوگوں کو زہاد اور عباد (زاہد و عابد) کے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا مگر کچھ عرصے کے بعد بدعات کا ظہور ہونے لگا تو خواصِ اہل سنت نے جو ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے خود کو لوگوں سے الگ کر لیا اور انہی لوگوں کو صوفی کہا جانے لگا۔ ان لوگوں کی علامت صفائے قلب، صوف پوشی، نفس کے ساتھ سختی، شرع محمدی کو

لازم پکڑنا اور دنیا کو پس پشت ڈالنا تھی۔ (جیسا کہ علی رودباریؒ نے کہا)

تصوف کی وجہ تسمیہ کی مزید وضاحت:

امام قشیریؒ نے لکھا ہے کہ تصوف کا لفظ ۲۰۰ھ سے کچھ پہلے مشہور ہوا، پہلے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے الفاظ استعمال ہوتے تھے۔ اس کے بعد صوفی لوگوں کو زہاد اور عباد کے نام دیئے جانے لگے اور بالآخر جب بدعات اور دھوکہ بازی نے اپنا رنگ دکھایا تو زہاد اور اہل سنت نے علیحدگی اختیار کر لی اور ان کو صوفیاء کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ تصوف کے دو دور ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ایک دور ماقبل تنقید اور دوسرا دورِ تنقید۔ دور ماقبلِ تنقید میں تصوف چار مراحل سے گزرا ہے۔ پہلا مرحلہ زہد و ورع اور تقویٰ کا دور ہے۔ دوسرا مرحلہ، مجاہدۂ نفس اور باطنی کیفیات کا دور ہے۔ تیسرا مرحلہ جذب اور نسبت کا دور ہے۔ چوتھا مرحلہ حقائق کی نظری تشکیل کا دور ہے۔

تصوف کے مراحل

تصوف کے چار مراحل کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

تصوف کا پہلا مرحلہ:

عہدِ رسالت مآب ﷺ اور عہدِ صحابہؓ و تابعینؒ میں تصوف اپنے ارتقائی عمل کے اعتبار سے پہلے مرحلے میں تھا۔ اس دور میں زہد و ورع اور تقویٰ کا رنگ غالب تھا۔ مردانِ حق اپنی باطنی زندگی کے جملہ مراتب و کمالات اسی طریق سے حاصل کرتے تھے اور خدا تعالیٰ سے قرب و حضوری کی نسبت بھی اسی طرح متحقق ہوتی تھی۔ ان لوگوں سے بھی مستی و بے خودی اور خوارق و کرامات کا ظہور ہوتا تھا جس کا تعلق نفسی احوال سے تھا مگر بہت کم۔ اس دور میں صحابہ کرامؓ اصحاب صفہ اور تابعینؒ میں سے امام حسن بصریؒ، اویس قرنیؒ، امام زین العابدینؒ، سعید بن مسیبؒ، طاؤس کیانیؒ، داؤد بن دینارؒ، سلیمان

تمیمیؒ، عامر بن عبداللہ تمیمیؒ اور محمد بن منکدرؒ کے اسماءِ قابلِ ذکر ہیں۔

دوسرا مرحلہ:

تبع تابعین کے زمانے میں تصوف اپنی دوسری ارتقائی منزل میں داخل ہوا۔ دوسری اور تیسری صدی ہجری میں جب اخلاص فی العمل کا زوال شروع ہوا اور محض فقہیت کی جانب میلان کی بنا پر شریعت کی جگہ تشرع نے لے لی تو اہلِ حق نے اخلاص فی العمل کی خاطر مجاہدہ نفس کی طرف رجوع کیا اور ریاضت و مجاہدہ کے ذریعے تعلق باللہ کی نسبت پختہ کی۔ مجاہدۂ نفس کی وجہ سے انہیں انس و وحشت، مستی و بے خودی، کشف و اشراف اور خوارق و کرامات کی صورت میں باطنی کیفیات حاصل ہوئیں اور انہوں نے یہ احوال، نکات و اشارات میں بیان بھی کیے، اس مرحلہ تصوف میں رابعہ بصریؒ، حبیب عجمیؒ، مالک بن دینارؒ، فضیل بن عیاضؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، ابراہیم بن ادہمؒ، بشر الحافیؒ، شیبان راعیؒ، ذوالنون مصریؒ، حارث المحاسبیؒ، بایزید بسطامیؒ، سری سقطیؒ، جنید بغدادیؒ اور سہل بن عبداللہ تستریؒ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

تصوف کے تیسرے مرحلے کا دور چوتھی اور پانچویں صدی ہجری پر مشتمل ہے اس مرحلہ میں اہلِ کمال میں سے عوام تو حسبِ سابق شرعی اوامر و نواہی پر مکتفی رہے مگر خواص نے باطنی احوال و کیفیات کو اپنا مطمع نظر بنایا اخص الخواص صوفیاء اعمال و احوال سے گزر کر ''مقامِ جذب'' تک پہنچے۔ اسی جذب کی وجہ سے ان پر ''نسبت توجہ'' کا راستہ منکشف ہوا۔ تعینات کے پردے چاک ہوئے اور انہوں نے مشاہدۂ حق تک رسائی حاصل کر لی۔ پھر انہیں ذاتِ حق میں محویت و استغراق نصیب ہوا اور توحید وجودی و شہودی میں فرق و امتیاز باقی نہ رہا۔ اس عہد میں شیخ ابوسعید حرازؒ، ابوالحسن خرقانیؓ، ابوعلی رودباریؒ، ابوالفرح طرطوسیؒ، ابوبکر شبلیؒ، ابوالقاسم قشیریؒ اور ابوعثمان المغربیؒ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ حجتہ الاسلام امام غزالیؒ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ بھی اسی دور

کے آواخر میں ہوئے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی حیثیت کاروانِ صوفیاء کے راہبر و رہنما کی تھی۔

چوتھا مرحلہ:

تصوف کا یہ عہد چھٹی اور ساتویں صدی ہجری پر مشتمل ہے، اس دور میں صوفیائے کرام نے باطنی واردات کے ذریعے حاصل شدہ تصورِ حقیقت کی نظری تشکیل کی اور حقائقِ تصوف پر بحث و تدقیق کا آغاز ہوا۔ انہوں نے ظہورِ وجود کے مدارج و تنزلات (یعنی تنزلاتِ خمسہ، ا۔ ذات احد، ۲۔ تنزلاتِ واحدانیت، ۳۔ تنزل ارواح، ۴۔ عالم امثال اور ۵۔ عالمِ اجسام) پر گفتگو کی۔ اس طرح تصوف مابعد الطبیعاتی مسائل اور فلسفیانہ مباحث سے دوچار ہوا۔ نظریہ حدت الوجود اس دور میں دلائل نظری کی بنیاد پر مرتب صورت میں سامنے آیا۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ اور شیخ ابن الفارض حمویؒ نے اپنی تصانیف میں علم وحکمت کی ادق زبان میں اس تصور کو دلائل و براہین کے ساتھ بیان کیا اور شیخ عطار، عارف رومی اور مولانا جامیؒ نے شعر کے دلکش وجد آور اور ذود اثر پیرائے میں ان حقائق کو بیان فرمایا۔ اس طرح معارف تصوف خواص سے عوام تک پہنچے اور ہر شخص تصوف کا کلمہ پڑھنے لگا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ان مراحل اربعہ پر شرح وبسط کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں۔

> بالجملہ این چہارم قدم الصدق است در ملاء اعلی و واجب آں است کہ کلام ہر طبقہ رابر مناسب اذواق وے حمل کنندہ و یکے رابر مذاق دیگر نیارند۔" (لمعات، ج ۲ ص ۲۰)
>
> (یعنی یہ چاروں رستے ملاء اعلیٰ میں قدر و منزلت اور حق وصداقت کے حامل ہے اور ضروری ہے کہ ارباب تصوف پر بحث کرتے ہوئے ان کے اقوال و احوال کو ان کے ہی عہد کے ذوق کی

مناسبت سے جانچا جائے۔ ایک عہد کے صوفیہ کے احوال دوسرے دور کے معیار و پر محمول نہ کیے جائیں۔)

چند اہم اصطلاحاتِ تصوف

ا۔ وصل

کسی نے حضرت جنیدؒ سے سوال کیا کہ وصل کیسے حاصل ہوتا ہے؟ تو فرمایا کہ خواہشات نفس سے اجتناب کے ذریعے۔

حضرت محمد بن فرحانؒ کہتے ہیں کہ حضرت جنیدؒ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ عاشق جب محبوب سے ملتا ہے تو رونے لگ جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ محض اپنے محبوب کو پالینے کی خوشی سے اور شدت شوق کی وجہ سے وجد کے طور پر ایسا ہوا کرتا ہے۔

۲۔ حیاء

حضرت جنیدؒ سے حیاء کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا خدا کی نعمتوں کی کثرت کا مشاہدہ کرنا اور دوسری طرف شکر کے معاملے میں اپنی کوتاہی کا احساس کرنا۔ پس ان دونوں کے درمیان ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جسے حیاء کا نام دیا جاتا ہے۔

حضرت جنیدؒ کا حیاء کے بارے میں ایک قول یہ ہے۔

الحیاء من اللہ ازال عن قلوب اولیائہ سرور المنة

یعنی اللہ تعالیٰ سے حیاء اس کے دوستوں کے دلوں سے احسان کے سرور کو زائل کر دیتا ہے۔

۳۔ تواجد

حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ تواجد (یعنی دوسروں کو دکھانے کے لیے وجد طاری کرنا) تکلف ہے اور اسے پیش کرنے سے دل پر اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ اور انعام اور اللہ

تعالیٰ کے ساتھ لقاء (ملاقات) کا شوق اور کاملین کے طریقہ پر چلنے کی تمنا ظاہر ہوتی ہے۔ سرکار ﷺ کا ارشاد ہے کہ "فان لم تبکو فتباکوا" (اگر رو نہیں سکتے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لو)

حضرت داتا گنج بخشؒ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ کے افراد ظاہری طور پر صرف حرکات کی تقلید کرتے ہیں اور رقص و سرور یعنی ناچ گانا کرتے اور خوبصورت قسم کے اشارات کرتے ہے اور یہ مطلقاً حرام ہے۔

محققین کا ایک گروہ ہے جو اس طریقہ سے صرف اور صرف بزرگوں کے احوال اور مقامات کی طلب اور تلاش کرتے ہیں نہ کہ رسومات کے طور پر صرف حرکات کو بجا لاتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ من تشبہ بقوم فھو منھم (جس نے جس قوم کے ساتھ مشابہت کی بس وہ اسی قوم میں سے ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم قرآن پاک پڑھو تو رویا کرو اگر رو نہیں سکتے تو رونے والی شکل بنا لو۔ یہ حدیث تواجد کے جواز اور مباح ہونے کی دلیل ہے۔ اسی وجہ سے ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک ہزار قدم ملوث ہونے کے ساتھ چلتا ہوں تا کہ ایک قدم صدق و صفائی کا حاصل ہو۔

۴۔ فناء

اگرچہ کوئی مقام فنائیت پر فائز ہو تو بھی وہ خدا سے ایک الگ وجود ہوتا ہے۔ اس حال میں اگرچہ بہت سے حجابات اٹھ جاتے ہیں مگر ایک پردہ پھر بھی رہ جاتا ہے۔ علامہ اقبالؒ اسی لئے کہتے ہیں کہ میں خدا کی ذات میں فنا نہیں ہونا چاہتا بلکہ قطرہ رہ کر اپنے اندر سمندر کی صفات پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں۔

ع مقام بندگی دے کر نہ لوں شان خداوندی

اس حالت میں اگرچہ بہت سے حجابات اٹھ جاتے ہیں لیکن ایک پردہ پھر بھی رہ جاتا ہے۔ یہ حالتِ طلب الٰہی کی راہ میں بہت سوز و کرب کی حالت بن جاتی ہے اور اس کے لیے آزمائش کا مقام بنتی ہے۔ اس جگہ روحیں معرفت الٰہی کی تلاش میں لگ جاتی ہیں اور اس آزمائش میں کامیابی کے بعد ثابت قدم اور صابر رہتی ہیں۔

جب ایک عبادت گزار اپنی صفات سے گزر کر الوہیت کی حالت میں آتا ہے تو وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس حالت میں کچھ لوگ غلط طور پر سمجھنے لگتے ہیں کہ ان پر احکام الٰہی اور دیگر سوسائٹی کے قوانین ختم ہو جاتے ہیں۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ اگر میری عمر ہزار برس بھی ہو تو میں کبھی پسند نہ کروں گا کہ اعمال خیر سے قطعاً کوئی کمی ہو۔ اس کے بعد جب وہ لوگوں میں آتا ہے تو اسے اس کی انفرادیت واپس مل جاتی ہے تاکہ لوگوں میں رہ کر صالحین سے سنی ہوئی باتیں بیان کر کے ان کی اصلاح کر سکے۔

۵۔ خطاب (الٰہی)

کبھی خطاب کے احکام ختم ہو جاتے ہیں اور جب خطاب کے احکام ختم ہو جائیں تو بندہ کے لیے سزا و ثواب بھی ختم ہو جاتا ہے اور جب سزا و ثواب کے احکام ختم ہو جائیں تو بندے کی عزت و اہانت بھی ختم ہو جاتی ہے اور انسان اس وقت مجنون لوگوں کی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں بندہ نہ تو ولی اللہ ہوتا ہے نہ ہی مقربین میں سے ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں علم کی بادشاہت حال کی بادشاہت پر غالب ہو جائے تو بندہ اس وقت اوامر و نواہی (شریعت) کا پابند ہوتا ہے اور سراپا عزت کے پردے میں ہوتا ہے اور ہمیشہ شکر گزار رہتا ہے۔ اس کے برعکس جب حال کی قوت کا غلبہ علم کی قوت پر غالب ہو جائے تو بندہ شریعت کی حدود سے باہر چلا جاتا ہے اور اس کی اپنی ذات نقص کے محل و مقام پر پہنچنے کی وجہ سے شریعت کے احکام و خطاب سے

محروم ہو جاتی ہے۔ اب وہ بندہ یا تو معذور ہو گا یا مغلوب ہو گا اور اس معانی کی تائید میں حضرت جنیدؒ کا قول مبارک ہے۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا "راستے دو ہیں ایک یہ کہ علم کے ساتھ چلنا دوسرا یہ کہ محض عمل کے ساتھ چلنا۔" عمل جو کہ علم کے بغیر ہوتا ہے اگر چہ اچھا ہوتا ہے لیکن اس میں جہالت اور نقص ہوتا ہے جبکہ علم اگر بغیر عمل کے ہو تو نامکمل ہوتا ہے۔

۶۔ تکبر اعمال

یہ کہنا کہ ہم چوں ما دیگرے نیست (یعنی ہمارے جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے) یہ بھی استدراج اور دل فریبی ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے سامنے ان کی حقیقت پیش کر دیتا ہے تو ان کی خواب و خیال کی دنیا ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایک شاعر نے اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ الٰہی کوئی کسی چیز کی طلب میں ہے اور کوئی کسی اور چیز کی طلب میں ہے۔ اس نے کہا کہ الٰہی پردہ اٹھا تا کہ معلوم ہو جائے کہ کون کس چیز کی طلب میں ہے۔

برافگن پردہ تامعلوم گردد
کہ یاراں دیگرے راسی پرستند

۷۔ ذِکر

حضرت جنید بغدادیؒ ذکر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کتنے ہی لوگوں کو دین کی طرف بلایا جاتا ہے مگر ان کو ان کا ذکر دین سے دور کر دیتا ہے اور کتنے ہی اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کو بھلائے ہوئے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ خود اپنی تعریف و تحسین کے مارے ہوئے ہیں۔ اگر خدا یاد ہو تو انسان کو اپنے حسن عمل پر اعتماد کرنا چاہیے۔ نیکیوں پر تکیہ کر کے بیٹھ جانا کسی وبال سے کم نہیں، خواہ کوئی مقرب بارگاہ ہی کیوں نہ ہو گیا ہو۔ کسی شاعر نے اس بات کا یوں تذکرہ کیا ہے ۔

زاہد غرور داشت و سلامت نہ برد راہ
رند از رہے نیاز بہ دارالسلام رفت
(زاہد نے غرور کیا اور اس کی راہ سلامتی سے نہ کٹی
اور رند اپنی عاجزی کے باعث جنت میں پہنچ گیا)

نیک بندہ اور مردود

بہت سے لوگ نیک ہے مگر وہ مردود ہیں۔ کچھ دیر تو اللہ تعالیٰ ان پر چشم پوشی کرتا ہے اور اگر توبہ نہ کریں تو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ حضرت یحییٰ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ خود فریبی میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ کبھی نعمتوں کے دامن میں طرح طرح کی سزائیں بھی پوشیدہ ہوتی ہیں، ایک شعر کا مطلب نیچے دیا جا رہا ہے۔

> ''میرے معبود جب میں یہ سمجھا کہ میں نے تجھ کو پا لیا تو میں محروم رہا اور جب مجھے محرومی کا احساس ہوا تو میں نے ضرور پا لیا۔ مجھے تیرے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں ہے اور نہ تیرے ساتھ میرا فرار ہے۔ تیرے سوا میرا کسی اور سے اس طرح کا انس نہیں ہے اور میں تجھ تک پہنچنے کے لیے تجھ ہی کی مدد کا طالب ہوں۔''

تصوف کی ایک اور جامع تعریف

"شریعت ہمچوں شمعے است کہ راہ می نماید، چوں درراہ آمدی ایں رفتن تو طریقت است و چوں بہ مقصود رسیدی آں حقیقت است، حاصل آنکہ شریعت ہمچوں علم کیمیا آموختن بست از استاد یا از کتاب، طریقت استعمال کردن دارو، مس را در کیمیا مالیدن و حقیقت زر شدن مس" یا "مثالِ شریعت ہمچوں طلب آموختن است و طریقت پرہیز کردن ہموجب علم طب و دارو خوردن و حقیقت صحت یافتن۔" (انوارِ اولیاء)

ترجمہ: شریعت شمع کی مانند ہے کہ جو راہ دکھاتی ہے، جب تو اس راہ میں آ جائے تو تیرا اس راستے پر چلنا طریقت ہے اور جب تو مقصود (یعنی باری تعالیٰ) کو پالے (جس کو وصل کہتے ہیں) تو یہ حقیقت ہے۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ شریعت علم کیمیا کی طرح کسی استاد سے یا کتاب سے سیکھنے کا نام ہے، طریقت دوا کا استعمال

کرنا اور تانبے کا کیمیا سے ملنے کا نام ہے اور حقیقت اس تانبے کا سونا بن جانے کا نام ہے۔ اس کی مثال یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے علمِ طب پڑھا، یہ شریعت ہے، دوا استعمال کی یہ طریقت ہے، مرض سے اُسے افاقہ ہوگیا، یہ حقیقت ہے۔ حاصل یہ کہ شریعت علم ہے، طریقت عمل ہے، حقیقت عمل کا اثر ہے۔

کامل فی الشرع کا ہی دوسرا نام طریقت ہے

انوارِ اولیاء میں ہے کہ شریعت چار چیزوں کا نام ہے:

(۱) اقرارِ زبانی۔

(۲) اعتقادِ قلبی۔

(۳) تزکیۂ اخلاق۔

(۴) اعمال یعنی اوامر ونواہی۔

اعتقاد تین طریقوں سے پیدا ہوتا ہے۔ تقلید سے، استدلال سے، کشف و حال سے۔ پہلی دونوں قسموں کو شریعت کہتے ہے یعنی ان طریقوں سے کسی کو اگر اعتقاد حاصل ہو تو کہا جائے گا کہ اس کو شرعی اعتقاد حاصل ہے جبکہ تیسری قسم کا اعتقاد طریقت ہے، یہ قسم بھی شریعت سے باہر نہیں، لیکن امتیازاً ایک خاص نام رکھ لیا گیا ہے، کیونکہ یہ اعتقاد سلوک وتصوف اور مجاہدات و ریاضت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ درج ذیل تفصیل قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ کے مکتوب ششم سے ماخوذ ہے۔

اسی طرح تزکیۂ اخلاق کے جو احکام شریعت میں مذکور ہیں، ان کا نام شریعت ہے، لیکن محض احکام جاننے سے تزکیۂ اخلاق نہیں ہوتا۔ علمائے ظاہر اخلاق کی حقیقت و ماہیت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں، لیکن خود ان کے اخلاق پاک نہیں ہوتے، یہ مرتبہ

مجاہدات اور فنائے نفس سے حاصل ہوتا ہے اور اسی کا نام طریقت ہے، تعمیلِ فرائض اور اجتناب منہیات کا بھی یہی حاصل ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ شریعت اور طریقت دو متناقض چیزیں نہیں بلکہ دونوں میں جسم و جان، جسد و روح، ظاہر و باطن اور پوست و مغز کی نسبت ہے۔ تصوف بھی دو اجزا سے مرکب ہے۔ علم، عمل اور عقائد کے باب میں جن مسائل سے بحث کی جاتی ہے، ان میں ذات و صفاتِ باری کے متعلق جو مسائل ہیں، تصوف میں بھی انہی مسائل سے بحث ہوتی ہے، لیکن تصوف میں ان عقائد کی حقیقت بیان کی جاتی ہے، یہی حصہ تصوف کا علمی حصہ ہے۔

تصوف کے اس حصہ میں جو چیز اصلاً مابہ الامتیاز ہے، وہ یہ ہے کہ اس میں علم اور ادراک کا طریقہ عام طریقوں سے مختلف ہے۔ تمام حکماء اور علماء کے نزدیک ادراک کا ذریعہ حواس ظاہری اور باطنی، یعنی حافظہ، تخیل، حسِ مشترک وغیرہ ہیں، لیکن اربابِ تصوف کے نزدیک اِن وسائل کے سوا ادراک کا ایک اور بھی ذریعہ ہے۔ حضراتِ صوفیہ کا دعویٰ ہے کہ مجاہدہ و ریاضت، مراقبہ اور تصفیۂ قلب سے ایک اور حاسہ پیدا ہوتا ہے جس سے ایسی باتیں معلوم ہوتی ہیں جو حواس ظاہری و باطنی سے معلوم نہیں ہوتیں۔ امام غزالیؒ نے اس کی مثال یوں دی کہ جیسے ایک حوض ہے جس میں نلوں اور جدولوں کے ذریعہ سے پانی باہر آتا ہے۔ یہ گویا علوم ظاہری ہیں، خود حوض کی تہہ میں ایک سوت بھی ہے جس سے فوارہ کی طرح پانی اچھلتا ہے اور حوض میں آتا ہے، یہ علمِ باطن ہے۔ یہی علم ہے جس کو علمِ لدنی، کشف اور علمِ غیبی بھی کہتے ہیں اور یہی وہ علم ہے جو انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے ساتھ مخصوص ہے۔ انبیاءؑ اور اولیاءؒ میں فرق یہ ہے کہ انبیاءؑ میں یہ علم نہایت تام اور فطری ہوتا ہے، یعنی مجاہدہ اور ریاضت کا محتاج نہیں ہوتا، بخلاف اس کے اولیاءؒ کو

مجاہدات اور ریاضت کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

اہلِ ظاہر مذکورہ بالا اقوال پر اعتراض کرتے ہیں کہ تحقیقاتِ علمیہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کو جو علم ہوتا ہے، صرف اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ اشیائے خارجی کو کسی حاسہ سے محسوس کرتا ہے، پھر اس قسم کی بہت سی چیزوں کو محسوس کر کے ان میں قدرِ مشترک پیدا کرتا ہے، جس کو کلی کہتے ہیں، پھر انہی جزیات و کلیات کے باہمی نسبت اور مقابلہ سے ہزاروں نئی نئی باتیں پیدا کرتا ہے، لیکن ان تمام معلومات کی بنیاد حواس ہی ہوتے ہیں۔ ان کو الگ کر دیا جائے تو تمام سلسلہ بے کار ہو جاتا ہے۔ جبکہ حضرات صوفیاء کا یہ دعویٰ ہے کہ حواس کے سوا کوئی اور ذریعہ ادراک بھی ہے جو تحقیقاتِ علمی سے ماوراء ہے۔ حضراتِ صوفیہ کا جواب یہ ہے کہ

ذوق ایں بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی

(خدا کی قسم تم اس شراب کا ذوق نہیں جان سکتے، جب تک اس کو چکھو گے نہیں)

حضراتِ صوفیہ کہتے ہیں کہ جس طرح علم ظاہری کے سیکھنے کا ایک خاص طریقہ مقرر ہے، جس کے بغیر وہ علوم حاصل نہیں ہو سکتے اسی طرح اس علمِ باطن کا بھی ایک خاص طریقہ ہے۔ جب تک اس طریقہ کا تجربہ نہ کیا جائے، اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ یہ امر مسلم ہے کہ بہت سے مسائل علمی ایسے ہیں جن کو کسی خاص حکیم یا عالم نے دریافت کیا اور لوگ صرف ان کی شہادت کی بنا پر ان مسائل کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسی قیاس پر جب سینکڑوں بزرگ جن کے فضل و کمال، صدق و دیانت، دِقتِ نظر اور جدتِ ذہن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا، مثلاً حضرت بایزید بسطامیؒ، سلطان ابوسعیدؒ، امام غزالیؒ، شیخ محی الدین اکبرؒ، شیخ سدیؒ، نظام الدین اولیاءؒ اور شاہ ولی اللہؒ وغیرہ نہایت وثوق اور اطمینان سے اس کی شہادت دے رہے ہیں کہ علم باطن حواس سے بالکل

جداگانہ چیز ہے تو ان کی اس شہادت پر کیوں نہ اعتبار کیا جائے؟ سینکڑوں ایسے علماء گزرے ہیں جن کو علمِ باطن سے قطعاً انکار تھا، لیکن جب وہ اس کوچہ میں آئے اور خود ان پر وہ حالت طاری ہوئی، تو وہ سب سے زیادہ اس کے معترف بن گئے۔ چونکہ یہ مسئلہ تصوف کے تمام علمی مسائل کی بنیاد ہے اس لئے مولانا نے اس کو بار بار بیان کیا ہے اور مختلف مثالوں سے سمجھایا ہے اور کہا ہے کہ ارباب ظاہر کا اس سے منکر ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک بچہ مسائل فلسفیہ سے انکار کرتا ہے، یا ان کے سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم مختلف مقامات سے اس کے متعلق مثنوی کے اشعار نقل کرتے ہیں:

فرماتے ہیں ؎

پنج حِسے ہست جز ایں پنج حِس
آں چو زرِ سُرخ و ایں حس ہا چو مِس

(ان پانچ حواس کے علاوہ روحانی پانچ حواس اور ہیں، وہ حواسِ روحانی سرخ سونے کی طرح ہیں اور یہ حواس تانبے کی طرح۔)

اے ببردہ رختِ حِس ہا سوئے غیب
دست چوں موسیٰ بروں آور زجیب

(اے انسان تُو اپنے حِس کی متاع کو غیب کی طرف لے گیا ہے، (ہمت سے کام لے) موسیٰؑ کی طرح ہاتھ کو گریبان سے باہر نکال کر دیکھ۔)

تو زصد ینبوع، شربت مے کشی
ہرچہ زاں صد کم شود کاہد خوشی

(تُو سینکڑوں چشموں سے شربت کھینچ رہا ہے، ان سینکڑوں میں

سے جو کم ہو جائے تو خوشی گھٹ جائے۔)

چوں بجوشد از دروں چشمہ سنی
زاستراق چشمہا گردی غنی

(جب کوشش سے اندر کا چشمہ جاری ہو گیا، بہت سارے چشموں کے چرانے سے بے نیاز ہو جائے گا۔)

قلعہ را چوں آب آید از بروں
در زمانِ امن باشد برفزوں

(شاہی قلعہ کو جب باہر سے پانی حاصل ہوتا ہے، تو امن کے زمانے میں وہ پانی قلعے میں بہت جمع رہتا ہے)

چونکہ دشمن گردِ آں حلقہ کُند
تا کہ اندر خونِ شاں غرقہ کُند

(جب دشمن قلعے کا محاصرہ کرتا ہے تا کہ اندر ہی اندر قلعے میں محصور سپاہ کو خون میں نہال دے۔)

آں زماں یک چاہ شورے ازدروں
بہ زصد جیحونِ شیریں از بروں

(ایسے موقع پر اگر قلعہ کے اندر کڑوے پانی کا کنواں ہو، وہ باہر کے سینکڑوں میٹھے پانی کے چشموں سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔)

(۳۴۵_۶)

علم کاں نبود زہو بے واسطہ
آں نپاید ہمچو رنگِ ماشطہ

(وہ علم جو ذاتِ باری تعالیٰ سے تعلق نہ رکھتا ہو، وہ علم کبھی مشاطہ کے سنگھار کی مثل چمک نہیں دکھاتا یعنی سرخی پاؤڈر سے حسن نہیں آتا۔)

ہمچو موسیٰ نور کے یابد زجیب
سخرۂ استاد و شاگرد و کتیب

(موسیٰ کی مثل گریبان سے نور کب حاصل کرے گا اگر کوئی استاد کا تابع اور کتاب کا ہی شاگرد ہو۔)

خویش را صافی کُن از اوصافِ خود
تا بہ بینی ذاتِ پاک صافِ خود

(اے انسان! اپنے اوصاف یعنی اپنے آپ کو نفس کی آلائشوں (یعنی حرص، خواہشات) سے پاک کرتا کہ تو اپنی خودی کے جواہر اپنے اندر دیکھ سکے۔)

بینی اندر دل علومِ انبیاء
بے کتاب و بے معید و اوستاد

(پھر تو اپنے دل میں انبیاءؑ کے علوم کے چشمے جاری دیکھے گا، بغیر کسی کتاب کے اور بغیر کسی سہارنے اور ظاہری استاد کے۔)

بے صحیحین و احادیث و روات
بلکہ اندر مشربِ آبِ حیات

(بغیر بخاری و مسلم اور احادیث کے یاد کرنے اور اسماء الرجال کے اپنے دل کے اندر چشمہ آبِ حیات کا جاری دیکھے گا۔)

رومیاں آں صوفیانند اے پدر
بے ز تکرار و کتاب و بے ہنر

(رومیؒ ایسے صوفی ہیں، اے بابا! جنہوں نے بغیر تکرار و کتاب اور ہنر سے یہ نعمت حاصل کی ہے۔)

لیک صیقل کردہ اند آں سینہ ہا
پاک ز آز و حرص و بخل و کینہ ہا

(لیکن ان صوفیوں نے) سینے قلعی کیے ہیں ایسے کہ پاک کر دیئے ہیں، برائیوں یعنی حرص و بخل اور حسد سے۔)

آں صفائے آئینہ وصفِ دل ست
صورت بے منتہارا قابل ست

(وہ صفائی آئینے کی مثل دل کی صفائی کے ہے، دور کی صورتوں کو وہ اپنے اندر عکس کی شکل میں قبول کرتی ہے۔)

صورتِ بے صورتے بے حد و عیب
ز آئینۂ دِل تافت بر موسیٰ زجیب

(بغیر صورت کی صورت، جو بے حد و بے عیب تھی گریباں میں سے موسیٰؑ کے آئینہ دل پر چمکی تھیں۔)

تا ابد، ہر نقشِ نو کاید برو
مے نماید بے حجابے اندرو

(قیامت تک کا ہر نیا نقش جو اس دل پر پڑتا ہے کسی جواب کے بغیر اس دل میں دکھائی دیتا ہے۔)

پس بدانی چونکہ رَستی ازبدن
گوش و بینی چشم می تاند شدن

(یہ سب کچھ جان لینے کے بعد یہ سمجھے کہ جب آپ مادی جسم سے نجات حاصل کریں تو کان سے سننا اور آنکھوں سے دیکھنا تمہاری اپنی بات ہو جائے گی۔)

راست گفتست آں شہِ شیریں زبان
چشم گردد موبموی عارِفاں

(سچ فرمایا اس بادشاہ میٹھی زبان والے نے کہ عارفوں کے لیے جسم کا ہر بال آنکھ بن جاتا ہے۔)

نور را با پیہ خود نسبت نبود
نسبتش بخشید خلاقِ ودود

(آنکھ کی روشنی کو اس کی چربی سے کوئی نسبت نہیں تھی۔ خدائے مہرباں نے اس کو نور کی صلاحیت عطا کر دی۔)

علّت دیدن مداں پیہ اے پسر
ورنہ خواب اندر نہ دیدے کس صُور

(اس چربی کو سبب بینائی نہ جان اے لڑکے! ورنہ خواب کے عالم میں کوئی کسی صورت کو نہ دیکھتا۔)

پس چو آہن گرچہ تیرہ ہیکلی
صیقلی کن صیقلی کن صیقلی

(دیکھو لوہا جبکہ کالی سیاہ شکل میں نظر آتا ہے تاہم اس کو قلعی کرو یعنی صیقل کرواتا کہ روشن اور چمکدار ہو جائے۔)

تا دلت آئینہ گردد پُر صُور
اندرو ہر سو ملیحے سیمبر

(جب تیرا سخت دل صورتوں کے لیے آئینے کی طرح بن جائے تو اس میں ہر طرف سے چاندی کے جسم والی سیم اندام محبوبائیں نظر آئیں گی۔)

آہن ارچہ تیرہ و بے نور بود
صیقلی آں تیرگی ازوے زدود

(فولاد کیسا ہی سیاہ اور بے نور کیوں نہ ہو، اُس کو جب صیقل کیا جائے تو سیاہی دور ہو جاتی ہے۔)

گر تنِ خاکی غلیظ و تیرہ است
صیقلش کن زانکہ صیقل گیرہ است

(اے انسان! اگرچہ تیرا خاکی جسم اندر سے سخت غلیظ اور سیاہ ہے تاہم اس کو صیقل کر، اس لئے کہ یہ صیقل کو قبول کرتا ہے۔)

تا درد اشکال غیبی رُو دہد
عکسِ حورے و ملک در وے جہد

(تا کہ اس میں غیبی انوار سامنے آئیں اور اس میں حوروں اور فرشتوں کے عکس صاف صاف نظر آئیں۔)

صیقلِ عقلت بداں دادست حق
کہ بدو روشن شود دل را ورق

(عقل کی روشنی اس لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے دی ہے کہ اسی سے دل کے پردے روشن اور منور ہوتے ہیں۔)

تحریر از ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

نظرِ ثانی: پیر مفتی محمد معروف شاہ (فاضل بھیرہ شریف)

......

خوبصورت لباس

ایک بندے کا سب سے خوبصورت لباس عاجزی اور انکساری ہوتا ہے جبکہ عارفوں میں پائی جانے والی سب سے بہتر خصلت پرہیزگاری ہوتی ہے۔ (منصور بن عمارؒ)

نافع عقل

سب سے فائدہ مند عقل وہ ہوتی ہے جو تمہیں بتاتی ہے کہ اللہ کے تم پر انعامات کون سے ہیں وہ اللہ کا شکر کرنے میں تمہاری مدد کرتی ہے اور خواہش نفسانی کے خلاف چلتی ہے۔ (احمد بن عاصم انطاکیؒ)

یقین اللہ کا نور

یقین اللہ کا وہ نور ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل میں ڈالتا ہے جس کی وجہ سے اسے آخرت کے معاملات دکھائی دیتے ہیں اس کی طاقت سے وہ پردے چاک ہو جاتے ہیں جو اس بندے اور آخرت کے درمیان ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ ان چیزوں کو ایسے جانتا ہے جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ہوں۔ (احمد بن عاصم انطاکیؒ)

دل اور زبان

جب تم اپنے دل کی درستگی کرنا چاہتے ہو تو اپنی زبان کی نگرانی کیا کرو۔ (احمد بن عاصم انطا کیؒ)

دو قسم کا عدل

عدل کی دو اقسام ہیں:

ایک عدل ظاہر اور ایک عدل باطن عدل ظاہر یہ تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے، عدل باطن یہ تمہارے اور (اللہ) تمہارے رب کے درمیان ہے یاد رکھو! درست راہ پر چلنا ہی عدل ہے اور اسی میں فضیلت ہے (احمد بن عاصم انطا کیؒ)

محبت اور الفت کا اندازہ

کسی شخص میں محبت اور الفت کا اندازہ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی سے اختلاف نہ کرے گا اور بھلائی کرتا چلا جائے گا۔ (عبداللہ بن حنیفؒ)

توکل علی اللہ

اگر انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت فرشتوں جتنی بھی کرے لیکن اس پر توکل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس عبادت کو قبول نہیں کرتا۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

بہتر اندازِ دُعا

لوگوں کے لیے غائبانہ دعا کرنا ان کی ملاقات سے بہتر ہے کیونکہ اس میں کبھی نمائش اور کبھی ریاء پیدا ہو جاتا ہے۔ (اویس قرنیؒ)

اشجار کی سیرابی

شجر معرفت......فکر کے پانی سے سیراب کرو

شجر غفلت...... دانائی کے پانی سے

شجر توبہ...... ندامت کے پانی سے

شجر محبت...... موافقت کے پانی سے (حضرت احمد مسروقؒ)

مقام واحترام معلم

انسان اپنے معلم سے وہ کچھ لے لیتا ہے جو والدین سے نہیں لیتا؟ اس لئے کہ ماں باپ اس کی فانی زندگی کا سبب ہوتے ہیں جبکہ معلم اس کی باقی رہنے والی زندگی کا سبب بنتا ہے (ابوالحسینؒ)

حقیقی زاہد

زاہد وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے کام کے ذریعے زہد برقرار رکھتا ہے جبکہ زہد دکھانے والا وہ ہوتا ہے جو زبان کے ذریعے اپنا زہد ظاہر کرتا ہے۔ (شفیق بن ابراہیمؒ)

مہمان کی محبت

میرے ہاں مہمان سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی کیونکہ اس کی روزی اور ذمہ داری تو اللہ نے لے رکھی ہے لیکن مجھے اس پر اجر وثواب ملتا ہے۔ (شفیق بن ابراہیمؒ)

صبر اور رضا

صبر و رضا کی دو ہی صورتیں ہوتی ہیں جب تم کوئی کام کرو تو پہلے صبر کرنا ہوگا جبکہ آخر میں رضا حاصل ہوگی۔ (شفیق بن ابراہیمؒ)

محبتِ الٰہی

جو شخص مخلوق سے محبت رکھے اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا گزر نہیں ہو سکتا گویا وہ

اللہ تعالیٰ کی محبت کو سمجھتا ہی نہیں۔ (اویس قرنیؒ)

خشوع کی حقیقت

خشوع ایسی بے خبری کو کہتے ہیں کہ اگر اس پر نیزہ بھی مارا جائے تو اثر محسوس نہ ہو (اویس قرنیؒ)

حقیقی راحت

اپنی ضروریات کو کم کرو گے تو حقیقی راحت پاؤ گے۔ (اویس قرنیؒ)

دولت علمِ قرآن

جن کے پاس قرآن کے علم کی دولت ہے انہیں مخلوق اور خلیفوں سے کوئی غرض نہیں رکھنی چاہیے مخلوق کو چاہیے کہ اپنی غرض ان سے پوری کرے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

محبت کا تعلق

جس محبت کا تعلق کسی چیز سے ہوتا ہے تو اس چیز کی فنائیت سے محبت بھی فنا ہو جاتی ہے اللہ سے محبت کرو جسے فنا نہیں بقاء ہی بقاء ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

حق کی آزمائش

مومن کا حق پر قائم ہونا اس کے لیے کوئی دوست نہیں چھوڑتا (حضرت اویس قرنیؒ)

خوبصورتی کا سبب

سچائی اور حلال شے کی تلاش سے بڑھ کر کوئی ایسی شے نہیں جس سے لوگوں میں خوبصورتی پیدا ہو سکے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

تین عادات

تین عادتیں وہ ہیں جن سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔

☆......زیادہ کھانا

☆......زیادہ سونا

☆......زیادہ باتیں کرنا (فضیل بن عیاضؒ)

خفیہ پردہ

ایک مرتبہ حضرت ذوالنونؒ سے کسی مرید نے پوچھا حضور وہ کونسا پردہ ہے جو زیادہ خفیہ اور شدید شمار ہوتا ہے؟ فرمایا اپنے نفس پر نگاہ ڈالنا اور اس کے بارے میں سوچ بچار کرنا۔ (ذوالنون مصریؒ)

تنہائی

میں نے تنہائی سے بڑھ کر خلوص کی تلاش پر ابھارنے والی کوئی شے نہیں دیکھی کیونکہ جب کوئی تنہائی میں ہوتا ہے تو اللہ کے علاوہ کسی شے کی طرف نگاہ نہیں کرتا اور جب وہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھتا تو اسے اللہ کے حکم کے سوا کوئی چیز ہلا نہیں سکتی اور جو تنہائی پسند کرتا ہے تو اس کا تعلق سیدھا خلوص کے ساتھ ہو جاتا ہے تو وہ سچائی کے بڑے دامن کو تھام لیتا ہے۔ (ذوالنون مصریؒ)

سچائی

سچائی اللہ کی اس زمین میں گویا تلوار ہوتی ہے وہ جس پر چلائی جائے اسے کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ (ذوالنون مصریؒ)

فقیری کی زبان

اللہ سے مانگنا ہو تو فقیری کی زبان میں مانگا کرو، زور دے کر نہ مانگا کرو۔ (ذوالنون مصریؒ)

بھروسہ

اللہ پر بھروسہ کی علامت یہ ہے کہ بندہ کسی قسم کا طمع و لالچ نہ کرے۔ (ذوالنون مصری)

عارف کی حالت

ایک عارف کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ روزانہ زیادہ خوفزدہ ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ ہر گھڑی اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ (ذوالنون مصریؒ)

فخر

فخر اس میں ہے کہ اپنے تھوڑے سے مال پر قانع رہ کر دوسرے کی ملکیت پر نظر نہ رکھو۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

چار کام

(۱) جو شخص مانگی جانے والی چیز کو جانتا ہے تو اسے خرچ کرنا آسان لگتا ہے۔

(۲) جو آنکھیں کھلی رکھتا ہے اس کے غم میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۳) جو امید کو چھوڑ دیتا ہے اس کے کام برے ہو جاتے ہیں۔

(۴) اور جو زبان کھلی رکھتا ہے اپنے آپ کو مار لیتا ہے۔ (ابراہیم بن ادھمؒ)

چھ رکاوٹیں

ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

"جب تک تم چھ رکاوٹیں گزر نہیں سکو گے نیک لوگوں کے مرتبہ کو نہیں پہنچو گے۔

(۱) انعامات حاصل کرنے کی بجائے سختی نہیں جھیلتے

(۲) عزت تلاش کرنے کی بجائے ذلت نہیں لیتے

(۳) آرام تلاش کرنے کی بجائے مشکلات میں نہیں پڑتے

(۴) سونے کی عادت چھوڑ کر جاگنا شروع نہیں کرتے

(۵) مالداری چھوڑ کر فقیری پسند نہیں کرتے

(۶) امیدیں لگائے جانے کی بجائے موت کی تیاری نہیں کرتے (ابراہیم بن ادھمؒ)

معرفت الٰہی

اللہ کی معرفت ایک آدمی کو حاصل ہو یا ایک ولی کو اس کی نوعیت ایک ہی ہوتی ہے البتہ اس کے درجات میں فرق اور امتیاز ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ کے ولی کا علم عام آدمی سے زیادہ گہرا اور عمیق ہوتا ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

کامل انسان

تم اس وقت کامل انسان بن سکتے ہو جب تمہارے دشمن تم سے امن میں رہیں اور اس وقت تک تم میں بہتری موجود نہ ہوگی جب تک تمہارے دوست تم سے امن میں نہ ہو۔

(بشر بن حارثؒ)

بہترین صبر

بہترین صبر وہ ہوتا ہے کہ جس میں لوگوں سے شکایت نہیں کی جاتی۔ (بشر بن حارثؒ)

حق تو یہ ہے

تم فرمانبرداری کرنا نہیں جانتے تو نافرمانی مت کرو۔ (بشر بن حارثؒ)

تین قسم کے فقیر

فقیر تین طرح کے ہوتے ہیں:

نمبر۱۔ ایک وہ جو سوال نہیں کرتا اور کچھ دیا جائے تو لیتا نہیں، یہ روحانی لوگ ہوتے ہیں۔

نمبر۲۔ ایک وہ جو سوال نہیں کرتا اور اگر اسے دیدیا جائے تو وہ قبول کر لیتا ہے یہ صوفیہ میں درمیانی قسم ہے۔

نمبر۳۔ ایک فقیر وہ ہے جو صبر پر قائم ہو اور اس طرح وقت نکلتا ہے جب ضرورت پڑتی ہے تو اللہ کے بندوں کے پاس چلا جاتا ہے حالانکہ وہ دل میں اللہ سے مانگ رہا ہوتا ہے۔ (بشر بن حارثؒ)

توکل

اپنی طاقت و ہمت پر بھروسہ نہ کرنا توکل کہلاتا ہے۔ (سری سقطیؒ)

ابدال کی چار علامتیں

چار چیزیں ابدال کی عادات ہوتی ہیں:

نمبر۱۔ پرہیزگاری کرنا

نمبر۲۔ ارادہ صحیح رکھنا

نمبر۳۔ لوگوں کے لیے دل کو سلامت رکھنا

نمبر۴۔ لوگوں کی بھلائی کرنا (سری سقطیؒ)

چار کام

چار کام ایسے ہیں جو بندوں کو بلند مقام پر لے جاتے ہیں۔

☆...... علم

☆...... ادب

☆...... امانت داری

☆...... پاک دامنی (سری سقطیؒ)

قلب مومن

قلب مومن دن میں ستر مرتبہ گردش کرتا ہے جبکہ کافر کا دل ستر برس میں بھی ایک مرتبہ گردش نہیں کرتا۔ (جنید بغدادیؒ)

نعمت کی قدر و قیمت

جو شخص نعمت کی قدر و قیمت نہیں جانتا وہ اس سے یوں چھین لی جاتی ہے کہ اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ (سری سقطیؒ)

عقل کی وضاحت

عقل کی وضاحت ادب کے ذریعے ہوا کرتی ہے۔ (سری سقطیؒ)

رونے کا حق

اگر تم کو یہ غم ہو جاتا ہے کہ تمہارا مال گھٹ گیا ہے تو اپنی عمر گھٹ جانے پر رویا کرو۔ (سری سقطیؒ)

اچھی عادت

ایک اچھی عادت کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کسی کو تکلیف دینے سے رک جائے اور لوگوں سے تکلیف دور کرتے وقت کینہ نہ رکھے اور نہ ہی اس کا بدلہ مانگے۔ (سری سقطیؒ)

کفر کی علامت

.آہستہ آہستہ کفر میں جانے کی یہ علامت ہوتی ہے کہ انسان اپنے نفس کے عیب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے۔ (سری سقطیؒ)

خواہش اور جہنم

جو شخص اچھے کھانے کھائے اور دولت مندوں کی صحبت میں بیٹھنے کی خواہش رکھتا ہے اس سے جہنم بالکل قریب ہے۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

استغناء کی حقیقت

اگر جدوجہد کرتے ہوئے کامیابی کو صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو گے تو لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے یہی حقیقی استغناء ہے۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

حقیقتِ خوف

جو اللہ کا خوف رکھا کرتا ہے اس سے ہر شے خوف کھاتی ہے (سری سقطیؒ)

کیفیت کا علم

تمہاری زبان سے تمہارے دل کی حالت کا پتہ چلتا ہے تمہارے چہرہ سے تمہارے دل کی حالت معلوم ہوتی ہے کیونکہ جو کچھ دلوں میں چھپا ہوتا ہے یہ چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے۔ (سری سقطیؒ)

دل تین قسم کے

دل تین طرح کے ہوتے ہیں:

نمبر ا۔ وہ دل جو پہاڑ کی طرح ہوتا ہے جسے کوئی بھی شے اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکتی۔

نمبر۲۔ وہ دل جو کھجور کے درخت جیسا ہوتا ہے جس کی جڑ تو مضبوط ہوتی ہے اور ہوا اسے ادھر ادھر ہلاتی رہتی ہے۔

نمبر۳۔ وہ دل جو پروں جیسا ہوتا ہے جو ہوا چلنے پر دائیں بائیں جھک جاتا ہے۔ (سری سقطیؒ)

جوہر

ہر شے کا ایک جوہر ہوتا ہے جبکہ انسان میں جوہر عقل ہوتا ہے اور عقل کا جوہر صبر کرنا ہوتا ہے۔ (حارث محاسبی)

بہترین مجلس

مجلسوں میں سے بہترین مجلس وہ ہے جس میں غور و فکر کا موقع ملے۔ (جنید بغدادیؒ)

حقیقی غنی و فقیر

قناعت کرنے والا بھوکا ہو کر بھی غنی ہوتا ہے اور ایک لالچی شخص مالک ہوتے ہوئے بھی فقیر دکھائی دیتا ہے۔ (حارث محاسبیؒ)

شکر نعمت

جو شخص کسی نعمت پر اللہ کا شکر نہیں کرتا تو گویا وہ نعمت دور ہو جانے کے انتظار میں ہے (حارث محاسبیؒ)

ثابت قدمی

کسی بلاء کے نازل ہوتے وقت اگر انسان کے ظاہر و باطن میں تبدیلی نہیں آتی اور وہ ثابت قدم رہتا ہے تو اسے تسلیم کہتے ہیں۔ (حارث محاسبیؒ)

پانچ چیزیں

پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ دل میں ان کے ساتھ کوئی اور شے اکٹھی نہیں ہو سکتی۔

اکیلے اللہ کا خوف رکھنا

صرف اللہ سے امید لگانا

صرف اللہ کے لیے محبت کرنا

صرف اللہ سے حیا کرنا

صرف اللہ سے انس و محبت رکھنا (سری سقطیؒ)

عقلمند کی تین علامتیں

(۱) اسے اپنے گزشتہ گناہوں کا خوف رہتا ہے۔

(۲) مستقبل کے مصائب کی فکر کرتا ہے۔

(۳) آخرت کے گم صم معاملہ کا خوف رکھتا ہے (شفیق بن ابراہیمؒ)

فقیر کا خوف

فقیر کو اس وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ کا دوست ہے جب وہ مالدار ہونے سے ڈرنے لگتا ہے اور فقیر محتاج رہنے پر خوش ہوتا ہے (شفیق بن ابراہیمؒ)

روزی کا معاملہ

اس دنیا کی وجہ سے ہلاک و برباد ہونے سے بچو اور اس کا انتظام نہ کرتے پھرو کیونکہ تمہاری روزی تمہارے سوا کسی اور کو نہیں دی جائے گی۔ (شفیق بن ابراہیمؒ)

پانچ احسن کام

پانچ کام سب سے اچھے ہوتے ہیں:

۱۔ گناہ کرنے پر رونا

۲۔ عیبوں کو درست کرنا

۳۔ غیوب جاننے والے خدا کی اطاعت

۴۔ دلوں سے میل دور کرنا

۵۔ خواہش نفس کی اتباع کرنا (سری سقطیؒ)

موت کا تکیہ

سوتے وقت موت کو سرہانے (تکیہ) جان کر سویا کرو۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

نفس کی پہچان

نفسانی خواہشات کے ہوتے ہوئے نفس کی پہچان ناممکن ہوتی ہے۔ (ابو یزیدؒ)

بہتر سخاوت

بہتر سخاوت وہ ہوتی ہے جو ضرورت جتنی ہو۔ (ابو سلیمان درانیؒ)

رقتِ قلب اور اندھاپن

دل جب بھوکا پیاسا ہوتا ہے تو صاف اور نرم ہو جاتا ہے لیکن جب سیر اور بھرا ہوتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے۔ (ابو سلیمان درانیؒ)

سچائی کا زیور

ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے سچائی کا زیور عاجزی ہے۔ (ابو سلیمان دارانیؒ)

اللہ کی ناراضگی

بندے پر اللہ کی ناراضگی کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اسے دیکھو تو وہ فضول کاموں میں لگا ہوگا اس کا دل ہی ایسا ہوگا۔ (معروف کرخیؒ)

اصل عبادت اور اصل گناہ

اصل عبادت تین چیزیں ہوتی ہیں:

☆......خوف

☆......امید

☆......محبت

اصل گناہ بھی تین چیزیں ہوتی ہیں:

☆......تکبر

☆......لالچ

☆......حسد (حضرت حاتم اصمؒ)

خواہش کی تین قسمیں

خواہش تین قسم کی ہوتی ہے۔

☆......کھانے کی خواہش

☆......کلام کرنے کی خواہش

☆......دیکھنے کی خواہش

پس

☆......کھاتے وقت بھروسہ رکھو

☆......بولتے وقت سچائی کو پکڑو

☆......دیکھتے وقت نصیحت حاصل کرو (حضرت حاتم اصمؒ)

دل کی اقسام

دل پانچ طرح کے ہوتے ہیں

☆......مردہ دل

☆......بیمار دل

☆......غافل دل

☆......بیزار دل

☆......صحیح سالم دل (حضرت حاتم اصمؒ)

بلند مرتبہ

بلند مرتبہ تواضع سے پیش آنے میں ہے۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

بہتر رونا

سب سے بہتر رونا وہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے ضائع ہونے والے اوقات پر روئے یا اس وقت روئے جن میں وہ اللہ کی حکمتوں کی مخالفت کرتا رہا۔ (احمد بن ابوالحواریؒ)

انبیاء کو موت ناپسند

انبیاء کرام علیہم السلام موت کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کہ اس کی وجہ سے ان کا ذکر الٰہی رک جاتا ہے۔ (احمد بن ابوالحواریؒ)

دنیا کی مثال

دنیا ایک کوڑا خانہ اور کتوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے ایسا کتا کم ہی ہوگا جو اس پر ڈیرہ لگا لے کیونکہ کتا اس میں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے کر واپس ہو جایا کرتا ہے جبکہ اس سے محبت رکھنے والا اسے چھوڑتا ہی نہیں۔ (احمد بن الحواریؒ)

صبر کا توشہ

مجبور ہو جانے والوں کے پاس صبر کا ہی توشہ ہوتا ہے جبکہ رضا عارفوں کا ایک درجہ ہوتا ہے۔ (احمد بن خضرویہؒ)

آخرت کی بزرگی

میں نے آخرت کی بزرگی چاہی تو وہ مجھے قناعت میں ملی۔ (حضرت اویس قرنیؒ)

ہنسی ٹھٹھا

شاید تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمان کے لیے ہنسی ٹھٹھا کا انجام تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ (خواجہ حسن بصریؒ)

تین انعام

جو شخص فقیروں کی خدمت کرے اور ان کی صحبت اختیار کرے اسے تین چیزوں سے نواز دیا جاتا ہے

☆......تواضع

☆......اچھا ادب

☆......جان قربان کرنا (احمد بن خضرویہؒ)

دل برتن ہے

دل گویا برتن ہیں اور جب حق سے بھر جاتے ہیں تو انسان کے اعضاء پر اس کا نور دکھائی دینے لگتا ہے اور جب یہ باطل چیزوں سے بھرتے ہیں تو انسانی اعضاء پر زیادہ تاریکی چھا جاتی ہے (احمد بن خضرویہؒ)

لوگ

اللہ کے نزدیک وہی لوگ ہوتے ہیں جن کا خلق عام ہوتا ہے۔ (احمد بن خضرویہؒ)

کاروبار

عبادت گو ایک کاروبار ہے تنہائی میں رہنا اس کی دوکانیں اس کا اصل سرمایہ سنت میں سوچ بچار کرنا ہوتا ہے جبکہ اس کا نفع جنت ہوتا ہے۔ (یحییٰ بن معاذؒ)

عقلمند

عقلمند وہ ہے جو اپنے دل میں خلوص دیکھنا پسند کرے۔ (ابو حفصؒ)

مدد مانگنا

ایک مخلوق کا مخلوق سے مدد مانگنا ایسے ہے جیسے ایک قیدی دوسرے قیدی سے مدد مانگ رہا ہو۔ (حمدون قصارؒ)

معذرت سے دوری

دنیا کی نعمتوں کو چھوڑ دو، غموں سے سکھ کا سانس آ جائے گا اور اپنی زبان سنبھال کر رکھو کسی سے معذرت نہ کرنا پڑے گی۔ (منصور بن عمارؒ)

چار چیزیں چار چیزوں سے

آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی فراخی، دل میں زندگی اور دل کی خوشی چار چیزیں چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہیں:

☆......دلیل دیتے وقت واضح بیان

☆......دوستوں سے محبت

☆......گنتی پر بھروسہ

☆......انتہا دیکھنا (احمد بن عاصم انطا کیؒ)

مسلمان کی زندگی کے لمحے

مسلمان فارغ بھی ہو تو وہ اللہ کو یاد کرتا ہے کیونکہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ قیامت کے روز کتاب حساب میں شامل ہوگا۔ (احسن بصریؒ)

زندہ انسان مردہ دل

مرنے پر اتنا افسوس نہیں جتنا انسان زندہ ہو اور اس کا دل مردہ ہو جائے اس پر دکھ ہوتا ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

فائدہ مند اُمید

سب سے فائدہ مند امید وہ ہوتی ہے جس پر تمہارا عمل کرنا آسان ہوتا ہے کیونکہ اس صورت میں تمہیں تمہاری امید کا پتہ ہوتا ہے۔ (عبداللہ بن خنیفؒ)

تین نصیحتیں

اوّل: صحبت سلطان سے بچو

دوم: کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہو

سوئم: راگ رنگ میں شرکت نہ کرو (حسن بصریؒ)

باطل سماع

کسی باطل (بری) شے کو دیر تک سنتے رہنے سے عبادت کی وہ مٹھاس ختم ہو جاتی ہے جو دل میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ (عبداللہ بن حنیفؒ)

اعلیٰ دل

سب دلوں میں سے اعلیٰ دل وہ ہوتا ہے جو اللہ کی طرف سے سمجھ کا نور ملنے سے زندہ ہوتا ہے۔ (ابوترابؒ)

عارف

عارف وہ ہوتا ہے جو تمہاری خاموشی میں تمہارے دل کی بات کہتا ہے۔ (حضرت جنیدؒ)

وقت

جب کسی کا 'وقت' نکل جائے تو دوبارہ حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے حالانکہ اس 'وقت' سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ (حضرت جنیدؒ)

اولیاء کی عزت

جو شخص اللہ کے اولیاء میں سے کسی کو دیکھ کر اسے مانتا اور عزت کرتا ہے تو کل اللہ تعالیٰ سب کے سامنے اس کو عزت دے گا۔ (حضرت جنیدؒ)

اخلاق

آپؒ سے تصوف کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا: تصوف نہ تو رسمیں ہیں نہ

ہی کسی علم کا نام ہے بلکہ یہ اخلاق ہیں۔ (حضرت نوریؒ)

دل کی درستگی

دل کی درستگی چار چیزوں سے ہوتی ہے۔

☆......اللہ کے سامنے عاجزی کرنے سے

☆......اللہ کا محتاج بننے سے

☆......اللہ سے خوف

☆......اللہ سے امیدوار بن کر رہنے سے۔ (ابو عثمانؒ)

صبر، رضا اور یقین

شکوہ و شکایت چھوڑ دینے کا نام صبر ہے۔

آزمائش کی لذت حاصل کرنا رضا ہے۔

چیزوں کا مشاہدہ کرنا یقین کہلاتا ہے (حضرت رویم بن احمدؒ)

جنت کی طلب

جو لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں وہ جنت اور جہنم کی خواہش و طلب سے ماوراء ہوتے ہیں (حضرت بایزید بسطامیؒ)

کیوں ایسا کرتے ہو؟

جب آخری منزل ہی آخرت ہے تو پھر ایسی دنیا کے متمنی کیوں ہو جس کا انجام قبر ہی ہے۔ (حسن بصریؒ)

وجہ تکبر

جب انسان یہ احسان دیکھنا بھول جاتا ہے کہ اللہ نے اس کے لیے طرح طرح کی

عبادتیں بنائی ہیں تو پھر کسی بھی عمل کی وجہ سے تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

(حضرت یوسف بن حسینؒ)

عقل کا ظاہر و باطن اور بنیاد

عقل کا باطن راز چھپانا

عقل کا ظاہر سنت کی پیروی کرنا

عقل کی بنیاد خاموش رہنا ہے۔ (یوسف بن حسینؒ)

عبادت کے لیے طاقت

معدہ جب دنیاوی خواہشوں اور بے فائدہ چیزوں سے خالی ہو جاتا ہے تو عبادت کے لیے طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ (یوسف بن حسینؒ)

محبت کی دلیل

اولیاء کا کسی چیز سے محبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ بھی اس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ (حضرت شاہؒ)

دانائی کی نشانی

دانائی کی نشانی یہ ہے کہ انسان لوگوں کی قدر پہچانے۔ (حضرت شاہؒ)

رزق حلال

خدا کا ذکر کرنا تو عبادت ہے، مگر رزق حلال کمانے کے بغیر عبادت کا مزا نہیں ہے۔

(حسن بصریؒ)

معرفت

اللہ پر صحیح بھروسہ کرنا معرفت کہلاتا ہے

معرفت اللہ کی دائمی محبت کا نام ہے (حضرت عمر بن عثمان مکیؒ)

وجد کی کیفیت

وجد کی حالت الفاظ سے بتائی نہیں جاسکتی کیونکہ یہ یقین والے مومنوں کے ہاں اللہ کا ایک بھید ہوتا ہے۔ (حضرت عمر بن عثمان مکیؒ)

صوفی کے لیے تین چیزیں

صوفی کے لیے تین چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے

اپنا بھید چھپائے

اپنا فرض ادا کرتا رہے

اپنا فقر محفوظ رکھے (سہل بن عبداللہؒ)

زندگی کا بگاڑ

سوچ بچار اور اپنے اختیار کی بات نہ کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں انسان کی زندگی کو بگاڑ دیتی ہیں۔ (سہل بن عبداللہؒ)

قبلہ

اللہ تعالیٰ انسان کی نیت کے لیے قبلہ کا درجہ رکھتا ہے

اس کی نیت اس کے دل کا قبلہ

دل بدن کے لیے قبلہ

بدن انسانی اعضاء کے لیے قبلہ

اور یہ اعضاء پوری دنیا کے لیے قبلہ ہیں۔ یعنی ہر کام انہی سے ہوتا ہے۔ (سہل بن عبداللہؒ)

اسلام چلے جانے کے چار اسباب

اسلام چلے جانے کے چار سبب ہوں گے۔

نمبر۱۔ لوگ اس پر عمل نہیں کریں گے جس کا علم رکھتے ہوں گے۔

نمبر۲۔ اس پر عمل کریں گے جس کا علم نہیں ہوگا

نمبر۳۔ جو کچھ نہ جانتے ہوں گے اسے سیکھیں گے نہیں۔

نمبر۴۔ خود سیکھیں گے نہیں اور دوسروں کو بھی منع کریں گے۔ (محمد بن فضلؒ)

چند صفات

☆......علم ایک حفاظت ہے

☆......جہالت ایک دھوکا ہے

☆......صدیق ایک امداد

☆......غم ایک دشمن ہے

☆......صلہ رحمی باقی رکھتی ہے

☆......قطع رحمی نری مصیبت ہے

☆......صبر ایک طاقت ہے

☆......جھوٹ کمزوری ہے

☆......سچائی طاقت ہے

☆......معرفت ایک صداقت ہے

☆......عقل ایک تجربہ ہوتی ہے (محمد بن فضلؒ)

جاہل کی چھ علامات

☆......خواہ مخواہ غصے ہو جانا

☆......بے فائدہ بات کرنا

☆......صحیح جگہ پر عطیہ نہ دینا

☆......بھید کی بات کھول دینا

☆......ہر ایک پر بھروسہ کر لینا

☆......دوست و دشمن کی تمیز نہ کرنا (محمد بن فضلؒ)

دو طرح کا رونا

رونا دو طرح کا ہوتا ہے۔

☆......عارفوں کا رونا

☆......زاہدوں کا رونا

☆......زاہدوں کا رونا آنکھوں سے ہوتا ہے۔

☆......عارفوں کا رونا دل سے ہوتا ہے۔ (محمد بن فضلؒ)

عارفین کی خواہش

عارفین کی خواہش اور شوق وصل الی اللہ ہے اور عارف وہ ہے جو کم کھائے، کم بولے اور کم سوئے۔ (حضرت سری سقطیؒ)

فرضی اور نفلی عبادت

فرضی عبادت کے لیے گھر سے باہر نکلنا اور نفلی عبادت کے لیے گھر میں بیٹھنا سب اعمال سے بہتر ہے۔ (حضرت ابراہیم بن ادھمؒ)

فرق ذکر کا

ذکر دو طرح کا ہوتا ہے

☆......دل کا ذکر اور زبان کا ذکر

زبان کا ذکر گناہوں کو مٹاتا اور درجے بلند کرتا ہے۔

دل کا ذکر اللہ کے قریب لے جاتا ہے اور بڑی عبادت ہوتا ہے۔ (محمد بن فضلؒ)

بے علم شخص

جو شخص اپنی عبودیت کی نشانیاں نہیں جانتا وہ اللہ کے اوصاف سے اور زیادہ بے علم ہو گا۔ (محمد بن علی ترمذیؒ)

پانچ چیزوں کی درستگی

پانچ قسم کی چیزوں کی درستگی پانچ چیزوں میں ہوتی ہے۔

☆......بچوں کو کتاب کے ذریعے درست کیا جا سکتا ہے۔

☆......چوروں کو قید خانہ میں ڈال کر

☆......عورتوں کو گھروں میں رکھ کر

☆......جوانوں کی درستگی علم پڑھا کر

☆......بوڑھوں کی درستگی مسجدوں میں رکھ کر (محمد بن علی ترمذیؒ)

اخلاق

اخلاق یہ ہے کہ لوگوں کی اذیت رسانی پر انہیں اذیت نہ دو بلکہ صبر کرو یہ بھی اخلاق میں شامل ہے۔ (حضرت سری سقطیؒ)

دھیان رکھو

اس کا دھیان رکھا کرو جس کی نظر سے تم اوجھل نہیں ہو شکر اس کا ادا کرتے رہو جس کی نعمتیں تم سے رکنے نہیں پاتیں۔

عاجزی اس کے سامنے کرتے جاؤ جس کے ملک اور بادشاہی سے تم نکل نہیں سکتے۔

(محمد بن علی ترمذیؒ)

عارف کا ادب

ایک عارف کا ادب کرنا اتنا ضروری ہے جیسے ابتدائی صوفی کے لیے توبہ ضروری ہے۔

(ابوبکر وراقؒ)

حکماء کا مقام اور پہچان

حکماء نبیوں کے بعد کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ نبوت کے بعد حکمت ہی کا نمبر آتا ہے، حکمت کا مفہوم ہوتا ہے مضبوط کام کرنا اور حکمت کی علامتوں میں سے پہلی علامت مسلسل چپ رہنا ہوتا ہے اور صرف ضرورت کا کام کرنا ہوتا ہے۔ (ابوبکر وراقؒ)

غلبہ خواہش کے نقصان

خواہش غالب ہو جانے کی اصل یہ ہے کہ ایسے شخص میں گناہ پیدا ہوگا، جب خواہش بڑھے گی، تو دل پر تاریکی آئے گی جب دل تاریک ہوگا سینہ میں تنگی پیدا ہوگی سینہ میں تنگی ہوگی تو اخلاق گندے ہونگے، جب اس کے اخلاق خراب ہونگے تو لوگ اسے برا جانیں گے جب لوگ برا جانیں گے تو وہ بھی جان لے گا وہ ان پر ناراض ہوگا تو ان پر ظلم کرے گا اور ایسی صورت میں وہ شیطان بنا ہوگا۔ (ابوبکر وراقؒ)

باطل کیا ہے؟

باطن میں ہونے والی ہر وہ چیز جو ظاہر کے خلاف ہو باطل ہوتی ہے۔

(ابوسعید احمد خرازؒ)

پانچ چیزوں سے مرتبہ

صوفیاء پانچ چیزوں کی وجہ سے مرتبہ پاتے ہیں۔

نمبر۱۔ اللہ کے دروازے پر پڑے رہے

نمبر۲۔ اس کے حکموں کی مخالفت نہ کی

نمبر۳۔ ہمیشہ خدمت میں لگے رہتے ہیں

نمبر۴۔ مصیبتوں پر صبر

نمبر۵۔ عزت کی حفاظت (احمد بن ابوالوردؒ)

زمین و آسمان والوں کی محبت

جس کی روح اس دنیا کی محبت نہیں رکھتی تو زمین والے اس سے پیار رکھتے ہیں اور جس کا دل دنیا سے محبت نہیں رکھتا اس سے آسمان والے محبت کرتے ہیں۔ (محمد بن ابوالوردؒ)

پاکیزگی

جس کا علم پاکیزہ نہیں اس کے کام پاکیزہ نہ ہونگے، جس کے کام پاکیزہ نہیں اس کا بدن پاکیزہ نہیں۔ جس کا بدن پاکیزہ نہیں اس کا دل پاکیزہ نہیں، جس کا دل پاکیزہ نہیں، اس کی نیت پاکیزہ نہیں۔ جبکہ سارے معاملات کا دارومدار تو نیت پر ہوتا ہے۔

(ابوعبداللہ سنجریؒ)

طعنہ نہ دو

تم اس وقت تک کسی کو گناہ گار ہونے کا طعنہ نہ دو، جب تک تمہیں یقین نہ ہو جائے کہ تمہارے اپنے گناہ بخشے جا چکے ہیں۔ (ابو عبداللہ سنجریؒ)

ولی کے لیے انعام

اللہ تعالیٰ جب کسی ولی میں تین چیزیں زیادہ فرماتا ہے تو اس کی وجہ سے تین چیزیں اور زیادہ ہو جاتی ہیں یہی ان کا انعام ہوتا ہے۔

نمبر۱۔ جب اس کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے تو اس میں عاجزی بڑھ جاتی ہے۔

نمبر۲۔ مال زیادہ ہو جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے۔

نمبر۳۔ جب اس کی عمر بڑھ جاتی ہے تو اس کے مطابق اس کی اللہ کے لیے کوشش بھی بڑھ جاتی ہے۔ (محمد بن ابو الوردؒ)

آداب کے فوائد

جو شخص صالحین کے آداب سیکھے وہ قیامت میں کرامت کے بچھونے پر ہوگا۔

جو اولیاء کے آداب سیکھے وہ اللہ سے قرب کے بچھونے پر ہوگا۔

جو صدیقین کے آداب سیکھے وہ مشاہدہ کے مقام پر ہوگا۔

جو انبیاء کرام علیہم السلام کے آداب سیکھے گا وہ انس و خوشی کے مقام پر ہوگا۔

(ابو العباس بن عطاءؒ)

شفقت و غفلت

شفقت مسلمان کا ساتھی رہی اور اسے بہترین احوال تک لے گئی جبکہ غفلت فاسق و فاجر کے ساتھ رہی اسے بدترین حالات میں لے گئی۔ (ابو العباس بن عطاءؒ)

عبادت کا زمانہ

عبادت کا لطف تو عہد شباب میں ہی آتا ہے اور یہی عبادت بھی ہوتی ہے۔

(حضرت سری سقطیؒ)

وزن کرنا

مخلوق کو اپنے ترازو میں نہ تولو بلکہ اپنے نفس کو مومنوں کے ترازو سے تولو تاکہ تمہیں ان کی فضیلت اور اپنی غریبی کا پتہ چل سکے۔ (حضرت محفوظ بن محمودؒ)

حقیقی خوف

حقیقی خوف یہ ہوتا ہے کہ تم اللہ کا خوف رکھتے ہو تو پھر کسی اور کا خوف نہ رکھا کرو۔

(ابوعمرو دمشقیؒ)

نیکیوں کا ظہور

جب انوار باطن میں سما جاتے ہیں تو اعضاء سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ (محمد بن حامد ترمذیؒ)

کمی معرفت کی علامت

اولیاء اللہ کو ہلکا جاننا، اللہ کی معرفت کم ہونے کی علامت ہے۔ (محمد بن حامد ترمذیؒ)

اصل پونجی

تمہارے پاس اصل پونجی دو چیزیں ہیں۔ تمہارا دل اور تمہارا وقت۔

لیکن تم اپنا دل گمانوں میں مصروف رکھتے ہو اور وقت بیکار کاموں میں ضائع کرتے ہو، چنانچہ جس کی پوجی میں گھاٹا پڑ جائے اسے نفع کیا ہوگا۔ (محمد بن حامد ترمذیؒ)

عروج کمال

عبادات کو خواہشات پر ترجیح دینے سے بندہ عروج کمال تک پہنچتا ہے۔

(حضرت سری سقطیؒ)

دل کی دواء

دل کی دواء پانچ چیزیں ہیں

☆......سمجھ کر قرآن کی تلاوت کرنا

☆......پیٹ خالی رکھنا

☆......رات کو عبادت کرنا

☆......سحری کے وقت اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑانا

☆......نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھنا (ابراہیم خواصؒ)

خوبصورت کھانے

زاہدوں کا کھانا، بھوک ہوتا ہے اور عارفوں کا کھانا، ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ (عبداللہ بن محمد فرازؒ)

دل کی زندگی

دل کی زندگی اس زندہ خدا کو یاد کرنے میں ہوتی ہے جسے موت نہیں آئے گی اور بہترین زندگی تو اللہ کے ساتھ ہوتی ہے کسی اور کے ساتھ نہیں۔ (حضرت ابوالحسین محمد بن وراقؒ)

محبت الٰہی کی پہچان

اللہ کی محبت اس کے حبیبؐ کی تابعداری سے پہچانی جاتی ہے۔ (حضرت ابوالحسین محمد بن وراقؒ)

ملاقات

خدا کی مخلوق سے ریاکاری سے ملنا خدا سے دور کر دیتا ہے۔ (حضرت سری سقطیؒ)

زیادہ فقیر

سب سے زیادہ فقیر وہ شخص ہوتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ اس کے حق کی حقیقت چھپا لے۔ (ابوبکر واسطیؒ)

دو رُکاوٹیں

خوف اور امید مل کر دو ایسی رکاوٹیں ہیں جو بے ادب نہیں ہونے دیتیں۔ (ابوبکر واسطیؒ)

اسم اللہ

اللہ کا ہر اسم پہچان کے لحاظ سے تو ایک نام ہی ہے لیکن حق تعالیٰ کے لحاظ سے ایک حقیقت ہے۔ (حسین بن منصورؒ)

انشاء اللہ کہنا

انشاء اللہ کہنا انسان کو ایک بوجھ سے فارغ کر دیتا ہے۔ (حضرت ممشادؒ)

صحبت

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنے سے دل درست ہو جاتا ہے جبکہ فسادیوں کے پاس بیٹھنے سے دل میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ (حضرت ممشادؒ)

کمزور شخص

سب سے کمزور شخص وہ ہوتا ہے جو اپنی نفسانی خواہشات بھی نہ روک سکے اور طاقتور وہ ہوتا ہے جو انہیں روک لے۔ (حضرت ابراہیم قصارؒ)

مخلوق میں اللہ والے

کسی کو حقیر مت جانو خدا کی مخلوق میں ایسے بھی بندے ہیں جب وہ لحاف لپیٹ کر لیٹ جاتے ہیں تو بھی آسمان اور اس کے چاند ستارے ان کی نظر میں رہتے ہیں، حتیٰ کہ فرشتے جو نیکیاں بدیاں لے کر جاتے ہیں وہ بھی ان کو معلوم ہوتے ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

حقیقی ایمان کی برکت

متقین کے سینوں کا کھلنا اور ہدایت والے لوگوں کی آنکھوں کا کھلنا، حقیقی ایمان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حضرت خیر النساجؒ)

بہتر تعلق

اس کے تعلق سے اور کوئی تعلق بہتر نہیں جس نے بندے کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ (خیر النساجؒ)

پردیسی

پردیسی وہ ہوتا ہے جو الفت اور محبت سے خالی ہو۔ (ابوحمزہ فراسانیؒ)

اصول دین کی شاخیں

اصول دین کی شاخیں چار ہیں:

☆ ......اللہ سے کیے گئے وعدے پورے کرنا

☆ ......مقررہ حدوں پر چلنا

☆ ......جو کچھ پاس ہے اس پر راضی رہنا

☆ ......جو نہیں ملتا اس پر صبر کرنا (ابوعبد صبیحیؒ)

حسن اور کمال

آدمی کا حسن یہ ہے کہ اس کی گفتگو خوبصورت ہو اور اس کا کمال اس بات میں ہے کہ اس کے کام اچھے ہوں۔ (حضرت ابو جعفر بن سنانؒ)

نجاست دور نہیں ہوئی

بہت سے لوگ غسل کے بعد پاک ہو جاتے ہیں لیکن بہت سے بد باطن حج و زیارت کعبہ کے بعد بھی نجس لوٹتے ہیں (حضرت مالک بن دینارؒ)

نفس کا محاسبہ/حقیقت حال

تم اپنے گمان میں ایک گناہ کرنے والے پر ناراض ہوتے ہو لیکن اپنے آپ پر ناراض نہیں ہوتے، حالانکہ تمہیں کئی گناہوں کا یقین ہوتا ہے۔ (ابو جعفر بن سنانؒ)

تکبر بڑا گناہ

اطاعت گزاروں کا گناہ گاروں پر تکبر دکھانا، ان کے گناہوں سے بھی برا ہوتا ہے اور ان کے لیے نقصان دہ ہے۔ (ابو جعفر بن سنانؒ)

ہر چیز مطیع

جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے تو ہر شے اس کے سامنے جھک جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے ملک میں اس کا اثر دیکھتی ہے۔ (ابو بکر شبلیؒ)

اصول توحید

تین چیزیں اصول توحید ہوتی ہیں:

☆......اللہ کی ربوبیت کی پہچان کرنا

☆......اس کی وحدانیت کا اقرار کرنا

☆......کسی بھی چیز کے اللہ جیسا ہونے کا انکار کرنا۔ (ابو محمد مرتعشؒ)

عبادت اور توبہ

عبادت توبہ کے بغیر درست نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے۔ (حضرت ملک بن دینارؒ)

عقلمندوں کا انتخاب

اگر دنیا سونے کی ہوتی اور آخرت ٹھیکری تو بھی عقلمند لوگ آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے۔
(مالک بن دینارؒ)

اصلاح کی بنیاد

تمام معاملات دو چیزوں کے ذریعے صحیح ہو سکتے ہیں

☆......ایک تو صبر

☆......دوسرا اخلوص

☆......صبر تو معاملات کے اوپر کیا جاتا ہے

☆......اخلاص ان کے بیچ ہوتا ہے (ابو محمد مرتعشؒ)

اسباب پر بھروسہ

دنیاوی اسباب پر بھروسہ کر لینا، دلوں کو اللہ پر بھروسہ کرنے سے ہٹا دیتا ہے۔ (ابو محمد مرتعشؒ)

ایک دھوکا

یہ بھی ایک دھوکا ہے کہ تم برائی کرو، وہ تم پر احسان کرے اور تم اس کی بارگاہ میں گریہ زاری اور توبہ کرنے سے رک جاؤ یہ وہم کرتے ہوئے کہ لغزشوں میں نرم برتاؤ کرتے ہو اور یہ دیکھتے ہو کہ اس میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے گنجائش ہے۔ (ابو علی روزباریؒ)

شوق کی عبادت

جن دلوں کو حق تعالیٰ کے مشاہدے کا شوق ہوتا ہے ان میں اللہ کے نام ڈال دیئے جاتے ہیں۔ (ابو علی روزباریؒ)

خدا تک رسائی

خدا تعالیٰ تک رسائی کے لیے ایک ہزار منزلیں ہیں جن میں سب سے پہلی منزل کرامت ہے اور اس منازل سے کم ہمت افراد آگے نہیں بڑھ سکتے اور اگلی منازل سے محروم رہ جاتے ہیں۔ (حضرت ابو علی ثقفیؒ)

دلی عزت

جو شخص دل میں عزت رکھے بغیر اکابر کے ساتھ ہوتا ہے وہ ان سے فائدے حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کے انوار میں سے اسے حصہ مل سکتا ہے۔ (ابو علی ثقفیؒ)

قبولیت

اللہ تعالیٰ درست کام قبول کرتا ہے درست ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خالص ہوں اور خالص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سنت کے مطابق ہوں۔ (ابو علی ثقفیؒ)

علم

علم، دل کو جہالت سے بچاتا ہے اور تاریکی کی بجائے آنکھوں کو روشنی دیتا ہے۔ (ابو علی ثقفیؒ)

عقل کا پردہ

جب انسان کی نفسانی خواہشات بڑھ جاتی ہیں تو اس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ (ابو علی ثقفیؒ)

چار چیزیں

عقلمند کے لیے چار چیزوں کا دھیان بہت ضروری ہے۔

☆......امانت داری

☆......سچائی

☆......نیک بھائی

☆......بھید (راز کی باتیں) (ابوعلی ثقفیؒ)

دُعا

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ مقام عطا کر جس میں تیرے سوا میری خودی کا وجود باقی نہ رہ جائے۔ (حضرت شبلیؒ)

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی کی کئی صورتیں ہیں:

لیکن سب کا اختتام استغفار پر ہو رہا ہے تاکہ انسان کو بتا دیا جائے کہ اس کا کوئی فعل بھی کامل نہیں اور وہ اس میں تکبر میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (حضرت عبداللہ منازلؒ)

استاد کا احترام

جس سے تم کوئی علمی مسئلہ پوچھنا چاہتے ہو اس کے نقص نہ نکالو کیونکہ تم اس کے علم کی برکت حاصل کرنے سے محروم ہو جاؤ گے۔ (حضرت عبداللہ منازلؒ)

بدلہ کا خیال

اللہ کا ذکر کرنے والے ذکر کرتے وقت اس کا بدلہ خیال میں نہیں لاتے اور جب ایسا کرتے ہیں تو وہ ذاکر نہیں رہتے۔ (حضرت ابوالخیر الاقطعؒ)

دل اور بدن

تمہارا بدن دنیا میں اور تمہارا دل آخرت میں مصروف ہونا چاہیے۔ (حضرت محمد بن علی کتانیؒ)

اللہ والے

اللہ والے دنیا اور اس کی دولت سے خوش نہیں ہوا کرتے۔ (حضرت شبلیؒ)

شیطان کی لگام

خواہش نفسانی گویا شیطان کی لگام ہوتی ہے جو اسے پکڑ لیتا ہے اس کا غلام ہو جاتا ہے (حضرت محمد کتانیؒ)

عبادت عبادت میں فرق

ایک عابد اللہ سے ڈر کر عبادت کرتا ہے جبکہ ایک عارف شخص اسے پہچاننے کے شوق سے عبادت کرتا ہے۔ (حضرت ابو یعقوب نہر جوریؒ)

دنیا کی مثال

دنیا ایک سمندر ہے، آخرت اس کا ایک کنارہ، سواری تقویٰ ہوتا ہے جبکہ لوگ مسافر ہیں۔ (ابو یعقوب نہر جوریؒ)

اللہ سے تعلق

جو شخص اللہ سے تعلق پیدا کر لیتا ہے، اللہ تمام مخلوق کو اس کا محتاج بنا دیتا ہے۔ (ابوالحسن مزینؒ)

چند دھوکے

جو اپنے کئے پر غرور کرتا ہے وہ درجے میں کم ہو جاتا ہے جو اپنے احوال میں سے کسی شے کو اچھا جانتا ہے وہ مکر میں گرفتار ہوتا ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ سے مل گیا ہے

وہ مغرور ہوتا ہے۔ (ابوالحسن مزینؒ)

تین چیزیں تین فوائد

(۱) ہیبت الٰہی...... قلب کو پگھلاتی ہے

(۲) آتش محبت...... جان کو پگھلاتی ہے

(۳) شوق...... نفس کو فنا کرتا ہے (حضرت شبلیؒ)

اہل محبت

محبت کی خوشبوئیں محبت کرنے والوں سے پھوٹتی ہی ہیں خواہا وہ انہیں چھپاتے رہیں ان کی علامتیں ان پر ظاہر ہو جاتی ہیں خواہ انہیں چھپاتے پھریں، وہ ان کی طرف رہنمائی کرتی ہیں خواہ انہیں پوشیدہ رکھیں۔ (حضرت علی کاتبؒ)

ذکر الٰہی

زبان سے ذکر الٰہی درجات بڑھاتا اور دل سے ذکر الٰہی قرب خداوندی کا سبب بنتا ہے۔ (ابوالحسین بن بنانؒ)

تعلیم اولیاء

اولیاء کی قدروں کی تعظیم وہی کرتا ہے جس کی اللہ کے ہاں بہت قدر ہو۔ (ابوالحسینؒ)

رونا

تم میتوں پر روتے ہو اگر اپنے آپ پر روتو بہت سے مسائل حل ہو جائیں (ابوبکر بن طاہرؒ)

چار چیزیں

انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں۔

(۱) علم۔ (۲) کرم۔ (۳) حلم۔ (۴) خوش اخلاقی۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

محنت کے تین کام

تین کاموں میں محنت ہوتی ہے۔

(۱) تطہیر

(۲) تکفیر

(۳) تذکیر

تطہیر تو گناہوں سے ہوتا ہے

تکفیر چھوٹے گناہوں سے

تذکیر صاف دل لوگوں کے لیے (ابوبکر بن طاہرؒ)

روزہ تین طرح کا

روزہ تین طرح کا ہوتا ہے

(۱) روح کا روزہ

لمبی چوڑی امیدیں نہ لگایا کرے۔

(۲) عقل کا روزہ

خواہش نفسانی کی مخالفت کرے

(۳) نفس کا روزہ

کھانے پینے اور حرام کاموں سے بچے (حضرت قریشیؒ)

پشیمانی

جو زبان پر قابو نہیں رکھے گا وہ پشیمان ہوگا (حضرت امام جعفر صادقؒ)

اللہ کا بندے سے پیار

آزاد پہچاننے والے سے دنیا بھاگتی ہے، اے اللہ میں تجھے آزردہ کیے رکھتا ہوں تو پھر بھی میرے قریب ہے اور مجھے نعمتیں دے رہا ہے۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)

تواضع

تواضع یہ ہے کہ جو بھی حق بات کرے اس کی بات مان لو۔ (حضرت قرمیؒ)

بھوک اور قناعت

بھوک کے ساتھ جب قناعت شامل ہو جاتی ہے تو اس کے ذریعے سوچ بچار کرنا آتا ہے دانائی پیدا ہوتی ہے سمجھداری کو زندگی ملتی اور دل میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔ (حضرت مظفرؒ)

نیک کام کی توفیق

جسے اللہ اپنے نزدیک کر رہا ہے اسے نیک کاموں کی توفیق دیتا ہے۔ (حضرت مظفرؒ)

کامل رہنما

جو شخص شریعت پر عمل کے صحیح طریقے سیکھ لیتا ہے تو اس کی پیروی کرنے والے بھی سیکھ جاتے ہیں لیکن جوان میں سستی سے کام لیتا ہے تو وہ خود بھی برباد ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی کرتا ہے۔ (حضرت مظفرؒ)

دل کی تروتازگی اور خرابی

دل کی تروتازگی چار چیزوں میں ہوتی ہے۔

(۱) علم میں۔

(۲) پرہیزگاری میں

(۳) فرمانبرداری میں

(۴) اللہ کا ذکر کرنے میں

اور دل کی خرابی بھی چار چیزوں میں ہوتی ہے۔

(۱) جہالت سے

(۲) گنہگاری سے

(۳) دھوکے سے

(۴) دیر تک غافل رہنے سے (علی بن ہند فارسیؒ)

طالبِ وفا

اگر تم وفاداری چاہتے ہو تو دل سے صاف رہا کرو۔ (علی بن ہند فارسیؒ)

دل برتن ہیں

دل برتن کی حیثیت رکھتے ہیں

اور ہر برتن اپنے اندر کچھ نہ کچھ سما لیتا ہے

چنانچہ اولیاء کے دل معرفت کے لیے برتن ہیں

عارفوں کے دل محبت کے لیے برتن ہیں

محب لوگوں کے شوق کے لیے

اور اللہ کا شوق رکھنے والوں کے دل انس و محبت کے برتن ہیں۔ (علی بن ہند فارسیؒ)

خدا کی یاد

خدا کی یاد کا مفہوم اپنے نفس کو فراموش کر دینا ہے اور جو شخص خدا کو خدا کے ذریعہ

شناخت کرتا ہے۔ وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے لیکن جو اپنے نفس کے ذریعہ خدا کو پہچاننے کی سعی کرتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

نچلے درجے کے لوگ

نچلے درجے کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ کا خوف نہیں رکھتے۔

نچلے درجے کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ کے نافرمان ہوں۔

کمینے اور نچلے درجے کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو بدلہ لے کر کسی کو کچھ دیا کریں۔ (حضرت ابراہیم بن شیبانؒ)

راز

عاجزی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک راز ہوتی ہے۔ (ابراھیم بن شیبانؒ)

آزمائش

جو شخص خلوص کی باتیں تو کرے لیکن خود پر خلوص نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس آزمائش میں ڈال دیتا ہے کہ وہ بھائیوں اور ہم مجلسوں کے ہاں ذلیل ہو جاتا ہے۔ (ابراھیم بن شیبانؒ)

مرید اور عارف

مرید تو تلاش کیا کرتا ہے اور عارف کو تلاش کیا جاتا ہے۔ (ابوبکر بن یزادنیارؒ)

سلامتی

اگر سلامتی کسی چیز میں ہے تو گمنامی میں ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

تنبیہ

اے موت کو نہ چاہنے والے متکبر تجھ پر سلامتی ہو ہم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

آداب علم وشریعت

علم وشریعت کے آداب کا خیال رکھنا اس کی ترقی بڑھاتا اور قبولیت دیتا ہے۔

(ابراہیم بن مولدؒ)

تعجب ہے

مجھے اس شخص پر تعجب آتا ہے کہ اللہ کی طرف کا راستہ جانتے ہوئے وہ کسی اور سے تعلق رکھا کرتا ہے۔ (ابراہیم بن مولدؒ)

بھروسہ

جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں دانائی کا نور رکھ دیتا ہے، ہر غم دور کر دیتا ہے اور اسے ہر محبوب چیز تک پہنچا دیتا ہے۔ (ابو عبداللہ بن سالمؒ)

دنیا سے کنارہ

دنیا سے کنارہ کر لینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے آخرت میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ (محمد بن علیانؒ)

اولیاء کی نشانی

اولیاء کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ انہیں اللہ سے کٹ جانے کا خوف رہتا ہے کیونکہ ان کے دل میں اس بات کی مضبوطی ہوتی ہے کہ اس ذات پر قربان ہوں اور اس کا شوق رکھیں۔ (محمد بن علیانؒ)

دنیا کی زندگی

یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے موت کے ساتھ ہی پاؤں برابر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت ذوالنون مصریؒ)

علم سے علم

جو شخص روایت کا علم حاصل کر لیتا ہے اسے علم درایت حاصل ہو جاتا ہے۔

جو علم درایت حاصل کر لیتا ہے وہ علم رعایت حاصل کر لیتا ہے۔

جو علم رعایت حاصل کر لیتا ہے اسے راہِ حق دکھائی دینے لگتی ہے۔ (ابوبکر بن سعدانؒ)

مکمل بات

☆...... پوری معرفت کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی جہالت تسلیم کرے۔

☆...... تصوف کا پورا مفہوم یہ ہے کہ انسان فضول کام چھوڑے۔

☆...... زہد کا پورا مقصد یہ ہے کہ صرف ضرورت کی چیز لے اور باقی رہنے دے۔

☆...... پورے توکل کا حاصل یہ ہے کہ انسان ہر گندہ کام دور پھینک دے۔

☆...... رضا کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اللہ کے لیے پر اعتراض نہ ہو۔

☆.... کامل محبت یہ ہے کہ انسان محبوب کو ہر شے سے پہلے جانے

☆...... کامل عافیت کا مطلب یہ ہے کہ تکلف نہ کرے

☆...... کامل صبر کا نچوڑ یہ ہے کہ بلاؤں کو خوش دلی سے قبول کرے۔

☆...... اللہ کو سونپنے کا مقصد یہ ہے کہ جب اللہ کی طرف سے کوئی شے وارد ہو تو وہ مطمئن ہو۔

☆...... کامل یقین سے مراد یہ ہے کہ ارادے کے خلاف کام ہونے پر کسی قسم کی شکایت نہ کرے۔

☆...... کامل بھروسہ سے مراد یہ ہے کہ تم اللہ کے اپنے ساتھ ہونے کا علم رکھو اور یہ جانو کہ وہ تمہارے ہر اچھے کام کو دیکھ رہا ہے اور وہ تم سے بڑھ کر تمہیں جانتا ہے۔ (ابوسعید بن اعرابیؒ)

درجات

علموں کے درجے، واسطوں اور سببوں سے بڑھتے ہیں جبکہ حقائق کے درجے سینہ کھلنے سے بڑھتے ہیں۔ (ابوسعید بن اعرابیؒ)

معرفت کی اقسام

معرفت چھ طرح کی ہوتی ہے۔

☆...... واحدانیت کی معرفت

☆...... تعظیم کی معرفت

☆...... احسان کی معرفت

☆...... قدرت کی پہچان

☆...... ازل کی پہچان

☆...... بھیدوں کی پہچان (ابوعمروز جاجیؒ)

لطف حسیات

اہل تقویٰ کی صحبت سے لطف حیات حاصل ہوتا ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

ہر شے مطیع

جو اللہ کو پہچان لیتا ہے تو ہر شے اس کے سامنے جھک جاتی ہے کیونکہ وہ اللہ کی بادشاہی کا اثر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ (ابوالعباس ساریؒ)

کلام اللہ کی برکت

اللہ کا کلام اپنی چمک کی وجہ سے جب دلوں پر روشنی کرتی ہے تو انسان کے دل سے بشریت کا غرور نکل جاتا ہے۔ (ابوبکر دقیؒ)

انسان کا معدہ

انسان کا معدہ کھانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے چنانچہ جب تم اس میں حلال کھانا ڈالو گے تو تمہارے اعضاء اچھے ہونگے جب شبہ والا کھانا ڈالو گے تو راہ خدا تم سے چھپ جائے گی اور جب اس میں حرام کھانا ڈالو گے تو اللہ اور تمہارے درمیان پردہ ہو جائے گا۔ (حضرت ابوبکر دقیؒ)

آداب نہ کرنے کا نقصان

آپؒ سے سوال کیا گیا یا حضرت! کیا وجہ ہے لوگ اپنے عیب پہچانتے ہیں اور عیب والے مقام جانتے ہیں لیکن ان میں سے نکلتے نہیں اور نہ ہی درست راہ پر آتے ہیں۔

آپؒ نے فرمایا: وہ علم کی پرواہ نہیں کرتے، نہ ہی ظاہری آداب کا دھیان کر کے اس پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی باطنی آداب کا خیال رکھتے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ درست راہ سے انہیں اندھا کر دیتا ہے اور ان کے اعضاء عبادت نہیں کر سکتے۔ (حضرت عبداللہ رازیؒ)

خاموشی عبادت ہے

جو شخص چپ رہنا نہیں جانتا وہ جب بھی بولے گا بے مقصد بات کرے گا۔ (حضرت عبداللہ رازیؒ)

غیر مہذب

جسے دیکھ کر تمہیں تہذیب نہ آئے تو یقیناً مہذب نہ ہوگا۔ (یوسف سلمیؒ)

احسان سکھانا

جو شخص کسی دوسرے کو احسان کرنا سکھاتا تو اس نے خود احسان کرنے سے اچھا کام کیا (یوسف سلمیؒ)

احکام الٰہی میں سستی

احکام الٰہی میں سستی دکھانا یوں ہے کہ اس حکم فرمانے والے کی اسے پہچان ہی نہیں ہو سکی۔ (یوسف سلمیؒ)

مرید کیلئے

کوئی مرید اس وقت تک صحیح معنوں میں مرید نہیں ہوتا جب تک خدا کے بعد مرشد کا اطاعت گزار نہ ہو۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

ثواب کی عنایت

ہر عبادت کا ثواب مقرر و معین ہے لیکن اولیاء کرام کے لیے نہیں نہ تو ظاہر نہ تو معین و مقرر بلکہ جتنا خدا چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)

پختہ ارادہ

پختہ ارادے انسان کو اعلیٰ مرتبوں پر پہنچا دیا کرتے ہیں۔ (حضرت ابو عمرؒ)

اچھی سوچ

جس شخص کی سوچ اچھی ہو اس کی بولی بھی اچھی ہو گی اور عمل خالص ہو گا۔ (حضرت ابو عمرؒ)

عاجزی کرنا

جو شخص اپنے آپ میں گھٹیا بنتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قدر بڑھا دیتا ہے اور جو اپنے کو عزت دینا چاہتا ہے اللہ اسے لوگوں کی نظروں میں گرا دیتا ہے۔ (حضرت ابوالحسن بوشنجیؒ)

علم میں احتیاط

علم تجھے جہالت سے دور کر دیتا ہے یہ خیال رکھو کہ کہیں تمہیں اللہ سے بے تعلق نہ کر دے۔ (ابوبکر طمتانیؒ)

عام اور خاص لوگ

یاد رہے! عام لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہر شے کھلتی ہے جبکہ دلوں کے سامنے اتصال (اللہ سے ملنے) کی وجہ سے ہر شے واضح دکھائی دیتی ہے (اور یہ خاص لوگوں کی نشانی ہے)۔ (ابوالعباس دینوریؒ)

ازلی قانون

دنیا طلب کرنے والوں پر دنیا حکمران بن جاتی ہے اور تارک الدنیا دنیا پر حکومت کرتا ہے، فرمایا فقیر وہی ہے جو دین و دنیا سے بے نیاز ہو جائے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

ظاہری لباس

ظاہری لباس، باطن کا حکم تبدیل نہیں کیا کرتا۔ (حضرت دینوریؒ)

صالح صحبت

تم جب بھی کسی کے پاس بیٹھنا چاہو تو وہ امین ہو یا پھر مددگار ہو کیونکہ امانت دار تمہیں سچائی کے لیے تیار کرے گا جبکہ مددگار تمہیں عبادت میں مدد دے گا۔ (ابوعثمان مغربیؒ)

آرزوئیں

جو اپنے آپ میں آرزوئیں رکھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو آہستہ آہستہ کاٹتا ہے۔ (ابوعثمان مغربیؒ)

خدمت

خدمت کرتے وقت فرق نہ رکھا کرو۔ (ابوعبداللہ تروعبدیؒ)

سماع کی شرائط اور بیان

حضرت احمد بن عطاءؒ فرماتے ہیں:

سماع کا راز تین چیزیں ہیں

(۱) لفظ بلیغ ہوں

(۲) معنی لطیف ہوں

(۳) راہ سیدھی ہو

نغمہ کا راز تین چیزیں ہیں

نمبر۱۔ اچھا خلق

نمبر۲۔ لہجہ ادا کرے

نمبر۳۔ صحیح شعر واقع کرے

سماع کرنے والے سچے کے راز تین ہیں

نمبر۱۔ اللہ کا علم ہو

نمبر۲۔ فرائض ادا کرے

نمبر۳۔ پوری توجہ سے پڑھے۔

جہاں سماع ہو اس میں تین چیزیں ضروری ہیں

نمبر۱۔ آب و ہوا بہتر ہو

نمبر۲۔ روشنی خوب ہو

نمبر۳۔ وہاں عزت ہو

وہاں تین چیزیں نہ ہوں

نمبر۱۔ مختلف قسم کے لوگ دیکھنا

نمبر۲۔ رعب والے کی طرف دیکھنا

نمبر۳۔ کھیل کھیل میں سماع کرنا

سماع تین لوگوں کے لیے کیا جائے

نمبر۱۔ صوفیہ

نمبر۲۔ فقراء

نمبر۳۔ محبت والے

سننے والے لوگ تین ہی طرح کے ہوں

نمبر۱۔ محبت

نمبر۲۔ وجد

نمبر۳۔ خوف والے

سماع میں حرکت تین طرح کی ہو

نمبر۱۔ جھولے

نمبر۲۔ خوف ہو

نمبر۳۔ وجد آئے

جھولنے کی علامات تین ہوتی ہیں

نمبر۱۔ ناچنا

نمبر۲۔ تالی بجانا

نمبر۳۔ خوشی ظاہر کرنا

خوف کا پتہ تین چیزوں سے چل جاتا ہے

نمبر۱۔ رونا

نمبر۲۔ تھپڑ مارنا

نمبر۳۔ لمبا سانس

وجد کی علامات تین ہوتی ہیں

نمبر۱۔ اپنے آپ سے غائب ہونا

نمبر۲۔ جل بھن جانا

نمبر۳۔ چیخ و پکار کرنا

عارف الٰہی

عارف الٰہی ہر روز خوف و خشیت میں بڑھتا چلا جاتا ہے اس لئے کہ اسے ہر گھڑی قرب الٰہی میں ترقی ہوتی رہتی ہے۔ (ذوالنون مصریؒ)

اچھا اخلاق

یہ بھی تمہارے اچھے اخلاق میں شمار ہوگا کہ تم کسی خوش آدمی کو غمگین نہ کرو۔ (جعفر شہیؒ)

جسمانی قوت

عارف لوگوں کی جسمانی قوت نیک کام کرنے سے پیدا ہوتی ہے جبکہ دوسروں کی بہترین کھانے کھانے سے۔ (ابوبکر شبلیؒ)

اچھا تو یہ ہے

برائیاں چھپانے سے بہتر ہے کہ تم اپنی اچھائیاں چھپاؤ اور برائیوں کی اصلاح کرو۔ اس سے تم نجات حاصل کر سکتے ہو۔ (حضرت حمدون فراءؒ)

حقیقی سخی

ایسا شخص سخی نہیں ہوتا جو دی ہوئی چیز کو دیکھے یا اس کا ذکر کرے، سخی وہ ہوتا ہے کہ سخاوت کر کے (بتانے سے) شرم کھائے اس شے کو حقیر جانے یا اسے یاد نہ کرے۔ (ابوالقاسمؒ)

غم

غمگین ہونا گناہوں کی سزا ہوتی ہے۔ (ابومحمد راسبیؒ)

شمشیر صدق

جس پر شمشیر صدق چل جاتی ہے اس کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

بوجھ

زہد کا بوجھ بدن پر ہوتا ہے اور معرفت کا بوجھ دل پر (ابوعبداللہ دینوریؒ)

معرفت کا ثمرہ

معرفت کا پھل یہ ہے کہ بندہ اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ (رابعہ بصریؒ)

معرفت کا آسان راستہ

حضرت سفیان ثوریؒ نے حضرت رابعہ بصریؒ سے پوچھا، اللہ کی طرف۔ سب سے قریبی راستہ کون سا ہے؟

تو انہوں نے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگیں:

کیا مجھ سے یہ سوال پوچھ رہے ہو؟

اللہ کی طرف سب سے قریب راستہ کونسا ہے؟

یہی ہے کہ اسے علم ہو کہ دنیا و آخرت میں اللہ کے علاوہ کسی اور سے محبت نہ کرے۔

(حضرت رابعہ بصریؒ)

غم

مجھے اس پر افسوس نہیں کہ مجھے غم ہے مجھے تو یہ غم ہے کہ میں غمگین نہیں، کیونکہ جو غمگین ہوتا ہے اسے زندگی پسند نہیں ہوتی۔ (رابعہ بصریؒ)

رحمتِ الٰہی کا دروازہ

اللہ کی رحمت کا دروازہ تو ہر دم کھلا رہتا ہے اب یہ تو داخل ہونے والے کا کام ہے داخل ہوتا ہے یا نہیں۔ (حضرت رابعہ بصریؒ)

شرمندگی کا باعث

مجھے اس بات پر شرم آتی ہے کہ اللہ کے ہوتے ہوئے کسی اور کی طرف متوجہ رہوں۔

(حضرت رابعہ بصریؒ)

یاد آتا ہے!

حضرت رابعہ رحمتہ اللہ علیہا فرماتی ہیں:

میں ٹھنڈا پانی دیکھتی ہوں تو مجھے اپنے اعمال نامے بکھرے نظر آتے ہیں، جب بھی مکڑی دیکھتی ہوں تو مجھے حشر یاد آ جاتا ہے اور جب بھی موذن کی اذان سنتی ہوں تو مجھے یاد آتا ہے کہ ایک دن قیامت میں بھی اعلان ہوگا۔ (حضرت رابعہ بنت اسماعیلؒ)

عارف اور مخلص

جو شخص اللہ کو دیکھتے ہوئے عمل کرتا ہے تو وہ عارف ہوتا ہے اور جو یہ جان کر عمل کرتا ہے کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ مخلص ہوتا ہے۔ (حضرت فاطمہؒ نیشاپوریہ)

صدق دلی سے عبادت

صدق دلی سے عبادت کرنے والے کو خدا ان تمام اشیاء کا مشاہدہ کروا دیتا ہے جو قابل دید ہوتی ہیں۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

انس کی کمی

جو شخص اپنی تنہائی میں وحشت محسوس کرتا ہے تو اس لئے کہ اسے اپنے رب کے ساتھ انس کم ہے۔ (عائشہ بنت ابی عثمانؒ)

پہچان کی کمی

جو شخص بندوں کو حقیر جانتا ہے تو وہ اس لئے کہ وہ ان کے آقا (بنانے والے خالق عزوجل) کی پہچان کم رکھتا ہے۔ (حضرت عائشہ بنت ابی عثمانؒ)

بہتر ہے

جھوٹ پر بہانا تراشنے سے بہتر یہ ہے کہ خاموشی اختیار کرے۔ (حضرت قریشہ نسویہؒ)

تصوف کی بنیاد

تصوف کی بنیاد آٹھ چیزوں پر ہے اور آٹھوں اخلاق ہیں۔

نمبر۱۔ سخاوت: یہ ابراہیم علیہ السلام میں تھی۔
نمبر۲۔ رضا: یہ اسحاق علیہ السلام میں تھی۔
نمبر۳۔ صبر: یہ ایوب علیہ السلام میں تھی۔
نمبر۴۔ شکر: اس کا زکریا علیہ السلام میں ظہور ہوا۔
نمبر۵۔ گھر کو چھوڑنا: یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام میں تھی۔
نمبر۶۔ صوف پہننا: یہ موسیٰ علیہ السلام کا وصف تھا۔
نمبر۷۔ سیاحت: یہ عیسیٰ علیہ السلام کی صفت تھی۔
نمبر۸۔ فقر: محمد صلی اللہ علیہ کا وصف تھا۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

عجیب چیز

سب سے زیادہ تعجب مجھے اس دل پر ہوتا ہے جو اپنے خدا کو پہچانے اور پھر بھی گناہگاری کو ترجیح دے۔ (ابوبکر شبلیؒ)

شرم آتی ہے

مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ میری وہ صفت بیان کریں جو مجھ میں نہ ہو۔ (امام ابوحنیفہؒ)

غصہ

غصہ ایک آگ ہے جو قلب میں اس طرح چھپی ہوئی ہے جیسے راکھ میں چھپے ہوئے انگارے۔ جذبہ تکبر اس آگ کو نکال لاتا ہے۔ شاید یہ وہی آگ ہے جس سے شیطان کی تخلیق ہوئی ہے۔ (امام غزالیؒ)

رفق

رفق یعنی نرم خوئی ایک محمود صفت ہے۔ یہ حسن اخلاق کا ثمرہ ہے اس کے برعکس سخت مزاجی اور تلخ روئی ہوتی ہے۔ (امام غزالیؒ)

خدا کا دوست

جس میں یہ باتیں جمع ہوں بیشک اس کو خدا دوست رکھتا ہے۔

۱۔ سخاوت مثل دریا

۲۔ شفقت مثل آفتاب

۳۔ تواضع مثل زمین (خواجہ عثمان ہارونیؒ)

پانچ انسان

دنیا میں معزز ترین انسان پانچ قسم کے ہوتے ہیں:

نمبر۱۔ زاہد عالم

نمبر۲۔ فقیہ صوفی

نمبر۳۔ متواضع دولت مند

نمبر۴۔ شکر گزار درویش

نمبر۵۔ روشن ضمیر شریف (شیخ نوریؒ)

فراخ دل زاہد

فراخ دل زاہد کی تین نشانیاں ہیں۔

۱۔ جمع کی ہوئی چیز کو خرچ کرنا

۲۔ گمشدہ چیز کی تلاش نہ کرنا

۳۔ اپنی خوراک دوسروں کو دینا۔ (ذوالنون مصریؒ)

محاسبہ

بہترین عمل محاسبہ ہے اگر تمام روز عبادت میں صرف ہوا تو شکر کرنا چاہیے اگر مصیبت میں صرف ہوا تو استغفار کرے۔ (حضرت خواجہ عبیداللہ قدس سرہٗ)

مقام عبدیت

اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اس کے خاص فرشتوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور عام بندے عام فرشتوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ (داتا ہجویریؒ)

مقام اولیاء

اولیاء اللہ خدا کے ملک کے منتظم اور ولی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے جہان کا انتظام ان کے متعلق کیا ہے، آسمان سے بارش ان کے قدموں سے ہوتی ہے۔ زمین سے پیداوار ان کے احوال کی صفائی سے ہوتی ہے۔ (داتا ہجویریؒ)

ضروری نہیں

عارف عالم بھی ہوتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو۔ (داتا ہجویریؒ)

قلت

قلیل کھانا جسمانی توانائی کا ذریعہ اور قلیل گناہ کرنا روحانی توانائی کا ذریعہ ہے۔

(حضرت ذوالنون مصریؒ)

دولت مند

سب سے بڑا دولت مند وہ ہے جس کے پاس تقویٰ کی دولت ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

فضل الٰہی

ہر کام اس کے فضل و عنایت سے ہوتا ہے نہ کہ مجاہدے سے اگر مجاہدے سے کام ہوتا تو شیطان نہ راندھا جاتا۔ (داتا ہجویریؒ)

درویش کی ہلاکت

درویش کی ہلاکت دل کی خرابی میں ہے۔ (داتا ہجویریؒ)

قوی محبت

محبت جتنی قوی ہو اسی قدر اطاعت کرنے میں دشواری نہیں ہوتی۔ (داتا ہجویریؒ)

بے توکل فقیر

بے توکل فقیر شیطان کا ہم نشین ہوتا ہے۔ (داتا ہجویریؒ)

نفس کے لیے موتی

چار چیزیں نفس کے واسطے ہوتی ہیں۔

ا۔ درویشی میں تونگری

۲۔ بھوک میں سیری

۳۔ اندوہ میں شادی

۴۔ دشمنی میں دوستی (خواجہ معین الدین چشتیؒ)

راہ سلوک میں گناہ کبیرہ

راہ سلوک میں چار گناہ کبیرہ ہیں۔

۱۔ گورستان میں قہقہہ

۲۔ گورستان میں کھانا پینا

۳۔ مردم آزادی کرنا

۴۔ خدا کا نام لے کر ”لرزہ بداندام“ نہ ہونا۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)

راہ سلوک میں عبادت

راہ سلوک میں پانچ عبادات اہم ہیں:

۱۔ والدین کی خدمت

۲۔ کلام اللہ کی تلاوت

۳۔ علماء اور مشائخ کی دوستی

۴۔ خانہ کعبہ کی زیارت

۵۔ پیر کی خدمت۔ (خواجہ معین الدین چشتیؒ)

بے اثر بات

جس شخص کو خدا کے ساتھ معاملہ نہیں ہے اس کی بات کسی کے دل میں اثر نہیں کرتی۔

(خواجہ حمید الدین ناگوری)

بڑا حجاب

حجاب چشم ہی سب سے بڑا حجاب ہے جس کی وجہ سے غیر شرعی چیزوں پر نظر نہیں پڑتی۔

(حضرت ذوالنون مصریؒ)

نماز کی اصل

فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو یہ معلوم کرو کہ

ا۔ نماز میں تکبیر مقام ہیبت ہے

۲۔ نماز میں قیام مقام قربت ہے

۳۔ نماز میں قرأت مقام مکالمت ہے

۴۔ نماز میں رکوع مقام خوف ہے

۵۔ نماز میں سجود مقام مشاہدہ ہے

۶۔ نماز میں مقصود مقام الفت ہے۔

”ہر آن نماز کہ باشد بدیں صفت موصوف
شوذ بہ قربت معبود صاحبش مخصوص“

یعنی جو نماز ان اوصاف کے ساتھ ادا کی جائے اس کا پڑھنے والا قربت معبود کے لیے مامور و مخصوص ہوتا ہے۔ (قاضی حمیدالدین ناگوریؒ)

سلامتی

بدن کی سلامتی قلت طعم میں
روح کی سلامتی ترک گناہ میں
دین کی سلامتی محمدؐ پر درود بھیجنے میں ہے۔ (حضرت بہاء الدین زکریا سروردیہؒ)

تعجب نہیں

مصائب میں صبر کرنا تعجب خیز نہیں بلکہ مصائب میں خوش رہنا تعجب کی بات ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

تین باتیں

جب آدمی تین باتوں سے اجتناب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین چیزوں کو اٹھالیتا ہے۔

ا۔ جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ اس کے مال سے برکت اٹھالیتا۔

۲۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے عافیت اٹھالیتا ہے۔

۳۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اللہ اس کی موت کے وقت اس سے ایمان کو جدا کر دیتا ہے۔ (حضرت گنج شکرؒ)

صفائے دل

صوفی وہ ہے جس کے دل میں اتنی صفائی ہو کہ اس کے صفائے قلب کے سامنے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے۔ (حضرت گنج شکرؒ)

کمال تصوف

تصوف کا کمال یہ ہے کہ اصحاب تصوف ہر روز پانچوں وقت نماز میں اپنے کو عرش پر دیکھیں۔ (حضرت گنج شکرؒ)

غفلت کی سزا

جس طرح ہر جرم کی سزا ہوا کرتی ہے اسی طرح ذکر الٰہی سے غفلت کی سزا دنیاوی محبت ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

ریاکاری

جو شخص اپنے اعمال کو ریا کے لیے مزین کرتا ہے اس کی نیکیاں بھی برائیاں بن جاتی ہیں۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

دوسروں کو راحت

کوئی چیز اس سے فضل اور بڑھ کر نہیں کہ دوسروں کے دلوں کو راحت پہنچائی جائے۔ (بابا فرید شکر گنجؒ)

تباہی کی علامت

وہ ملک کیونکر آباد رہے گا جس میں لوگوں کی رائے کو حدیث نبوی پر ترجیح دی جاتی ہو۔ (نظام الدین اولیاءؒ)

سات چیزیں سات چیزوں سے

فرمایا خواجہ اویس قرنی سے روایت ہے کہ

(۱) میں نے بلندی طلب کی تو اسے تواضع میں پایا

(۲) ریاست طلب کی تو اسے صحبت میں پایا

(۳) مروت کو طلب کیا تو اسے صدق میں پایا

(۴) فخر کو طلب کیا تو اسے فقیر میں پایا

(۵) اللہ تعالیٰ کو طلب کیا تو اسے تقویٰ میں پایا

(۶) شرف کو طلب کیا تو اسے قناعت میں پایا

(۷) راحت کو طلب کیا تو اسے زہد میں پایا۔ (نظام الدین اولیاءؒ)

سچائی

اللہ کی سرزمین میں سچائی اس کی تلوار ہے۔ (ذوالنون مصریؒ)

کاملیت چار چیزوں سے

فرمایا: کاملیت چار چیزوں سے حاصل ہوتی ہے

۱۔ کم کھانا

۲۔ کم سونا

۳۔ کم بولنا

۴۔ کم میل جول رکھنا (نظام الدین اولیاءؒ)

نیک آدمی

اگر خود عیب دار ہے مگر کسی کی عیب جوئی نہیں کرتا تو یہ نیکی میں شمار ہے۔ اسی طرح اگر خود برا ہے مگر دوسروں کی برائی نہیں کرتا تو یہ بھی نیکی ہے۔ (نظام الدین اولیاءؒ)

خزانہ

فقر اللہ کے نور کا ایک خزانہ ہے (شیخ احمد عبدالحقؒ)

انا الحق

فرمایا کرتے تھے۔ منصور ابھی بچہ تھا کہ ضبط نہ کر سکا اور انا الحق کہہ کر اسرار الٰہی کو فاش کر دیا، مرد وہ ہیں جو دریا کے دریا اتار لیتے ہیں اور ڈکار نہیں لیتے۔ (شیخ احمد عبدالحقؒ)

حبیبِ خدا کی صحبت

جو شخص ایک شب و روز اس حال میں گزار دے کہ اس کی ذات سے کسی مسلمان کو اذیت نہ پہنچے تو وہ شخص ایک شب و روز حضورؐ کی صحبت میں رہا۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

کمال کی انتہا

انسان جب کمال کو پہنچتا ہے تو اس کی نظر اپنے عیوب پر زیادہ پڑتی ہے۔
(شیخ برہان الدین غریبؒ)

حضور قلب

نماز حضور قلب سے پڑھی جائے، اعضاء کا قبلہ (کعبہ شریف) ہوتا ہے اگر اعضاء اس طرف نہ ہوں تو نماز درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح دل کا کعبہ ذات پاک حق تعالیٰ ہے، اگر دل اپنے قبلہ سے پھر جائے تو یہ نماز کیسی ہوگی۔ (شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ)

حقیقت

حقیقت، شریعت ہے۔ جب تک کوئی شریعت کو مضبوط نہ پکڑے گا حقیقت کو نہ پہنچ سکے گا۔ (سید جلال الدین بخاریؒ)

ولی کی شرط

کوئی صالح اور نیک آدمی اس وقت تک ولی نہیں ہو سکتا جب تک شریعت، طریقت اور حقیقت تینوں کا علم اس کو حاصل نہ ہوا ہو۔ (سید جلال الدین بخاریؒ)

تین آدمی

تین قسم کے اشخاص سے ڈرنا چاہیے۔

(۱) جاہل پیر

(۲) جابر حاکم

(۳) دنیادار عالم (سید جلال الدین بخاریؒ)

خوبصورت اصول

کسی کو کمتر تصور نہ کرو خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تائب ہو کر مقبول خدا بن جائے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

وضو اور نماز

وضو فضل ہے اور نماز وصل ہے۔ (سید جلال الدین بخاریؒ)

پہچان ولی

ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ گفتار، کردار اور رفتار میں پیغمبرؐ کا پیرو ہو۔ (سید جلال الدین بخاریؒ)

حقیقی عالم

عالم وہ ہے جو عامل ہے ورنہ پھر وہ جاہل ہے۔ (سید جلال الدین بخاریؒ)

علم کی تین اقسام

علم تین طرح کا ہوتا ہے:

علم اقوال...... یہ شریعت ہے

علم افعال...... یہ طریقت ہے

علم احوال...... یہ حقیقت ہے۔ (سید جلال الدین بخاریؒ)

اتباع شرط ہے

اولیاء کی خواہ کوئی قسم بھی ہو۔

غوث، اوتاد، ابدال، اخیار یا ابزار

وہ فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ وہ ظاہراً، باطناً، قولاً، عملاً اور حالاً محمد مصطفیٰؐ کے متبع نہ ہوں۔ (سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ)

تکبر کا خاتمہ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی شان پر غور کرے اس کا تکبر ختم ہوجاتا ہے۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

سچی توبہ

سچے دل سے توبہ انسان کو پارس بنا دیتی ہے اس کے ہاتھ میں مٹی سونا بن جاتی ہے۔
(حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

تارک فرائض وسنن

جو شخص تارک فرائض وسنن ہو اگر وہ ہوا پر اڑے اور پانی پر چلے تو یہ محض شعبدہ اور بازیگری ہے کرامت نہیں۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

خزانہ اور چابی

بندگی اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، اس کی کنجی دعا ہے اس کنجی کے دندانے ''لقمہ حلال'' ہے یعنی بلالقمہ حلال بندگی مقبول نہیں۔
(حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

طہارت

جس طرح جسم کی طہارت آسمانی پانی سے ہے اسی طرح باطن کی پاکی اشک ندامت کے پانی سے ہے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

تازہ وضو

تازہ وضو ظاہری و باطنی شقاوت، کدورت اور تاریکی وسیاہی کو دور کرتا ہے اور دل میں تازگی اور نور پیدا کرتا ہے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

خوف خدا کا فائدہ

اللہ سے خوف رکھنے والا اسی کی جانب متوجہ رہتا ہے اور جو اس جانب متوجہ ہو جائے اسکو نجات حاصل ہو گئی۔ (حضرت ذوالنون مصریؒ)

ذلت کا حصول

اپنے آپ کو کوئی چیز سمجھنا اپنے کو ناچیز کر دینا ہے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

ماں کی خدمت

ماں کی خدمت باعث فلاح دو جہاں ہے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

خدا کا ہونا

جو خدا کا ہو جائے سب اس کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

تصوف

تصوف ظاہر میں حسن خلق کا نام ہے اور باطن میں دل کی پاکی اور صفائی کا نام ہے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

حقیقی ایثار

صحیح ایثار والے وہ لوگ ہیں جو اس میں اپنے پرائے، آشنا و غیر آشنا کا فرق نہیں کرتے۔ (حضرت مخدوم شاہ مینا لکھنویؒ)

روح کی زندگی

مردہ جسم کا زندہ کرنا اکثر لوگوں کے نزدیک بڑا اچھا کام سمجھا جاتا ہے لیکن اہل اللہ اسے زندہ کرنے سے منہ پھیر کر روح کے زندہ کرنے میں مشغول ہو گئے ہیں اور طالب کے مردہ دل کو زندہ کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ (حضرت امام ربانیؒ)

شاکر

مقدارات پر شاکر رہنا ایک ہزار مقبول عبادات سے افضل ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

سلطان روح رعایا جسم

سلطان روح کے مانند ہے اور رعایا جسم کے مانند، اگر روح صالح ہوتی ہے تو جسم بھی صالح رہتا ہے اگر روح فاسد ہو جاتی ہے تو بدن میں بھی فساد پڑ جاتا ہے۔ (مجدد الف ثانیؒ)

مریدین

قناعت کے دروازے کا مرید بن مکھی نہ بن کہ جو چیز سامنے آئی اسی پر بیٹھ گیا۔ پاک اور ناپاک کا دھیان نہ رکھا۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

دل ایک گھر

غیر چیزوں سے دل کو خالی کر، جب گھر فضول چیزوں سے بھرا ہوا ہو تو خالی کئے بغیر اس میں آرائش و زیبائش کے قیمتی سامان نہیں رکھ سکتے۔ جس بوتل میں شراب کثیف بھری ہو اس میں نفیس گلاب کیسے بھر سکتے ہیں۔ اگر گھر میں معزز مہمان کا استقبال کرنا ہے تو گھر کی صفائی ضروری ہے۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

آداب سحر گاہی

مشائخ کبار کو آخرت اور بہشت کی بشارتیں ان کی مناجات سحر گاہی کی بدولت ملی ہیں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ)

بحر کرم کا ایک قطرہ

اللہ تعالیٰ کے بحر کرم کا ایک قطرہ بھی کسی پر ٹپک جائے تو دنیا میں کسی شے کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

حصول راحت

اپنی ضروریات کو کم کرو گے تو راحت پاؤ گے۔ (اویس قرنیؒ)

مصیبت میں ترقی

مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کو ترقی دیتی ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

آزمائش

آزمائش ایک شرف ہے۔ اسی لیئے خاصان حق اس میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔
(امام جعفر صادقؒ)

یاد رہے

توبہ کرنا آسان ہے مگر گناہ کا چھوڑنا مشکل ہے۔ (امام جعفر صادقؓ)

مصائب کا نزول

مصائب کا نزول ہلاکت کے لیے نہیں بلکہ امتحان کے لیے ہوتا ہے۔ (امام جعفر صادقؓ)

بہتر عداوت

کھلی عداوت منافقانہ موافقت سے بہتر ہے۔ (امام جعفر صادقؓ)

دولت کی تلاش

جسے اللہ تعالیٰ ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

حقیقی نقصان

جھوٹا سب سے پہلے اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

مرشد کی خدمت

مرید اپنے مرشد کی جس قدر خدمت کرتا ہے اسی قدر مراتب پاتا ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

بولنا اور سوچنا

عقلمند بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔
(حضرت حسن بصریؒ)

علم و حلم

علم کی عظمت حلم سے ہے اور حلم علم سے ہے۔ (حسن بصریؒ)

ایک جانور کی دس صفات

کتے میں دس ایسی عمدہ عادات ہیں کہ جو ہر مومن کو اختیار کرنی چاہئیں۔

نمبر۱۔ کھانا سامنے رکھا ہوا دیکھتا ہے تو دور بیٹھ کر تکتا ہے۔
یہ علامت مساکین کی ہے۔

نمبر۲۔ ادنیٰ جگہ پر ہی راضی ہو جاتا ہے۔
یہ علامت متواضعین سے ہے۔

نمبر۳۔ اس کا کوئی مکان نہیں ہوتا
یہ علامت متوکلین سے ہے۔

نمبر۴۔ اس کی رہنے کی جگہ پر کوئی غالب ہو جاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری جگہ پر چلا جاتا ہے۔
یہ علامت راضین کی ہے۔

نمبر۵۔ بھوکا رہتا ہے اور تھوڑی شے پر صبر کر لیتا ہے۔
یہ علامت صالحین کی ہے اور یہ علامت صابرین کی بھی ہے۔

نمبر۶۔ کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔

یہ علامت محزونین سے ہے۔

نمبر۷۔ یہ اپنے مالک کو نہیں چھوڑتا گو وہ اس پر جفا کرے اور اس کو مارے۔

یہ عادت مریدین صادقین کی ہے۔

نمبر۸۔ رات کو بہت ہی کم سوتا ہے۔

یہ عادت شب بیداراں اور علامت محبین کی ہے۔

نمبر۹۔ اس کو ماریں اور پھر ٹکڑا ڈالیں تو فوراً آ جاتا ہے۔ مار کا کینہ نہیں رکھتا۔

یہ علامت خاشعین کی ہے۔

نمبر۱۰۔ جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا۔

یہ صفات زاہدین سے ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

بدگمانی

بروں کی صحبت نیکوں سے بدگمانی کر دیتی ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

معرفت سے حقیقت کا سفر

معرفت سے حقیقت تک ایک ہزار منازل ہیں اور حقیقت سے عین تک ایک ہزار مقامات ہیں اور ایسے ایسے مقامات ہیں جن کے لیے عمر نوح اور صفائے قلب محمدی کی ضرورت ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

حسن نیت

بہت سے چھوٹے اعمال ہیں جو حسن نیت کی وجہ سے بڑے ہو جاتے ہیں اور بہت سے بڑے اعمال ہیں جو بری نیت کی وجہ سے چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ (حضرت عبداللہ بن مبارکؒ)

دنیا و آخرت

دنیا کو جسم کی خاطر اختیار کرو اور آخرت کو دل کیلئے۔ (سفیان ثوریؒ)

عبادت کے درجے

پہلی عبادت خلوت اور طلب علم ہے اس کے بعد عمل اور آخرت میں اس کی اشاعت کرنا۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

دوست

جو شخص اللہ کے دوست کو دوست رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتا ہے۔

(حضرت سفیان توریؒ)

نعمت دنیا

اگر دنیا کی نعمت تکلیف کی آمیزش کے بغیر ہوتی تو پھر دنیا ہی جنت ہوتی۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)

اللہ والے

اللہ والے دنیا اور اس کی دولت سے خوش نہیں ہوتے فرمایا کہ خدا اپنے محبوب بندوں کو اس مقام پر رکھتا ہے جہاں مخلوق کی رسائی نہیں ہوتی۔ (حضرت ابوالحسن خرقانیؒ)

موت

اپنی خواہشات کو دل میں مار ڈالو اور دلوں کو ان میں نہ مرنے دو۔ (عمر بن عبدالعزیزؒ)

نزع کی تکلیف

مجھے نزع کے وقت تکلیف کا کم ہونا پسند نہیں ہے، کیونکہ یہ آخری مصیبت ہے جس پر مومن کو اجر ملے گا۔ (عمر بن عبداللہؒ)

زیادہ زیاں کار

جس کو علم نے معاصی و فواحش سے باز نہ رکھا اس سے زیادہ زیاں کار کون ہے؟ (امام ابو حنیفہؒ)

مصائب

مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں گناہگار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔ (امام ابو حنیفہؒ)

علم نور ہے

علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے دل میں رکھ دیا کرتا ہے۔ (امام مالکؒ)

نصیحت

جس نے چپکے سے اپنے بھائی کو نصیحت کی اس نے اخلاص کے ساتھ برتاؤ کیا اور جس نے لوگوں کے سامنے نصیحت کی اس نے اپنے بھائی کو بدنام کیا اور اس کے حق میں خیانت کا مرتکب ہوا۔ (امام شافعیؒ)

دل کھیتی ہے

دل زبان کی کھیتی ہے اس میں اچھی تخم ریزی کرو۔ اگر سارے دانے نہ رک سکے تو کچھ تو ضرور رک جائیں گے۔ (امام شافعیؒ)

پانچ چیزیں

نمبرا۔ وہ بنیاد جو کبھی ویران نہ ہو...... عدل ہے۔

نمبر۲۔ وہ تلخی کہ جس کا آخر شرینی ہو...... صبر ہے۔

نمبر۳۔ وہ شرینی جس کا آخر تلخ ہو...... شہوت ہے۔

نمبر۴۔ وہ مرضی جو کہ علاج پذیر نہ ہو...... ابلہی ہے۔

نمبر۵۔ وہ بلا جس سے لوگوں کو بھاگنا چاہیے...... عیش ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

خدا کے نام پر دھوکہ

جو کوئی خدا کے نام پر ہمیں دھوکہ دے گا ہم اس کا دھوکہ کھالیں گے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

یاد رہے

کسی بزرگ سے کسی گناہ کا سرزد ہو جانا اس کو مباح نہیں کر دیتا۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

شیطان کی پسند و ناپسند

شیطان کو سب سے زیادہ پسند پیارا بخیل مسلمان لگتا ہے اور سب سے زیادہ ناپسند گناہ گار سخی ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

حقیقی دولت

اگر تم لوگوں سے دولت میں نہیں بڑھ سکتے تو حسن خلق میں ہی بڑھ جاؤ یہی حقیقی دولت ہے۔ (معروف کرخیؒ)

تعجب انگیز ہنسنا، رونا

جس طرح بہشت میں رونا قابل تعجب ہے اس سے زیادہ قابل تعجب یہ ہے کہ دنیا میں ہنسا جائے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

ہر چیز ڈرتی ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تمام چیزیں اس سے ڈرتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کوئی چیز اس سے نہیں ڈرتی۔ (فضیل بن عیاضؒ)

مومن و منافق

مومن کھجور کا درخت لگاتا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں اس کا پھل کانٹے نہ ہوں جب کہ منافق کانٹے بوتا ہے اور خواہش کرتا ہے کہ ان میں چھوہارے لگیں۔ (فضیل بن عیاضؒ)

اصل

دین کی اصل...... عقل کی اصل...... علم کی اصل صبر ہے۔ (فضل بن عیاضؒ)

حیا

حیا ایک نعمت ہے جو معاصی کی نگرانی سے پیدا ہوتی ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

جانور کی امین

جو شخص جانور پر لعنت کرتا ہے تو جانور کہتا ہے کہ میری تیری طرف سے امین ہو اور جو مجھ اور تجھ میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ گناہگار ہے اس پر لعنت ہو۔ (فضیل بن عیاضؒ)

بے عمل معلم

جس نے بے عمل سے علم سیکھا گویا اس نے جہالت کو ترقی دی۔ (فضیل بن عیاضؒ)

گنتی کا اجر

جو گن کر نیکی کے کام کرتا ہے تو اسے اجر بھی گن کر ملتا ہے۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

ظاہر پن

اپنے آپ کو اتنا ہی ظاہر کر جتنا کہ تو ہے یا پھر ویسا ہو جا جیسا کہ اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ (بایزید بسطامیؒ)

دو ہلکی اور دو بھاری چیزیں

دو چیزیں ہلکی ہیں پیٹھ پر
یہی دو چیزیں بھاری ہونگی میزان پر
نمبرا۔ خوش خلقی
نمبر۲۔ خاموشی۔ (بایزید بسطامیؒ)

تصوف

خدا کے علاوہ ہر چیز چھوڑ کر خود کو فنا کر لینے کا نام تصوف ہے۔ (جنید بغدادیؒ)

چار چیزیں

انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں۔
نمبرا۔ علم
نمبر۲۔ حلم
نمبر۳۔ کرم
نمبر۴۔ خوش کلامی۔ (بایزید بسطامیؒ)

کھیتی اور پاسبان

ملک ایک کھیتی ہے اور عدل اس کا پاسبان ہے، پاسبان نہ ہو تو کھیتی اجڑ جاتی ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)

غصہ کا انجام

اس وقت تک اپنے آپ کو انسان نہ سمجھو جب تک کہ تمہاری رائے غصے کے زیر اثر ہو۔ (بایزید بسطامیؒ)

خلق کی بنیاد

خلق چار چیزیں ہیں:

۱۔ سخاوت

۲۔ نصیحت

۳۔ شفقت

۴۔ الفت (حضرت بایزید بسطامیؒ)

بندگی کی علامت

تکلیف پر شکایت نہ کرتے ہوئے صبر کرنا بندگی کی علامت ہے اور بہترین علامت یہی ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

خوشی

دل اس وقت خوش رہتا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ دل میں جلوہ گر ہو۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

مرد

مرد سیرت سے ہے نہ کہ صورت سے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

توبہ کے درجے

توبہ کے تین معنی ہیں:

۱۔ پہلے ندامت

۲۔ عزم ترک

۳۔ ظلم و خصومت سے باز رہنا۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

صدیق کی تعریف

صدیق وہ ہے جس کا صدق افعال اقوال اور احوال میں ہمیشہ قائم رہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

دنیا اک خواب

دنیا ایک خواب ہے اور آخرت بیداری۔ اگر انسان خواب میں روئے تو بیداری میں ہنستا ہے۔ پس تم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا اختیار کرو تا کہ آخرت میں ہنسو۔ (حضرت یحییٰ معاذ رازیؒ)

جنت وجہنم کا نمونہ

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی جنت وجہنم کا نمونہ پیش کر دیا ہے کیونکہ راحت جنت اور تکلیف جہنم ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

دل اک ہنڈیا

دل ہنڈیا کی طرح ہے اور زبان چمچہ کے مانند۔ پس تم اپنے افعال سے بھی اسی طرح خدا تعالیٰ کے بندے بنو جیسا کہ تم اپنے اقوال سے بندگان خدا کو دکھائی دیتے ہو۔ (حضرت یحییٰ معاذ رازیؒ)

طعنہ

عاقل کی عقلمندی یہ ہے کہ کسی کو گناہ کا طعنہ نہ دے، ممکن ہے کچھ عرصہ بعد وہ بھی اس گناہ میں گرفتار ہو جائے۔ (حضرت یحییٰ معاذ رازیؒ)

مقدس بننا

تم خود مقدس بننے کی کوشش کرو اور پھر جہاں چاہے رہو مسکین سے مکان کی عزت ہوتی ہے نہ کہ مکان سے مکین کی۔ (حضرت یحییٰ معاذ رازیؒ)

شہوت کی تین قسمیں

شہوت تین قسم کی ہوتی ہیں:

(۱) ایک کھانے کے اندر...... لہٰذا روزی کے لیے اللہ پر بھروسہ

(۲) ایک کلام کے اندر...... لہٰذا سچ بول

(۳) ایک دیکھنے میں...... لہٰذا آنکھ کو عبرت کے لیے استعمال کر۔ (حضرت حاتم الاصمؒ)

صدیق

میرے نزدیک صدیق وہ ہے جس کے افعال، اقوال، احوال سبھی میں ہمیشہ صدق ہو۔ (جنید بغدادیؒ)

شیطان کے سوالوں کے جواب

شیطان نے مجھ سے سوال کئے میں نے یہ جواب دیئے:

(۱) تیری غذا کیا ہے...... موت کا یاد کرنا

(۲) تیرا لباس کیا ہے...... کفن کی چادر

(۳) تیرا مسکن کہاں ہے...... قبر کی کچھ جگہ۔ (حضرت حاتم الاصمؒ)

تین مشکل کام

تین حالتوں میں تین کام بہت مشکل ہوتے ہیں۔

(۱) مفلسی میں...... سخاوت

(۲) خوف میں...... صداقت

(۳) خلوت میں...... تقویٰ (حضرت بشر حافیؒ)

عارفین کی محنت

عارفین خندق رضا میں اتر کر
بحر صفا میں غوطہ زنی کر کے
وفا کے موتی حاصل کرتے ہیں
اور پھر
حجاب صفا میں واصل باللہ ہو جاتے ہیں۔ (حضرت حارث محاسبیؒ)

حقیقی دل

دل اس وقت خوش رہتا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ دل میں جلوہ گر ہو اور یہی تو حقیقی دل ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

نور و ظلمت

اگر قلب نور سے پُر ہو تو اس کا نور اعضاء سے بھی ظاہر ہونے لگتا ہے اور اگر باطل سے لبریز ہو تو اس کی ظلمت بھی اعضاء سے ظاہر ہوتی ہے۔ (حضرت احمد خضرویہؒ)

میانہ روی

زندگی میں ایسی میانہ روی ہونی چاہیے جو دین و دنیا دونوں سے مطابقت رکھتی ہو۔ (حضرت احمد خضرویہؒ)

سترہ مدارج

واصل باللہ ہونے کے سترہ مدارج ہیں اور ان میں سب سے اعلیٰ درجہ توکل کا ہے اور ادنیٰ درجہ اجابت کا ہے۔ (حضرت ابوتراب بخشیؒ)

تین چیزوں کا انس خطرہ

تین چیزوں سے انس میں خطرہ اور بڑا نقصان ہوتا ہے۔

(۱) نفس سے انس

(۲) زندگی سے انس

(۳) دولت سے انس۔ (حضرت ابوتراب بخشیؒ)

قلب انسانی

قلب انسانی مجسم نور ہوتا ہے اور جب اس میں دنیا آباد ہو جاتی ہے تو نور سلب ہو جاتا ہے اور تاریکیاں مسلط ہو جاتی ہیں۔ (حضرت منصور عمارؒ)

شفقت

شفقت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز دوسرے کے حوالے کرے اور پھر اس پر احسان بھی نہ جتائے۔ (جنید بغدادیؒ)

پاکیزگی قلب

قلب کی پاکیزگی سکوت و خاموشی میں ہے۔ (حضرت احمد بن انطاکیؒ)

زہد کی چار علامتیں

زہد کی چار علامات/ اقسام ہیں:

نمبر۱۔ توکل علی اللہ

نمبر۲۔ مخلوق سے بیزاری

نمبر۳۔ اخلاص کا اظہار

نمبر۴۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب برداشت کرنا۔ (احمد بن انطا کیؒ)

صفائے قلب کی دواء

قلبی صفائی کے لیے یہ پانچ چیزیں ضروری ہیں:

اوّل...... اہل خیر کی صحبت

دوم...... تلاوت قرآن

سوم...... فاقہ کشی

چہارم...... نماز تہجد

پنجم...... سحر کے وقت گریہ زاری۔ (احمد بن انطا کیؒ)

قلب عارف

عارف کا قلب ایسا آئینہ ہوتا ہے جس میں ہر لحہ تجلیات کا انعکاس ہوتا رہتا ہے۔ (ابو محمد رویمؒ)

خدا کی پسند

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دو چیزوں کو چاہتا اور پسند کرتا ہے۔ ایک اپنی عبودیت کو جانیں، دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو پہچانیں۔ (جنید بغدادیؒ)

خائف

خائف اسی کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے خوفزدہ نہ ہو۔ (حضرت ابو محمد رویمؒ)

قول و فعل اک عنایت

اللہ تعالیٰ کا قول و فعل عطا کرنا بھی سعادت اور عنایت ہے۔ کیونکہ
اگر قول کو سلب کرے اور صرف فعل رہ جائے تو یہ نعمت ہے
اگر فعل کو سلب کرے اور صرف قول رہ جائے تو یہ مصیبت ہے
اگر قول و فعل دونوں سلب ہو جائیں تو یہ ہلاکت ہے۔ (ابو محمد رویمؒ)

دس دس علامات

زہد کی بھی دس علامات ہیں۔ توبہ کی بھی اور توکل کی بھی ان کو مضبوطی سے تھام لو کامیابی اور رضاء الٰہی کی ضامن ہیں۔

(۱) زہد
(۲) توبہ
(۳) توکل
(۶) دوستوں کا احترام
(۷) مباح اشیاء میں احتیاط
(۸) آخرت کا نفع طلب کرنا
(۹) آسائش میں کمی کرتے رہنا
(۱۰) اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا

اور پھر زہد پانچ چیزوں کا نام ہے۔

۱۔ موجود شے کو چھوڑ دینا۔
۲۔ مقرر خدمت بجا لانا

۳۔ خیرات کرتے رہنا۔

۴۔ باطنی صفائی کرنا

۵۔ اعزہ کی عزت کرنا

۲۔ توبہ

۱۔ دنیا سے دوری اختیار کرنا

۲۔ ممنوعات سے احتراز

۳۔ اہل تکبر سے ربط و ضبط نہ رکھنا

۴۔ متواضع کی صحبت اختیار کرنا

۵۔ نیک لوگوں سے رابطہ رکھنا

۶۔ توبہ پر ہمیشہ قائم رہنا

۷۔ بعداز توبہ گناہ نہ کرنا

۸۔ حقوق پورے کرتے رہنا

۹۔ غنیم طلب کرنا

۱۰۔ قوت کو زائل کرنا

۳۔ اور پھر توکل دس چیزوں کا نام ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی ضمانت شدہ اشیاء سے سکون حاصل کرنا

۲۔ جو میسر آجائے اس پر شاکر رہنا

۳۔ مصائب پر صبر کرنا

۴۔ ارکان پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا

۵۔ بندوں کی طرح زندگی گزارنا

۶۔ غرور سے احتراز کرنا

۷۔ اختیارات کو معدوم کر دینا

۸۔ مخلوق سے امید وابستہ نہ کرنا

۹۔ حقائق میں قدم رکھنا

۱۰۔ دقائق حاصل کرتے رہنا۔ (حضرت یوسف اسباطؒ)

قلت دولت

دولت کی قلت دین و دنیا دونوں میں مفید ہے اور زیادتی دونوں جگہ میں نقصان دہ ہے۔
(حضرت ابورزاقؒ)

کنارہ کشی

جس طرح رزق حرام سے کنارہ کشی ضروری ہے اسی طرح بداخلاقی سے بھی کنارہ کشی ضروری ہے۔ (حضرت ابو وراقؒ)

روزی کا کمانا

احکام الٰہی کے مطابق روزی کمانے والا اس خلوت نشین سے افضل ہے جو روزی کمانے سے کتراتا ہو۔ (حضرت عبداللہ منازلؒ)

انوار الٰہی

انوار الٰہی سے زندہ رہنے والوں کو کبھی موت نہیں آتی۔ (حضرت ابومحمد جریریؒ)

بقاء

فنائیت کے بغیر بقاء حاصل نہیں ہو سکتی۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

اللہ سے تعلق

ذات باری تعالیٰ سے وابستہ رہنے والا کبھی بری خصلتوں کا مرتکب نہیں ہو سکتا اور جو بری خصلتوں کو اپنا لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے وابستہ نہیں رہ سکتا۔ (حضرت ابو عمرؒ)

فکر کی درستگی

جس کی فکر صحیح ہو گی اس کا قول سچا اور عمل اختیاری ہو گا۔ (حضرت ابو عمرؒ)

ریا کا خاتمہ

جب تک بندہ اپنے اعمال کو ریا سے پاک نہیں کر لیتا عبودیت میں اس کا قدم مستحکم نہیں ہو سکتا۔ (ابو عمرؒ)

ضرورتِ نکاح

شہوانی جذبات پر غلبہ نہ پانے والوں کے لیے نکاح کرنا بہت ضروری ہے تاکہ فتنہ سے محفوظ رہ سکیں۔ (حضرت ابو اسحاق ابراہیمؒ)

خوشامدی

خوشامدی لوگوں سے کنارہ کشی ضرورت ہے اس لئے کہ ان سے مصائب اور فتنوں کا ظہور ہوتا ہے۔ (حضرت ابو اسحاق ابراہیمؒ)

تعجب کی بات ہے

کس قدر تعجب کی بات ہے دنیا کی محبت میں اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجا جا رہا ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

اقتداء درست نہیں

جس شخص نے قرآن مجید اور احادیث شریف کو یاد کر کے ان کے معانی کو نہ سمجھا ایسے آدمی کی اقتداء کرنا صحیح نہیں۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

حیوان کی مثال

کھانے پینے کے معاملے میں جو اپنا محاسبہ نہیں کرتا اس کی مثال جانوروں جیسی ہے۔ (ابواسحاق ابراہیمؒ)

نورِ الٰہی

نورِ الٰہی بصیرت کا ذریعہ ہے کیونکہ نور و آخرت دونوں ہی غیب سے متعلق ہیں، غیب کا مشاہدہ غیب سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ (ابواسحاق ابراہیمؒ)

عارف کے لیے عذاب

عارف کے لیے کمتر عذاب یہ ہے کہ اس سے ذکر الٰہی کی حلاوت سلب کر لی جاتی ہے۔ (ابواسحاق ابراہیمؒ)

خیر کامل

مسلمان کو چاہئے کہ رات میں اٹھ کر وضو کر کے چار رکعت نماز ادا کرے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم دو ہی رکعت پڑھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بیدار ہو کر کلمہ شہادت پڑھے۔ (ابواسحاق ابراہیمؒ)

جوانی میں عبادت

جو شخص جوانی میں عبادت کی طرف مائل ہوتا ہے اس کے باطن کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے روشن کر دیتا ہے۔ (ابواسحاق ابراہیمؒ)

توبہ

توبہ نام ہے عزم راسخ کے ساتھ ظلم و گناہ اور خصوصیت ترک کرنے کا۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

باتوں کی سزا

خاموشی اختیار نہ کرنے والا فضولیات کا شکار رہتا ہے، خواہ اپنی جگہ ساکن ہی کیوں نہ ہو۔ (ابوبکر صیدلانیؒ)

موت

آخرت کے دروازوں میں سے موت بھی ایک دروازہ ہے، جس کے بغیر اللہ تعالیٰ تک رسائی ممکن نہیں۔ (ابوبکر صیدلانیؒ)

ہمت

ہمیشہ ہمت پر نظر رکھو کیونکہ ہمت ہی ہر شے کی پیش رو ہے اور ہمت ہی پر تمام کاروبار کا انحصار ہے اور تمام چیزیں صرف ہمت ہی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (ابوبکر صیدلانیؒ)

دنیا کارخانۂ حکمت

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کارخانہ حکمت بنایا ہے اور ہر فرد اپنی استعداد کے شرف کے مطابق فیوض سے بہرہ ور ہوتا رہتا ہے۔ (ابوبکر صیدلانیؒ)

حق گوئی

حق گوئی سے خاموش رہنے والا گونگے شیطان کی طرح ہے۔ (شیخ ابوعلی دقاقؒ)

رضا

رضا نام ہے اپنے اختیارات کو معدوم کر کے مصائب کو نعمت تصور کرنے کا۔ (جنید بغدادیؒ)

پرہیز کرو

بادشاہوں کی صحبت سے احتراز کرو کیونکہ ان کا مزاج بچوں جیسا ہوتا ہے اور ان کا دبدبہ شیر جیسا۔ (حضرت شیخ ابو علی دقاقؒ)

تواضع کی دیانت

امراء کی تواضع فقراء کے لیے دیانت ہے اور فقراء کی تواضع امراء کے لیے خیانت ہے۔
(حضرت شیخ ابو علی دقاقؒ)

طالب علم کا صلہ

جب طالب علم کے لیے ملائکہ پر بچھاتے ہیں تو اندازہ کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ علم کے صلہ میں اس کو کیا کچھ نہیں عطا فرمائے گا۔ (حضرت شیخ ابو علی دقاقؒ)

فرض عین کی طلب

جس طرح علم کی طلب فرض ہے اسی طرح معلوم کی طلب بھی فرض عین ہے۔
(حضرت شیخ ابو علی دقاقؒ)

شجرِ ادب

سوئے ادب ایک ایسا شجر ہے جس کا ثمر مردود ہوتا ہے۔ (شیخ ابو علی دقاقؒ)

فکر

فکر ایک آئینہ ہے جس میں نیک و بد کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)

صوفی کا عمل

صوفی کا عمل یہ ہونا چاہیے کہ اس کے ایک ہاتھ میں کتاب اللہ ہو اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسول ﷺ۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

صوفی

صوفی وہی ہوتا ہے جو دس فاقوں کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی ناشکری کا مرتکب نہ ہو۔

(ابوعلی احمد درباریؒ)

اعلیٰ ترین خصلت

اعلیٰ ترین خصلت یہ ہے کہ جس چیز کو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو اس کو اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرو۔ (حضرت شیخ ابوعثمان سعدینؒ)

حقیقی امیر

امیر وہ ہے جس پر ابلیس قابض نہ ہو سکے۔ (حضرت شیخ محمد علی حکیم ترمذیؒ)

نسیم سحری

نسیم سحری من جانب اللہ ایک ایسی ہوا ہے جس کا قیام عرش کے نیچے ہے اور وہ دم صبح دنیا میں پھر کر اللہ کے بندوں کی گریہ و زاری اور طلب مغفرت اپنے ہمراہ لے جا کر بارگاہ الٰہی میں پیش کر دیتی ہے۔ (حضرت شیخ ابوبکر کنانیؒ)

وابستگی

جسم کو دنیا اور قلب کو عقبیٰ سے وابستہ رکھو۔ (حضرت شیخ ابوبکر کنانیؒ)

تین چیزیں

تین چیزیں دین کی اساس ہیں:

۱......حق

۲......عدل

۳.....صدق

☆.....حق کا تعلق.....اعضاء سے

☆.....عدل کا تعلق.....قلب سے

☆.....صدق کا تعلق.....عقل سے (حضرت شیخ ابوبکر کنانیؒ)

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ ظاہر میں اسیر اور باطن میں آزاد ہوتے ہیں۔ (حضرت شیخ ابوبکر کنانیؒ)

دینی بھائی

دینی بھائی ہمیں اپنے اہل وعیال سے بھی زیادہ عزیز ہوتے ہیں کیونکہ وہ دینی معاملات میں ہمارے معاون ہوتے ہیں۔ (حضرت خواجہ حسن بصریؒ)

شانِ عارف

عارف کی شان تو یہ ہے کہ کبھی اپنے جسم پر مچھر نہیں بیٹھنے دیتا تو کبھی ساتوں افلاک اور زمینوں کو اٹھالیتا ہے۔ (حضرت شبلیؒ)

قلب و روح کی برکتیں

قلب میں جو کچھ ہو اس کی برکتیں جسم پر ظاہر ہوتی ہیں اور روح جو کچھ حاصل کرتی ہے اس کی برکتیں قلب پر وارد ہوتی ہیں۔ (حضرت ابوالقاسم نصرآبادیؒ)

بے ادب

جو روح ادب سے نابلد ہو اس کو کبھی قرب حاصل نہیں ہوتا۔

(حضرت ابوالقاسم نصرآبادیؒ)

یادِ الٰہی

جس میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کی صلاحیت و قدرت ہوتی ہے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ (حضرت ابوالقاسم نصر آبادیؒ)

تواضع و قناعت

تواضع...... بزرگی کی

قناعت...... آزادی کی ضامن ہیں۔ (ابواسحاق ابراہیم شباؒ)

یہ حق نہیں

نابینا اگر سرخ و سفید کو نہ سمجھ سکے تو وہ معذور ضرور ہے لیکن اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ سرخ و سفید کا انکار ہی کردے۔ (پیر کرم شاہ الازہریؒ)

معراج انسانیت

یہی معراج انسانیت ہے کہ انسان اپنے آپ کو عیاں دیکھ لے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

قصور اپنا ہے

اگر یرقان کے مریض کو ہر چیز زرد دکھائی دے تو یہ اس کی آنکھوں کا قصور ہے ہر چیز زرد نہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

دیوانہ و فرزانہ

دیوانہ وہ ہے جو بغیر منزل کے چلتا رہتا ہے اور فرزانہ وہ ہے جس کا ہر قدم منزل کی طرف اٹھتا ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

حقیقی منزل

منزل ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ کی رضا۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

قیمتی سرمایہ

انسان کے پاس سب سے قیمتی سرمایہ وقت ہے جو وقت کی قدر کرتا ہے، وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

بڑی کمزوری

میرے نزدیک انسان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد کے لیے زندگی داؤ پر نہ لگائے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

مقام انس

انسان جب سنورتا ہے تو فرشتوں کا قبلہ بن جاتا ہے اور جب بگڑتا ہے تو بے حسی اور سنگ دلی میں پتھروں کو بھی مات کر دیتا ہے۔ (جسٹس پیر محمد کرم شاہؒ)

مومن کا ہتھیار

مومن کے پاس سب سے زیادہ موثر ہتھیار دعا ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

لطف ایمان

سچ تو یہ ہے کہ ایمان کا لطف ہی تب آتا ہے۔ جب دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا عشق شعلہ زن ہو۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

محاسبہ

قدرت کے قانون احتساب کے حرکت میں آنے سے پہلے ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے، اسی میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

تقویٰ کے مدارج

تقویٰ کے تین مدارج ہوتے ہیں۔

(۱) غیظ و غضب کے عالم میں سچی بات کہنا

(۲) اللہ کے نہی سے اجتناب

(۳) احکام الٰہی پر راضی ہونا۔ (حضرت حسن بصریؒ)

غیبت کا کفارہ

غیبت کا بہترین کفارہ یہ ہے جس کی غیبت کی ہے اس سے معافی طلب کرے۔ (حضرت خواجہ حسن بصریؒ)

شک کا کانٹا

جب تک دل میں شک کا کانٹا چبھا رہتا ہے تو انسان کو کسی پہلو قرار نہیں آتا اور جب یقین کا اجالا ہوتا ہے تو سارے اضطراب ختم، ساری بے چینیاں دور ہو جاتی ہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

غیر تربیت یافتہ مبلغ

ایک نادان اور غیر تربیت یافتہ مبلغ اپنی دعوت کے لیے اس دعوت کے دشمنوں سے بھی زیادہ ضرر رساں ہوسکتا ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

کریم الفطرت انسان

کریم الفطرت انسان کا اپنی پاک نفسی کے باعث کسی عیار کے مکر و فریب میں آجانا کوئی مشکل بات نہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

نور صراط مستقیم

یہ اولیاء اللہ کی ہستیاں وہ روشن چراغ ہیں جن کی درخشانیوں اور تابانیوں کے باعث صراط مستقیم منور ہے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

سیم وزر کی محبت

جو شخص سیم وزر سے محبت کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو رسوائی میں مبتلا کرتا ہے۔ (خواجہ حسن بصریؒ)

دعوت کی اقسام

دعوت تین طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) دعوت علم

(۲) دعوت معرفت

(۳) دعوت معائنہ (حضرت شبلیؒ)

زندگی کی بازی جیتیں

زندگی کی یہ بازی جیتنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہر وقت انسان چوکنا رہے اپنا دامن گناہوں سے آلودہ نہ ہونے دے، نافرمانی اور سرکشی تو کجا غفلت کی گرد سے بھی اپنے دل کے آئینہ کو مکدر نہ کرے۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

محبت رسول

جو اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب رسولؐ کے لیے محبت محسوس نہیں کرتا وہ یہ سمجھ لے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

عشق

عشق وہ چشمہ ہے جس سے پاکیزہ اور پرجوش عمل کے دھارے پھوٹتے ہیں۔ عشق کبھی مرثیہ خواں یا نوحہ کناں نہیں ہوتا بلکہ حیات بخش و قوت آفریں ہوتا ہے۔

(حضرت ضیاء الامتؒ)

منزل کا تعین

منزل کا تعین کرو، بغیر منزل کے تھک کر چور ہو جاؤ گے لیکن حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

نااتفاقی کا انجام

اس قوم کو میدان کارزار میں روند ڈالا جاتا ہے جو بے اتفاقی اور انتشار کا شکار ہو۔

(حضرت ضیاء الامتؒ)

علم کی شمع

علم کی شمع اگر گل ہو جائے تو نسلی، قومی، لسانی، وطنی، عصبیت انسان کو خونخوار بنا دیتی ہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

عدل و انصاف

عدل و انصاف سے ملک اور قومیں آباد ہوتی ہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

زندگی کی مثال

زندگی ایک دریا کی طرح رواں دواں ہے ایک لحہ کے لیے بھی اس میں ٹھہراؤ ممکن نہیں۔ (حضرت ضیاء الامتؒ)

مصائب کا نزول

مصیبتوں کا نزول ہلاکت کے لیے نہیں بلکہ امتحان کے لیے ہوتا ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

چار چیزیں

جھوٹے میں مروّت نہیں ہوتی

حاسد میں خوشی نہیں ہوتی

غمگین میں بھائی چارہ نہیں ہوتا

بدخلق کے لیے سرداری نہیں ہوتی۔ (امام جعفر صادقؒ)

فضیلت درویش

صبر کرنے والے درویش کو اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ مالدار کو ہر وقت اپنے مال کا خیال رہتا ہے اور درویش کو صرف اللہ تعالیٰ کا خیال رہتا ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

مصیبت میں ترقی

مصیبت میں آرام کی تلاش مصیبت کو ترقی دیتی ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

دل کی آنکھ

دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے، اس کی رسائی لامکاں تک ہے اور کائنات کا کوئی بھی راز اس سے پنہاں نہیں۔ (امام جعفر صادقؒ)

قلیل کو کثیر جانو

چار چیزیں ایسی ہیں جن کے قلیل کو بھی کثیر جانو۔

(ا) آگ

(۲) دشمنی

(۳) فقیری

(۴) مرض (امام جعفر صادقؒ)

نیت حصول علم

جب آدمی علم حاصل کرے اس پر عمل کرے تو اس کا علم زیادہ ہوتا ہے اور جب عمل کی نیت کے بغیر علم حاصل کرے تو نافرمانی اور تکبر اور لوگوں کو حقیر جاننے کا عمل زیادہ ہوتا ہے۔ (مالک بن دینارؒ)

غور طلب قابل تقلید باتیں

☆......جو شخص زیادہ غصہ ور ہے اس کے دوست کم ہوتے ہیں

☆......جس نے فاجر پر احسان کیا اس نے فجور کی اعانت کی

☆......جس نے کمینے سے سوال کیا اس نے خود کو ذلیل کیا

☆......جس نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے اس کی جہالت کو ترقی دی

☆......جس نے احمق کو علم پڑھایا اس نے اپنی عمر ضائع کی

☆......جس نے ناشکرے پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔ (فضیل بن عیاضؒ)

دو خصلتیں

تین خصلتیں حماقت پر مبنی ہیں۔

اوّل...... بلاوجہ ہنسنا

دوم......رات کو بیداری سے گریز کرنا

سوم......خود عمل نہ کرتے ہوئے دوسروں کو نصیحت کرنا۔ (فضیل بن عیاضؒ)

تعجب اس پر ہے

مجھے تعجب اس پر نہیں کہ اس نے عمارت بنائی اور مر کر چھوڑ گیا مجھے تو تعجب اس پر ہے جو عمارت کو دیکھ کر عبرت حاصل نہیں کرتا۔ (فضیل بن عیاضؒ)

رونا اور ہنسنا

جس طرح جنت میں رونا عجیب سی بات ہے اسی طرح دنیا میں ہنسنا بھی تعجب انگیز بات ہے کیونکہ نہ تو جنت رونے کی جگہ ہے اور نہ ہی دنیا ہنسنے کی جگہ ہے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

توکل

توکل وہی ہے جو خدا کے سوا نہ کسی سے خائف ہو اور نہ کسی سے امیدیں وابستہ کرے کیونکہ توکل خدا پر شاکر و قانع رہنے کا نام ہے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

آسان کام

دانشمندوں سے جنگ کرنا احمقوں کے ساتھ مٹھائی کھانے سے زیادہ آسان ہے۔

(فضیل بن عیاضؒ)

طلب حاجت

حاجت کو فقر کی زبان سے طلب کرنہ کہ حکم کی زبان سے۔ (ذوالنون مصریؒ)

غفلت کی سزا

جس طرح ہر جرم کی سزا ہوا کرتی ہے اسی طرح ذکر الہی سے غفلت کی سزا دنیاوی محبت ہے۔ (ذوالنون مصریؒ)

قلیل گناہ قلیل کھانا

قلیل کھانا جسمانی توانائی کا ذریعہ ہے اور قلیل گناہ روحانی توانائی کا ذریعہ ہے۔

(ذوالنون مصریؒ)

حجاب چشم

حجاب چشم ہی سب سے بڑا حجاب ہے جس کی وجہ سے غیر شرعی چیزوں پر نظر نہیں پڑتی۔

(ذوالنون مصریؒ)

مریض قلب کی چار علامات

مریض قلب کی چار علامات ہیں:

اوّل عبادت میں لذت کا فقدان

دوئم خدا سے خوفزدہ نہ ہونا

سوئم دنیاوی امور سے عبرت حاصل نہ کرنا

چہارم علم کی باتیں۔ سننے کے بعد بھی ان پر عمل نہ کرنا (ذوالنون مصریؒ)

مخلص حقیقی

آپؒ سے کسی نے پوچھا ''آدمی خود کو مخلص کب جانے؟''

فرمایا ''جب اپنی تمام کوشش اللہ کی اطاعت میں صرف کر دے اور دنیا میں اپنی ذلت پر راضی ہو جائے۔ (ذوالنون مصریؒ)

توبہ عوام و خواص کی

عوام کی توبہ گناہ سے ہوتی ہے اور خواص کی توبہ غفلت سے ہوتی ہے، اس لئے کہ عوام

کی باز پرس ان کے ظاہری اعمال پر ہو گی اور خواص کی باز پرس ان کے باطنی معاملہ پر۔

(ذوالنون مصریؒ)

اجر

جو گن کر کام کرتا ہے اسے اجر بھی گن کر ملتا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)

عدل

ملک ایک کھیتی ہے اور عدل اس کا پاسبان ہے اگر پاسبان نہ ہو تو کھیتی اجڑ جاتی ہے۔

(بایزید بسطامیؒ)

عالم کی طاقت

ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)

علم اور اس کی اتباع

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا مگر مجھ پر کوئی چیز سخت ترین محسوس نہ ہوئی سوائے علم اور اس کی اتباع کے۔ (بایزید بسطامیؒ)

محبوب بندوں کو عطا

اللہ اپنے محبوب بندوں کو تین چیزیں عطا کرتا ہے۔

اوّل...... دریا کی طرح سخاوت

دوئم...... آفتاب کی طرح روشنی

سوئم...... زمین کی طرح عاجزی۔ (بایزید بسطامیؒ)

اللہ تک رسائی

جب میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تجھ تک رسائی کی کیا صورت ہے تو فرمایا اپنے نفس کو تین طلاقیں دے دے۔ (بایزید بسطامیؒ)

دس دس برس

میں نے اپنی زبان اور دل کی اصلاح پر دس دس برس صرف کیے لیکن مجھے دل کی اصلاح بہت دشوار معلوم ہوئی۔ (بایزید بسطامیؒ)

وقت

جب وقت گزر جاتا ہے تو پھر اس کو حاصل نہیں کیا جاسکتا اس لئے وقت سے زیادہ قیمتی چیز دوسری نہیں۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

دھوکہ نہ کھانا

فرمایا اگر کسی شخص کو دیکھو جو ہوا میں چار زانو بیٹھا ہو تو بھی اس کی اقتداء نہ کرو جب تک امرونہی کے موقعہ پر اس کا عمل نہ دیکھ لو۔ پس اگر تم اس کو امرونواہی پر کاربند دیکھو تو اس کی اتباع کرو ورنہ نہیں، اس سے اجتناب کرو۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

مہمان نوازی

مہمان نوازی نوافل سے بہتر ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

مصائب

☆......مصائب عارفین کے لیے چراغ

☆......مریدین کے لیے بیداری

☆......مومن کے لیے اصلاح

☆......غافلین کے لیے ہلاکت ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

صبر

مومن مصائب پر صبر کیے بغیر ایمان کی حلاوت نہیں پا سکتا۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

تصوف کی بنیاد

تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔ یعنی آٹھ پیغمبروں کی اقتداء سے صوفی صوفی بنتا ہے۔

۱۔ **سخاوت:** حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتداء کرے

مثال: محبوب کی رضا کے لیے اپنے لخت جگر کو فدا کر دیا

۲۔ **رضا بر رضاء الٰہی:** حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اقتداء کرے

مثال: رب کی رضا کے لیے جان کی بھی پرواہ نہ کی

۳۔ **صبر:** حضرت ایوب علیہ السلام کی اقتداء کرے

مثال: جسم میں کیڑوں کے ساتھ بھی امتحان میں کامیاب

۴۔ **اشارہ:** حضرت زکریا علیہ السلام کی اقتداء کرے

مثال: لوگوں سے بات کم کرے صوفی کم گو ہو۔

۵۔ **غربت:** حضرت یحییٰ علیہ السلام کی اقتداء کرے

اپنے وطن میں بھی اپنے آپ کو مسافر سمجھتے تھے

۶۔ **لباس صوف:** حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اقتداء کرے

آپ کا لباس ہمیشہ پشمینہ کا رہتا تھا

۷۔ سیاحت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اقتداء کرے
اپنے سفر میں ایک پیالہ اور کنگھی کے سوا کچھ نہ رکھتے

۸۔ فقر: نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع کرے
تمام خزانوں کے مالک ہونے کے باوجود انتہائی سادہ زندگی بسر فرمائی۔ زمین کو اپنا بستر بنایا اور اینٹ کو تکیہ۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

قیمتی سانس

وہ سانس جو خدا کے لیے ہو وہ تمام عالم کے عابدین کی عبادت سے فزوں تر ہے۔ (حضرت شبلیؒ)

خوف کے سبب انعام

جس دن بھی مجھ پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے اسی دن میرے اوپر حکمت و عبرت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (حضرت شبلیؒ)

عارف حقیقی

عارف وہی ہے جو خدا کے سوا نہ تو کسی اور کے مشاہدے کی خواہش رکھے نہ ہی کسی اور کی محبت میں مبتلا ہو نہ ہی کسی اور کو اپنے نفس کا محافظ تصور کرے۔ (حضرت شبلیؒ)

اہل معرفت

اہل معرفت کے لیے معمولی سی غفلت بھی شرک ہے۔ (حضرت شبلیؒ)

اہل کی رغبت

اگر اللہ آسمان کا طوق میری گردن میں ڈال دے اور زمین کی زنجیر میرے پاؤں میں

ڈال دے اور پھر ساری دنیا میری دشمن ہو جائے میں پھر اللہ سے رخ نہیں موڑوں گا۔ (حضرت شبلیؒ)

شریعت اور طریقت

عبادت الٰہی شریعت ہے اور خدا کی طلب طریقت ہے۔ (حضرت شبلیؒ)

معرفت کی تین قسمیں

معرفت کی تین اقسام ہیں۔

(۱) معرفت الٰہی...... جو ذکر کی محتاج ہے۔

(۲) معرفت نفس...... جو ادائیگی فرض کی محتاج ہے۔

(۳) معرفت باطن...... تقدیر الٰہی پر رضامندی کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ (حضرت شبلیؒ)

عارف کا زمانہ

عارف کا زمانہ موسم بہار کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح بہار میں گرج چمک سے پانی برسنے کے بعد خنک ہوائیں چلتی ہیں۔ رنگ برنگے پھول کھلتے ہیں اور پھولوں پر بلبلیں نغمہ سنج ہوتی ہیں اسی طرح عارف بھی ابر کی طرح ہوتا ہے۔ برق کی طرح مسکراتا ہے بادل کی گرج کی طرح نعرے مارتا ہے۔ ہوا کی مانند آہیں بھرتا ہے اور سر کو جنبش دے دے کر اپنی مرادوں کے پھول کھلاتا ہے اور پھولوں کو دیکھ کر بلبلوں کی طرح خدا کی یاد میں نغمہ سنجی کرتا ہے۔ (حضرت شبلیؒ)

چھوٹی باتیں بڑے اثرات

ایک گناہ

حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے بچپن میں ایک گناہ سرزد ہو گیا جس کی پاداش میں آپ جب بھی نیا پیراہن تیار کرواتے تو اس کے گریبان پر وہ گناہ درج کر دیتے اور اسی کو دیکھ کر اس درجہ گریہ وزاری کرتے کہ غشی طاری ہو جاتی۔

خط کا جواب

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو مکتوب ارسال کیا جس میں عرض کی مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں کہ میرے تمام امور میں معاون ہو سکے۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے جواب میں لکھا اگر اللہ تعالیٰ تمہارا معاون نہیں ہے تو پھر کسی سے بھی معاونت کی توقع ہرگز نہ رکھو۔ پھر دوسرے مکتوب میں لکھا۔ اس دن کو بہت ہی نزدیک جانتے رہو جس دن دنیا فنا ہو جائے گی اور صرف آخرت باقی رہ جائے گی۔

روشنی کہاں گئی

ایک مرتبہ خواجہ حسن بصریؒ نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ ایک چراغ لئے چل رہا تھا تو آپ نے اس سے پوچھا روشنی کہاں سے لے کر آیا ہے؟

اس نے چراغ گل کرتے ہوئے کہا کہ پہلے آپ بتائیں کہ روشنی کہاں معدوم ہو گئی۔ اس کے بعد میں آپ کے سوال کا جواب دوں گا کہ روشنی کہاں سے آئی۔

انوکھی دعا

ایک مرتبہ حضرت اویس قرنیؓ بیمار ہوئے برص کے عرض میں مبتلا ہوئے تو بارگاہ الٰہی میں اس طرح دعا کی:

''یاالٰہی مجھ سے یہ فرض دور کر دے البتہ ایک نشان میرے جسم پر باقی رہے تاکہ میں تیری رحمت وشفقت کو ہمیشہ یاد کرتا رہوں۔ ''

آپ کی بائیں ہتھیلی پر ایک درہم کے برابر سفید نشان تھا۔

کتے سے کلام

ایک مرتبہ اویس قرنیؓ ایک کوڑے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو ایک کتا آپؒ پر بھونکنے لگا فرمایا ''جو کچھ تیرے پاس ہے تو کھا جو میرے پاس ہے میں کھاتا ہوں، البتہ اگر قیامت کے دن میں پلِ صراط پر سے خیریت سے گزر گیا تو میں تجھ سے بہتر ہوں گا اور اگر میں سلامتی سے نہ گزرا تو تو مجھ سے بہتر ہو گا۔

مکھی کا فائدہ

ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباس کے کہنے پر امام جعفر صادق کو بادشاہ کے دربار میں پیش کیا گیا اس وقت ایک مکھی خلیفہ کو تنگ کر رہی تھی اور اس کے منہ پر بیٹھ رہی تھی، خلیفہ نے بار بار اس کو اڑانے کی کوشش کی لیکن وہ تنگ کرے، اس وقت آپ بھی دربار میں پہنچ گئے تھے خلیفہ نے کہا یہ بتاؤ اللہ نے مکھی کیوں پیدا کی ہے۔ اس پر امام جعفر صادقؓ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مکھی کو اس لئے پیدا فرمایا ہے کہ اس کے ذریعے سے جابروں کو ذلیل کرے اور سرکش لوگوں کا سر جھکائے۔ ''

عقلمند کون

عقلمند وہ ہے جو دو نیکیوں اور دو برائیوں میں سے یہ امتیاز کر سکے کہ کون سی نیکی اختیار کرنے کے قابل ہے اور دو برائیوں میں سے کون سی کم برائی اور کونسی زیادہ برائی ہے۔ (حضرت امام جعفرؒ)

عبادت اور مصیبت

جو شخص عبادت پر فخر کرے وہ گنہگار ہے اور جو مصیبت پر ندامت کا اظہار کرے وہ فرمانبردار ہے۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

للچائی نظروں کا انجام

جو شخص دوسروں کی دولت کو للچائی نظروں سے دیکھے گا وہ ہمیشہ محتاج ہی رہے گا۔

(امام جعفر صادقؒ)

عابد اور مسلمان

اللہ کی منع کردہ چیزوں سے رک جاؤ تو عابد ہو جاؤ گے، اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تو مسلمان ہو جاؤ گے۔ (امام جعفر صادقؒ)

نجات کا تعلق

نجات کا تعلق نسب سے نہیں اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

پہاڑوں کا فخر و تکبر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم انبیاء کرام میں سے کسی ایک نبی سے پہاڑ پر ہم کلام ہونگے، چنانچہ کوہ طور کے علاوہ تمام پہاڑ فخر و تکبر کا شکار ہو گئے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا کیوں کہ عجز خدا کی پسندیدہ شے ہے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

برائیوں کے مجموعہ کا نام

اللہ نے برائیوں کے مجموعہ کو دنیا کا نام دیدیا ہے اور دنیا سے بری الذمہ ہو کر لوٹنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا دنیا میں آنا آسان ہے۔ (فضل بن عیاضؒ)

صبر

شکایت کا ترک کرنا صبر ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

حافظ قرآن

حافظ قرآن کی شان نہیں کہ وہ اللہ کی نافرمانی کرے۔ اسے اللہ کی نافرمانی کرنا کیونکر جائز ہوگا جب کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اس کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھے اللہ کا واسطہ تو نے مجھ کو حفظ کیا ہے تو اس کی مخالفت نہ کر۔ (فضیل بن عیاضؒ)

نصیحت

اگر تمہیں کسی بری عادت سے واسطہ پڑے تو اسے اپنی اچھی عادت سے تبدیل کرنے کی کوشش کرنا۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

ذکر الٰہی

ذکر الٰہی کی تعریف یہ ہے کہ اس میں مشغول ہونے کے بعد دنیا کی ہر چیز بھول جائے۔ (امام جعفر صادقؒ)

سوال کا جواب

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سے سوال کیا گیا کہ کوئی علم منطق پڑھے تو کس نیت سے پڑھے؟

تو آپ نے فرمایا:

”حق و باطل میں امتیاز کی نیت سے“۔

اسرار پر آ گاہی

اولیاء کرام کو اسرار پر آ گاہی دی جاتی ہے لیکن وہ بغیر اجازت کے اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ (خواجہ بہاؤ الدین نقشبند)

نیکی کا کمال

نیکی کا کمال یہ ہے کہ اسے کم سمجھو اور اسے چھپا کر کرو۔ (امام جعفر صادقؒ)

بربادی

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں مصروف ہے۔

(حضرت غوث اعظمؒ)

نعمت

اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو وہ اپنا سب کچھ تمہارے حوالے کر دے گا۔

(حضرت غوث اعظمؒ)

کشادگی کی چابی

جب روزی تنگ ہو جائے تو استغفار زیادہ کیا کرو تا کہ رزق کے دروازے کھل جائیں۔

(امام جعفر صادقؒ)

افسوس ہے

افسوس ہے اس پر جس نے قرآن مجید حفظ تو کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

بری سوچ برا انجام

جو کسی کے لیے کنواں کھودے گا اس کا انجام برا ہو گا۔ (امام جعفر صادقؒ)

بھوک اللہ کا خزانہ ہے

بھوک اللہ تعالیٰ کا ایک خزانہ ہے جسے وہ درست رکھتا ہے اسی کو عطا کرتا ہے، جب بندہ تین روز تک کچھ نہ کھائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے! تو نے اب تک میرے لئے فقر و فاقہ اختیار کیا ہے، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں تجھے خود کھلاؤں گا۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

اہل اللہ کی حکمت

اہل اللہ بار خلق اس لئے اٹھاتے ہیں کہ ان کے اخلاق کی اصلاح ہو جائے۔ (خواجہ بہاؤ الدین نقشبند)

اعتقاد اور نکتہ چینی

بے حد اعتقاد بربادی اور نکتہ چینی بدنصیبی ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

زمین اور اہل زمین

اہل اللہ کے سامنے زمین دسترخوان کی طرح ہے جس پر سب کچھ واضح ہے یا بعض کے نزدیک ناخن کی طرح ہے۔ (حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ)

دوستی

جو شخص کسی دنیاوی مفاد کے تحت دوستی کرتا ہے کبھی فلاح نہیں پاتا۔ (فضیل بن عیاضؒ)

دل کی آنکھ

دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے، اس کی رسائی لامکاں تک ہے اور کائنات کا کوئی بھی راز اس سے پنہاں نہیں۔ (امام جعفر صادقؒ)

احوال کی اطلاع

اہل اللہ کو جو لوگوں کے خطرات احوال و افعال و اعمال کی بصیرت و شناخت ہوتی ہے وہ اس نور کی فراست سے ہوتی ہے جو حق تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ (خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ)

چار چیزیں

چار چیزوں کی قلت بھی کثیر جاننا چاہیے۔

نمبر۱۔ آگ

نمبر۲۔ دشمنی

نمبر۳۔ فقیری

نمبر۴۔ مرض (امام جعفر صادقؒ)

تنبیہ

تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ (غوث اعظمؒ)

حماقت

خود عمل کیے بغیر دوسروں کو نصیحت کرنا ایک بڑی حماقت ہے۔ (فضیل بن عیاضؒ)

سعادت

عمل خیر نیک نیتی سے کرنے کا نام سعادت ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

معرفت

جو شخص خدا تعالیٰ کو جان لیتا ہے وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)

نفس کا دھوکہ

توبہ میں تاخیر نفس کا دھوکہ ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

عقیدہ

انسان سعی کرے لیکن سعی کے بعد جو کچھ بھی حاصل ہو اسے خدا کا فضل تصور کرے۔

(بایزید بسطامیؒ)

باطن کا جہاد

باطن کا جہاد ظاہر کے جہاد سے زیادہ سخت ہے۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

ہمسائے کا حق

تو اس وقت تک طالب صادق نہیں کہ جب تک تو اپنی خوراک میں اپنے ہمسائے کو اپنے نفس پر ترجیح نہ دینے لگے۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

گمنامی کی طلب

گمنامی کو پسند کر کے اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

افسوس ہے

اے لوگو! افسوس کہ تم سیر ہو کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے رہتے ہیں اور پھر دعویٰ یہ کرتے ہو کہ ہم مومن ہیں۔ تمہارا ایمان درست نہیں۔

یہ کام کرو

اسے دیکھو جو دیکھتا ہے

اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے

اس کی سنو جو تمہاری سنتا ہے

اپنا ہاتھ سے دو جو تھامنے کے لیے تیار ہے۔ (حضرت غوث اعظمؒ)

ذریعہ قربت

جس مصیبت سے پہلے انسان خوفزدہ ہو اگر اس وقت وہ توبہ کرے استغفار کی کثرت کرے تو یہ اس کے لیے قربت کا سبب ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)

کنویں سے سونا چاندی

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھمؒ نے کنویں سے ڈول نکالا تو ڈول سونے سے لبریز تھا۔ آپ نے اسے پھینک دیا پھر ڈالا چاندی پھر پھینک کر نکالا تو موتی۔ اس پر آپ نے کہا یا اللہ! میں تو پاکیزگی حاصل کرنے کا طالب ہوں، میری نگاہوں میں سیم و زر کی کوئی وقعت نہیں۔

حشر کا معاملہ

حشر میں وہی عمل وزنی ہوگا جو دنیا میں گراں محسوس ہوتا ہے۔ (ابراہیم بن ادھمؒ)

والد گرامی کی تین نصیحتیں

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: ”مجھے میرے والد گرامی نے دو نصیحتیں کیں ہیں۔

نمبر۱۔ بروں کی صحبت اختیار مت کرنا، کیونکہ ایسا کرنے والا سلامت نہیں رہتا

نمبر۲۔ بری جگہ مت جانا، کیونکہ تہمت کا خدشہ ہے۔

فرشتے

وہ سائل بہت اچھے ہیں جو ہمارا زادراہ بغیر اجرت کے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ (فضیل بن عیاضؒ)

اللہ سے رضا

جب بندے کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا دینا اور نہ دینا دونوں یکساں ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو چکا۔ (فضیل بن عیاضؒ)

جماعت حق میں شمولیت

اگر تم جماعت حق میں شمولیت چاہتے ہو تو دنیا و آخرت کی رتی بھر پرواہ نہ کرتے ہوئے خود کو غیر اللہ تعالیٰ سے خالی کر لو اور رزق حلال استعمال کرو۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

دل پر پردے

اللہ کے دشمنوں کو اپنا دوست اور آخرت کی نعمتوں کو فراموش کرنے سے دل پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ (حضرت ابراہیم ادھمؒ)

حقیقت

جو خود اپنے نفس کو آراستہ نہیں کر سکتا وہ دوسروں کے نفس کی اصلاح کیسے کرے گا۔ (ابراہیم بن ادھمؒ)

عقیدہ رحمت

’’بندہ مقام تواضع اور شکر خداوندی میں اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک یہ سمجھ نہ لے کہ وہ رحمت الٰہی کا بالکل اہل نہیں بلکہ حق تعالیٰ اگر رحم فرمائیں تو یہ محض احسان و فضل ہے۔‘‘ (شیخ ابوالقاسم جنیدؒ)

عجز وانکساری

’’بندہ مقام تواضع کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اس میں یہ بات نہ ہو کہ تمام موجودات میں کسی چیز سے اپنا مرتبہ عنداللہ زیادہ نہ سمجھے۔‘‘ (شیخ سیدی علی خواصؒ)

اگر ایسے ہوتا

اگر گناہوں میں بو ہوا کرتی تو میرے پاس بوجہ گناہوں کے سخت بدبو کے کوئی بیٹھ نہ سکتا۔‘‘ (شیخ سیدی علی خواصؒ)

احترام والدہ

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؓ اپنی والدہ کیساتھ کھانا نہ کھاتے تھے جب کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ کسی لقمہ پر میری والدہ کی نگاہ مجھ سے پہلے پڑ گئی ہو اور بے خبری میں اسے میں کھا لوں۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ)

غیبت کا جواب

سیدی عبدالعزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ کو جب معلوم تھا کہ کسی نے ان کی غیبت کی ہے تو اس سے فرما دیا کرتے کہ اے بھائی تو نے میرے گناہ اپنی پشت پر کیوں لادے تم کو وہی گناہ بہت تھے جو تم خود اپنی پشت پر پہلے سے لادے ہوئے ہو۔

آزمائش

بسا اوقات تمہارے بیوی بچوں کو حق تعالیٰ اس لئے مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ تمہارے دل میں ان کی محبت جم گئی ہوتی ہے۔ (سیدی علی خواصؒ)

کلام عارفین کی تفسیر

جب تم عارفین کے کلام کی تفسیر کرنے بیٹھو تو یوں مت کہو کہ ان کی مراد یہ ہے کہ بلکہ یوں کہو کہ میں اس کا معنی و مطلب یہی سمجھا ہوں ہاں مگر کوئی شخص معرفت الٰہی میں ایسے مقام پر پہنچ گیا ہو کہ اس کو مردان کامل کے مراتب و مدارج کی اطلاع ہوتی رہتی ہو۔ (سیدی علی خواصؒ)

بہترین گناہ

جس گناہ سے ذلت و انکسار پیدا ہو جائے وہ اس طاعت سے بہتر ہے جو عزت و تکبر پیدا کرے۔ (شیخ ابن عطاء اللہؒ)

بدعمل طالب علم

ہمارے شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ بدعمل کو علم سکھانا ایسا ہے جیسا کہ درخت حنظل کو پانی دینا وہ جس قدر سرسبز ہوگا اسی قدر کڑوا ہوگا اور جس شخص نے علم کو عمل کے لیے نہ حاصل کیا تو جس قدر اس کا علم بڑھے گا اسی قدر اس میں بُرائیاں اور عیوب بڑھیں گے۔ (شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ)

طالب علم کی مثال

طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے کہ لڑنے والا لڑائی کا سامان جمع کیا کرتا ہے تو لڑائی کا ارادہ رکھنے والا اگر ساری عمر سامان ہی جمع کرنے میں ختم کر دے گا تو لڑے گا کب

اسی طرح اگر طالب علم ساری عمر اگر علم حاصل کرنے ہی میں گزار دے گا تو عمل کب کرے گا۔ (حضرت داؤد طائیؒ)

افضل عمل

اگر علم کے ساتھ نیت بھی خالص ہو تو کوئی عمل اس سے افضل اور اس پر مقدم نہیں۔ (حضرت فضیل بن فیاضؒ)

علم کی پکار

علم پہلے عمل کو پکارتا ہے اگر اس نے جواب دیا تب تو علم رہتا ہے ورنہ رخصت ہو جاتا ہے۔ (ابراہیم بن ادھمؒ)

فرق

ہم نے پہلے لوگوں کی تو یہ حالت دیکھی تھی کہ جس قدر کسی کا علم بڑھتا تھا اسی قدر دنیا میں بے رغبتی اور مال و متاع میں کمی ہوتی تھی اور آج کل لوگوں کی یہ حالت ہے جتنا علم بڑھتا ہے اس سے زیادہ دنیا سے محبت بڑھتی ہے۔
(شیخ ذوالنون المصریؒ)

عالم باعمل کی پہچان

عالم باعمل کی پہچان یہ ہے کہ تمام امراء و اغنیاء اس کے دشمن ہوں کوئی اس کا دوست و معتقد نہ ہو کیونکہ ان لوگوں میں خلاف شرع باتیں بہت ہوتی ہیں اس لئے عالم باعمل کے اعتراضات بھی ان پر بھی بہت ہونگے۔ (امام غزالیؒ)

علماء کا تقویٰ

جب کوئی عالم دنیا کو عزیز سمجھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت دونوں میں ضرور ذلیل کر دیتے ہیں۔ علماء کا تقویٰ حرام مال اور شہوات نفس سے بچنے میں ہے۔ (امام حسن بصریؒ)

بے ہودہ لوگ

امام الفقہاء امام ابوحنیفہؒ سے سوال کیا گیا کہ بے ہودہ لوگ کون ہیں فرمایا جو اپنے علم کے ذریعہ سے دنیا کھاتے ہیں۔

عمل نام ہے

علم زیادہ روایات بیان کرنے کا نام نہیں علم وہی ہے جس سے نفع ہو۔ (امام مالکؒ)

خدا کی آیتوں کا مذاق

جو شخص قرآن کا علم رکھتا ہو پھر بھی دل سے مال و دولت اور مناسب کی طرف راغب ہو اس نے خدا کی آیتوں کے ساتھ کھیل کیا۔ (امام عبداللہ بن مبارکؒ)

قرآن کی پکار

جو شخص قرآن کا عالم ہو کر دنیا سے محبت کرے تو قرآن اس کو آواز دیتا ہے کہ بخدا میں اس واسطے تیرے پاس نہیں بھیجا گیا میرے مواعظ و نصائح آخر کہاں کھو گئے میرا تو کوئی حرف ایسا نہیں جو تجھ سے یہ نہ کہتا ہو کہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کیا خدا تعالیٰ نے تجھ کو قرآن کا عالم اس لیے نہیں بنایا کہ تو دنیا سے محبت کرے بلکہ صرف اس لئے تاکہ اس کے ذریعہ سے تجھ کو سعادت نصیب ہو پھر خدا کے سامنے قرآن تمہاری سعادت پر گواہ بنے گا۔ (امام عبداللہ بن مبارکؒ)

صبر نام ہے

اچھی طرح ادب کو قائم رکھتے ہوئے مصیبت پر قائم رہنا صبر ہے۔ (ابن عطاءؒ)

صبر کی تعریف

صبر کی تعریف یہ ہے کہ تو تقدیر پر اعتراض نہ کرے اپنی مصیبت کا اظہار اس طریقہ پر کرے کہ اس میں شکایت کا پہلو نہ پایا جاتا ہو اور یہ صبر کے منافی نہیں۔ (شیخ ابو علی دقاقؒ)

رضا نام ہے

دل سے کراہت کو نکال دینے کا نام رضا ہے یہاں تک کہ دل میں فرح و سرور کے سوا کچھ نہ رہے۔ (ابو بکر بن طاہرؒ)

رضا کی علامت

تین چیزیں رضا کی علامت ہیں قضا سے پہلے اختیار کو چھوڑ دینا اور قضا کے بعد اس کی تلخی کو محسوس نہ کرنا اور عین مصیبت میں محبت کا بھڑکنا۔ (ذوالنون مصریؒ)

انسان کی حقیقت

انسان تو ٹھیکری ہے اور ٹھیکری کی کیا بساط کہ وہ اللہ کے حکموں کا مقابلہ کرے۔
(شیخ ابو علی دقاقؒ)

ادب ضروری ہے

کسی شخص کو علم اور حدیث پاک طلب کرنے سے پہلے ادب میں بیس سال کام کرنا چاہیے۔ (امام سفیان ثوریؒ)

خدا کا دوست

حضرت عیسیٰ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے بے شک وہ خدا کا دوست ہے۔ (امام حسن بصریؒ)

صاحبِ اخلاص

آدمی صاحب اخلاص تب ہوتا ہے جب اس کی خصلت دودھ پینے والے بچے کی سی ہو جائے کہ وہ اس کی پرواہ نہ کرے کہ کون اس کی تعریف کرتا ہے اور کون مذمت۔ (یحییٰ بن معاذؒ)

تکمیل حقائق یقین

فرماتے ہیں کہ جب بندہ حقائق یقین کی تکمیل کرے تو مصیبت اس کے نزدیک نعمت ہو جاتی ہے اور آسائش مصیبت۔ (شیخ منصور بن عبداللہؒ)

بہتر علم و عمل

علم و عمل وہی بہتر ہے جو لوگوں سے مخفی رہے۔ (امام فضیل عیاضؒ)

تنبیہ

ابو امامہؓ کا ایسے شخص پر گزر ہوا جو سجدہ میں پڑا ہو رو رہا تھا آپ نے فرمایا یہ کام بہت اچھا تھا اگر تیرے گھر میں ہوتا جہاں تجھے کوئی نہ دیکھتا۔

پُر اثر عبارت

میرا گزر ایک پتھر پر سے ہوا جس پر لکھا تھا تو جو کچھ جانتا ہے اس پر بھی عمل نہیں کرتا اور زیادہ علم کیسے طلب کرتا ہے۔ (ابراہیم بن ادھمؒ)

تین باتیں

تین باتوں میں لوگوں کے اخلاق میں کمی آ گئی ہے ایک اپنے بھائیوں کے اخلاق حمیدہ کی وقعت کرنا دوسرے ان کے عیوب چھپانا تیسرے ان کی تکلیف برداشت کرنا۔ (امام حاتم اصمؒ)

علماء چراغ ہیں

علماء زمانوں کے چراغ ہیں اور ہر عالم اپنے زمانہ کا چراغ ہے جس سے اس کے زمانہ کے لوگ روشنی حاصل کرتے ہیں اور اگر علماء نہ ہوتے تو لوگوں کو اچھے اور برے کی تمیز نہ ہوتی اور لوگ دن رات شہوات نفسانیہ میں مگن رہتے۔ (امام حسن بصریؒ)

توکل نام ہے

توکل بغیر سکون کے اضطراب اور بغیر اضطراب کے سکون کا نام ہے۔ (شیخ ابو سعید خزازؒ)

غیر اللہ سے سکون

جو دل غیر اللہ سے سکون حاصل کرے وہ کبھی بھی یقین کی بو نہیں سونگھ سکتا۔
(شیخ سہیل بن عبداللہؒ)

مخفی ذخیرہ

تم اپنے نیک کاموں کا بھی مخفی ذخیرہ کرو جس طرح تمہارے پاس برے کاموں کا مخفی ذخیرہ ہے۔ (زبیر بن العوامؓ)

محبت نام ہے

محبت کو محبت اس لئے کہا گیا ہے یہ دل سے محبوب کے سوا ہر شے کو محو کر دیتی ہے۔ (حضرت شبلیؒ)

دس چیزیں

دس چیزوں سے محبت الٰہی کا حصول ہوتا ہے نوافل پڑھنا، خیر خواہی، قرآن سے محبت کرنا، احکام الٰہی پر صبر کرنا، امر الٰہی کو ترجیح دینا، حیا پیدا کرنا، محبت الٰہی میں مشقت برداشت کرنا، قلیل پر راضی ہونا، قناعت سے کام لینا۔ (حضرت سری سقطیؒ)

حقیقی محبت

حقیقی محبت یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو کلی طور پر محبوب کے حوالے کر دے یہاں تک کہ تیرے پاس اپنی ذات میں سے کچھ بھی نہ رہے۔ (حضرت ابو عبداللہ قرشیؒ)

اصل تعلق

اس وقت تک صحیح اور بلند مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ صحیح اور اصل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ (حضرت ابو حفصؒ)

حق تعالیٰ کا ایک تحفہ

علم مخلوق کی تعلیم کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو حق تعالیٰ کے تحفوں میں سے ایک تحفہ اور اس کا فضل ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

خوشامد کا نقصان

وہ شخص کبھی بھی صدق کی خوشبو نہیں سونگھے گا جس نے اپنی یا دوسروں کی خوشامد کی۔ (شیخ سہل تستریؒ)

حکمت کے چشمے

جب کوئی شخص اخلاص کے ساتھ چالیس دن گزارتا ہے تو اس کی زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ (حضرت مکحولؒ)

اخلاص کا ثمرہ

آخرت میں کامیابی کثرت اعمال سے نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے اخلاص اور ان کے حسن کی وجہ سے ہوگی۔ (محمد بن علی ترمذیؒ)

مردہ دلوں کی حیات

مردہ دلوں کی حیات اس ہستی کے ذکر سے ہے جو ہمیشہ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ (حضرت شیخ سہل تستریؒ)

ذکر کی دو قسمیں

ذکر کی دو قسمیں ہیں زبان کا ذکر اور دل کا ذکر، زبان کے ذکر کے ذریعے ہی انسان دل کے ذکر کو دائم رکھ سکتا ہے مگر تاثیر دل کے ذکر کی ہوتی ہے لہٰذا جو بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرتا ہو تو اس کی حالت اوصاف کاملہ کی حامل ہو جاتی ہے۔ (امام قشیریؒ)

رحمت کا نزول

صالحین کے ذکر کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ (حضرت عبداللہ بن مبارکؒ)

آزمائش کا سمندر

فقر آزمائش کا سمندر ہے اور اللہ کی آزمائش تمام کی تمام عزت ہے۔ (سیدنا جنید بغدادیؒ)

صدیقین کا اخلاق

صدیقین کے اخلاق میں سے ہے کہ اللہ کی قسم نہ کھائیں سچی نہ جھوٹی غیبت کریں نہ ان کے پاس غیبت کی جائے اپنے پیٹ پر نہ کریں اور وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں۔ (ابو محمد سہیل بن عبداللہؒ)

رضا

رضا اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم دروازہ ہے اور دنیا کی جنت ہے اور وہ یہ ہے کہ بندے کا دل اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت سکون و اطمینان میں ہو۔ (شیخ ابو نصر سراج طوسیؒ)

متوکل کی علامات

متوکل کی تین علامات ہیں وہ نہ تو کسی سے مانگے نہ کسی چیز کو رد کرے اور نہ اپنے پاس کچھ روکے رکھے۔ (شیخ سہل تستریؒ)

انسان کا جوہر

ہر شے کا جوہر ہوتا ہے انسان کا جوہر عقل ہے اور عقل کا جوہر صبر ہے۔ (حضرت حارث محاسبیؒ)

صبر کیا ہے؟

حضرت سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ سے صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صبر پر گفتگو فرمانے لگے اسی دوران ایک بچھو ان کی ٹانگ پر چڑھ گیا اور کئی ایک ڈنگ مارے مگر آپ نے قطعاً حرکت نہ کی آپ سے کسی نے کہا کہ آپ نے اسے ہٹا کیوں نہیں دیا فرمایا مجھے اللہ سے شرم آ گئی کہ میں صبر کے متعلق گفتگو تو کروں مگر خود صبر نہ کروں۔

صبر

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم اپنی پسندیدہ چیز پر صبر نہیں کر سکتے تو ناپسندیدہ بات پر کیسے صبر کریں گے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صبر یہ ہے کہ اللہ کے فیصلے پر راضی ہو جا۔

معرفت کی اقسام

معرفت تین اقسام میں منقسم ہے۔ پہلی معرفت توحید ہے اور یہ عام مسلمانوں کے لیے ہے، دوسری معرفت حجۃ والبیان ہے اور یہ علماء و حکما اور مبلغین کے لیے ہے، تیسری معرفت صفات الفردانیہ ہے اور یہ اولیاء اللہ اور برگزیدہ لوگوں کے لیے ہے۔

(شیخ ذوالنون مصریؒ)

مرغوب کھانا اور دستر خوان

سب سے مرغوب کھانا اللہ کے ذکر کا لقمہ جو اللہ کے ساتھ حسن ظن کے ساتھ ہمیشگی کے دستر خوان سے یقین کے ہاتھ کے ساتھ اٹھایا جائے۔ (امام واسطیؒ)

ذکر الٰہی کا مشروب

رات کے وقت اہل معارف کے دلوں کے لیے ایسا مشروب ہے جس سے ان کے دل اللہ کی محبت اور شوق میں اس کی طرف مائل بہ پرواز ہوتے ہیں مگر صرف وہ لوگ جن کی نگاہ کا مرکز صرف اللہ کی ذات ہے کوئی اور نہیں یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت کی بھلائی، صفائی اور پاکیزگی لے گئے ہیں۔ (امام ابو یزید بسطامیؒ)

خواہش کا دوسرا نام

خواہش کو ھوی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ خواہش کرنے والے کو بہکا دیتی ہے۔ (حضرت شعبیؒ)

رضا کا ذائقہ

رضا سے جو ذائقہ حاصل ہوتا ہے اسے اللہ کی معرفت کہتے ہیں اور معرفت وہ نور ہے جو اللہ اپنے محبوب بندوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں اور کوئی چیز بھی اس نور سے بڑھ کر باعظمت نہیں ہے اور معرفت کی حقیقت دل کا زندہ ہونا ہے۔ (شیخ احمد رفاعیؒ)

معرفت کی حقیقت

بندہ معرفت کی حقیقت کو تب پاتا ہے جب حق کا ہر چیز سے بے نیاز ہو کر مشاہدہ کرے۔ (شیخ ابو العباس بن سماکؒ)

دلوں کی صفائی

اللہ عزوجل دلوں کے رازوں کی اسی طرح خبر رکھتے ہیں جس طرح کہ زمین پر روشنیوں کے ساتھ سورج کا طلوع ہونا ہے پس دلوں کی صفائی کو لازم پکڑو کیونکہ یہی اس کی نظر کرم کی جگہ ہے اور اس کے رازوں کے مقام ہیں۔ (ثوبان بن ابراہیمؒ)

معرفت نام ہے

معرفت بھید کو ہر مقصد سے علیحدہ کرنے کا نام ہے اور عادت کو چھوڑنا ہے اور بغیر تعلق کے اللہ کی طرف دل کے سکون کے حصول کا نام ہے۔ (شیخ ذوالنونؒ)

مختلف علم اور ان کی طلب کے فوائد

جس شخص نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کی قیمت بڑھ گئی اور جس نے فقہ کو سیکھا اس کا مرتبہ بڑھ جائے گا جو حدیث لکھے گا اس کی حجت قوی ہوگئی جو حساب کا علم سیکھے اس کی رائے عمدہ ہو جائے گی جس نے لغت کا علم حاصل کیا اس کی طبیعت میں رقت آئے گی اور جو شخص اپنے نفس کو گناہوں سے نہ بچا سکے گا اسے اس کا علم فائدہ نہ دے گا۔ (امام شافعیؒ)

انسان مسکین ہے

انسان مسکین ہے اس کا وقت مقرر حتمی ہے امیدیں چھپی ہوئی بیماریاں علتیں خفیہ ہیں گوشت (زبان) سے بات کرتا اور چربی (آنکھ) سے دیکھتا ہے اور ہڈی سے سنتا ہے

بھوک کا قیدی ہے پیٹ بھرنے کا پچھاڑا ہوا اسے پسو تکلیف دیتا ہے پسینہ بدبودار کر دیتا ہے اور زخم قتل کر دیتا ہے وہ اپنے لئے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں نہ موت نہ زندگی کا نہ دوبارہ جی اٹھنے کا۔ (حضرت حسن بصریؒ)

اصلی حاجت

آدمی کھانے پینے سے بھی زیادہ علم کا محتاج ہے۔ (امام عبدالرحمٰن بن مہدیؒ)

خود کو دھوکہ

وقت ضائع کرنے اور خود کو صالح سمجھنے والا انسان دھوکہ میں ہے۔ (شیخ سری سقطیؒ)

دنیا کی پانچ چیزیں

پانچ چیزوں کے علاوہ کل دنیا فضول ہے۔ سیر کنندہ روٹی، سیراب کنندہ پانی، جسم کو چھپانے والا کپڑا، گزارہ لائق مکان اور علم کے مطابق عمل۔ (شیخ سری سقطیؒ)

تین خصلتیں

تین خصلتیں ایسی ہیں جو دل کو سخت رحمتہ اللہ علیہ کر دیتی ہیں کثرت طعام، کثرت منام، کثرت کلام۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)

تین طرح کا روزہ

روزے تین طرح کے ہوتے ہیں روح کا روزہ یہ امید کو مختصر کرنے سے ہوتا ہے، عقل کا روزہ یہ خواہش نفس کی خلاف ورزی سے ہوتا ہے، اور نفس کا روزہ یہ کھانے اور حرام کاموں سے رکنے سے ہوتا ہے۔ (شیخ مظفر قرمینیؒ)

تین چیزیں تین کے ساتھ

جس کو تین چیزوں کے ساتھ تین چیزیں عطا کر دی گئیں وہ آفات سے نجات پا گیا خالی پیٹ قلب نافع کے ساتھ دائمی فقر زہد حاضر کے ساتھ صبر کامل دائمی ذکر کے ساتھ۔ (حضرت ابوحمزہؒ)

پانچ طرح کے لوگوں کی اصلاح

پانچ طرح کے لوگوں کی اصلاح پانچ مقامات میں ہوتی ہے بچوں کی اصلاح مدرسہ میں، ڈاکوؤں کی جیل میں، عورتوں کی اصلاح گھروں میں، جوانوں کی علم میں اور بوڑھوں کی اصلاح مساجد میں ہوتی ہے۔ (شیخ محمد بن علیؒ)

اعتکاف مسجد

بے شک اللہ تعالیٰ بندہ کو جتنی دیر وہ مسجد میں بیٹھتا ہے اتنی دیر جنت میں تیز رفتار گھوڑے کی دوڑ کے برابر جگہ عطا فرماتا ہے اور فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک بہت بڑی قیام گاہ لکھ دی جاتی ہے۔

(شیخ سہیل بن حسان کلبیؒ)

وجوب درد

واضح ہونا چاہیے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا فی الجملہ فرض ہے یہ کسی خاص وقت کے ساتھ محدود و معین نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مطلقاً درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور درود شریف پڑھنے کو آئمہ و علما نے واجب قرار دیا ہے اور اس کے وجوب پر سب کا اجماع ہے۔ (قاضی عیاضؒ)

برکت

ہر وہ شخص کہ زندگی میں جس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے وفات کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جاسکتی ہے۔ (امام غزالیؒ)

دو خصلتیں

فرماتے ہیں جس میں یہ دو خصلتیں ہونگی وہ نجات پا جائے گا ایک صدق اور دوسری نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سے محبت۔ (حضرت عبداللہ بن مبارکؒ)

کسی کو گالی مت دو

فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو نہیں دیکھا کہ میں ان سے حسن سلوک کر سکتا لیکن میں کسی کو گالیاں نہیں دیتا کہیں وہ جواباً میری والدہ کو گالی نہ دے۔ (امام شعبیؒ)

علماء کے آداب

علماء کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو علم سکھانے سے رضائے الٰہی کے طلبگار ہوں اور لوگوں کی رہنمائی کرنے میں ثواب کے خواستگار ہوں۔ (حبیب ماوریؒ)

بھوک کی مثال

بھوک ایک بادل ہے بھوک کی حالت میں انسان کے قلب پر حکمت کی بارش ہوتی ہے۔ (شیخ ابو یزید بسطامیؒ)

تین چیزیں

تین چیزوں مرض، شادی اور حج کے بعد اپنے ایمان پر ثابت قدمی درحقیقت ثابت قدمی ہے۔ (شیخ احمد بن الحواریؒ)

زاہدین کا سفر

زاہدین اللہ تک رسائی کے بعد واپس نہیں لوٹتے کیونکہ واپس لوٹنا صراط مستقیم سے پھرنا ہے فرائض میں کوتاہی کرنے والا دنیا میں لذت الٰہی کی رسائی سے محروم رہتا ہے۔ ارشاد باری ہے کہ متوکل انسان کو میں دوسرے کے حوالے نہیں کرتا اور مجھ سے خوف زدہ انسان کو خوف میں کسی سے خوف زدہ نہیں کرتا۔ (شیخ احمد بن الحواریؒ)

عالم کا طرزِ عمل

عالم کو نہیں چاہیے کہ کبھی بیوقوف کا رد بیوقوفی کے ساتھ کرے اگر کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس کے پاس ایسا بیوقوف مقرر کرے جسے بیوقوف بھی بیوقوف سمجھیں۔ (امام شافعیؒ)

ربّ کے گھر کا جائزہ

اپنے رب کے گھر کا جائزہ لیتے رہو اور یہ قلب ہے۔ (شیخ سیدی علی الشاذلیؒ)

نیند کے بہترین اوقات

زوال سے قبل سونا گزشتہ بیداری کا علاج ہے اور بعد زوال سونا آنے والی بیداری کی دواء ہے۔ (عبدالعزیز الدیرینیؒ)

ریاکار کی حقیقت

ریاکار شخص کے کپڑے صاف ہوتے ہیں مگر دل نجس ہوتا ہے۔ (حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

منافق کی ایک علامت

منافق کی علامت یہ بھی ہے کہ وہ کہتا بہت کچھ ہے اور کرتا ہے بہت کم۔ (امام اوزاعیؒ)

بصارت اور بصیرت کی حقیقت

جسے آنکھیں دیکھیں وہ علم کی طرف منسوب ہوتا ہے اور جسے دل دیکھیں وہ یقین کے ساتھ منسوب ہوتا ہے۔ (شیخ ابو یعقوب اسحاق بن محمدؒ)

ولایت کے مقامات

نقباء تین سو، نجباء ستر ابدال چالیس، اخیار سات، عمر چار اور غوث ایک ہے نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مصر اور ابدال کا شام ہے جبکہ اخیار زمین میں سیر و سیاحت کرتے ہیں عمر زمین کے گوشوں میں رہتے ہیں جبکہ غوث مکہ معظمہ میں ہوتا ہے جب عام لوگ کسی حاجت میں مبتلا ہو جائیں تو اس کے متعلق نقباء بارگاہ خداوندی میں زاری کرتے ہیں پھر نجباء، پھر ابدال پھر اخیار پھر عمر پھر غوث دعا کرتا ہے پس غوث کی دعا پوری نہیں ہوتی یہاں تک کہ درجہ قبولیت کو پہنچ جاتی ہے۔ (جعفر کتانیؒ)

عبادت کا ایک دروازہ

فرماتے ہیں کہ عبادت کے بہتر (72) دروازے ہیں ان میں اکثر دروازے اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے میں ہیں جبکہ ایک دروازہ نیکی کی تمام قسموں میں ہے۔ (شیخ ابو بکرؒ)

سیاہ قلب کی تین نشانیاں

جب آدمی گناہوں کے ترک کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے تو حق تعالیٰ کی مدد سے اسے ہر طرف سے ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ ترک گناہ پر اس کی مدد فرماتا ہے اور دل سیاہ ہو جانے کی تین نشانیاں ہیں ایک یہ کہ گناہ سے گھبراہٹ نہ ہو دوسری یہ کہ اطاعت کی دل میں جگہ نہ ہو تیسری یہ کہ نصیحت دل میں گھر نہ کرے۔ (شیخ ابوتراب بخشؒ)

بدبختی اور نیک بختی کی پانچ خصلتیں

ابلیس پانچ خصلتوں کے سبب بدبخت ہوا کیونکہ ایک تو اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا دوسرے وہ اس پر نادم نہ ہوا۔ تیسرے اس نے اپنے اوپر ملامت نہ کی چوتھے اس نے توبہ کی طرف مبادرت نہ کی پانچویں وہ خدا کی رحمت سے ناامید ہوا۔ نیز فرمایا کہ اس کے برعکس حضرت آدم علیہ السلام کی حالت ہے کیونکہ وہ پانچ خصلتوں کے سبب نیک بخت ہوئے اول انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا دوسرے وہ اس پر پشیمان ہوئے تیسرے انہوں نے اس پر اپنے نفس کو ملامت کی چوتھے انہوں نے جلدی سے توبہ کر لی پانچوں وہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوئے۔ (شیخ ابو محمد مروزیؒ)

چار باتیں

گناہ کے بعد چار باتوں کا ارتکاب گناہ سے بھی زیادہ بُرا ہے اول یہ کہ گناہ سے زبانی استغفار کرے مگر اس کو چھوڑنے کا قصد نہ کرے، دوسرے حکم خداوندی سے دھوکا کھاتے ہیں، یعنی اگر گناہ پر دنیا میں کوئی سزا نہیں ہوتی تو گناہ سے باز نہیں آتے اور سمجھتے ہیں کہ خدا ہمارے گناہوں پر سزا نہ دے گا۔ تیسرے گناہ سے توبہ نہیں کرتے بلکہ اس پر اصرار کرتے ہیں۔ چوتھا یہ کہ جب گناہ کے بعد کوئی نیک کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ اس سے ہمارا گناہ معاف ہو گیا حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ کبھی حق تعالیٰ محض طاعتِ لاحقہ سے گناہ سابق کو معاف نہیں فرماتے بلکہ اس کے لیے مستقل توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ (عوام بن حوشبؒ)

طول مرض کی دعا

حضرت فضیل بن عیاضؒ ایک مرتبہ بیمار ہوئے لوگوں نے پوچھا کیا حال ہے آپ نے

فرمایا اچھا ہوں مگر تم لوگ یہ دعا کرو کہ میرا مرض طول پکڑ جائے تا کہ میں نہ لوگوں کو دیکھوں اور نہ لوگ مجھے دیکھیں۔

تین اوصاف

جب اللہ عزوجل کسی شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس میں تین اوصاف پیدا فرما دیتے ہیں ایک دین کی حفاظت دوسری دنیا سے بے رغبتی اور تیسری اپنے عیوب کو دیکھنے کے لیے آنکھ۔ (محمد بن کعب القرظیؒ)

دوام عمل لازم پکڑو

"جب شیطان تمہیں دیکھتا ہے کہ تم اللہ کی اطاعت میں مسلسل مشغول ہو تو وہ تمہیں بہکانے کی بہت کوشش کرتا ہے لیکن جب تم مداومت اختیار کرتے ہو تو وہ اکتا کر تجھے چھوڑ دیتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ تم اس عمل میں مداومت اختیار نہیں کر رہے تو وہ بامید ہو جاتا ہے۔" (حضرت حسن بصریؒ)

معاف کرنا

میں معاف کر کے پشیمان ہو لوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں سزا دے کر پشیمان ہوں۔ (حضرت جعفر بن محمدؒ)

چار باتیں

چار باتیں بدبختی کی ہیں ایک بچوں کا زیادہ ہونا دوسرے مال کا کم ہونا، تیسرے ہمیشہ رہنے کے مقام (قبر) میں پڑوسی کا برا ہونا چوتھے بری عورت جو اپنے خاوند سے خیانت کرتی ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

عورت کی چھ خصلتیں

جب کسی عورت کے اندر یہ چھ خصلتیں اکٹھی ہو جائیں تو وہ پوری صالح ہے اوّل یہ کہ پانچ وقت کی نماز کی پابند ہو، دوم یہ کہ اپنے خاوند کی فرمانبردار ہو، تیسرے یہ کہ اپنے خاوند کو خوش رکھے چوتھے یہ کہ اپنی زبان کو غیبت اور چغلی سے محفوظ رکھے، پانچویں یہ کہ سامان دنیا سے اسے رغبت نہ ہو اور چھٹی یہ کہ مصیبت پر صبر کرے۔ (شیخ احمد بن حربؒ)

نیک عورت

نیک عورت دین کا ستون ہے جس سے دین محفوظ رہتا ہے اور گھر کی آبادی ہے۔ اور عبادت کی معین ہے اور ناموافق عورت خود ہنسی خوشی رہتی ہے اور خاوند کے دل کو غم سے گھلا دیتی ہے۔ (شیخ حاتم الاصمؒ)

نیک عورت کی شناخت

نیک عورت کی شناخت یہ ہے کہ اس کا وصف خدا کا خوف ہو اور اس کی دولت جو کچھ خدا نے دیا ہے اس پر قناعت ہو اور اس کا زیور اپنے مال میں سخاوت ہو اور اس کی عبادت خاوند کی عمدہ خدمت ہو اور اس کا مقصد موت کے لیے تیاری ہو۔ (شیخ حاتم الاصمؒ)

معرفت کی مثال

معرفت کی مثال قندیل میں موجود ایک چراغ کی سی ہے اور قندیل گھر کے اندر لٹکی ہوئی ہے جب تک چراغ گھر میں رہے گا گھر روشن رہے گا اور بعض اوقات دروازہ کھلتا ہے تو اس چراغ کی روشنی گھر سے باہر بھی چلی جاتی ہے۔ (حضرت ابوبکر واسطیؒ)

ذکر کی دو قسمیں

فرماتے ہیں کہ تصوف دلوں کو صاف کرنے، طبعی اخلاق کو جدا کرنے، صفات بشریہ کو مٹانے، نفسانی دعوؤں سے پہلو تہی کرنے، صفات روحانیہ کو اتارنے، علوم حقیقت سے تعلق پیدا کرنے تمام امت کی خیرخواہی کرنے اور شریعت میں حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرنے کا نام ہے۔ (شیخ ابوعبداللہ بن محمد خفیفؒ)

ذکر کی دو قسمیں

ذکر کی دو قسمیں ہیں ظاہر و باطن ظاہری ذکر کلمہ طیبہ، حمد وثنا، تمجید اور تلاوت قرآن کریم ہے اور باطنی ذکر دلوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی صفات اسماء اور افعال نیز اس کے احسان کو پھیلنے اور اس کی تدبیر کو جاری کرنے اور اس کی تقدیر کو نافذ کرنے پر بیدار رہنے کی شرائط پر متنبہ کرنا ہے۔ (شیخ ابوعبداللہ محمد بن خفیفؒ)

نفس کی مثال

فرماتے ہیں کہ نفس آگ کی مثل ہے کہ ایک جگہ سے بجھتی ہے تو دوسری جگہ سے بھڑک اٹھتی ہے۔ (ابوبکر الطمستانیؒ)

سچا فقیر

فرماتے ہیں کہ سچا فقیر وہ ہے جو ہر شے کا مالک ہو اور کوئی چیز اس کی مالک نہ ہو۔ (شیخ ابوعبداللہؒ)

بہترین کھانا

حضرت ابوبکر واسطیؒ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس کھانے میں رغبت ہے آپ نے فرمایا

اللہ کے ذکر کا لقمہ جو یقین کی صفائی کیساتھ معرفت کے دسترخوان پر اللہ کے بارے میں اچھے گمان کی انگلیوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے پیالے سے ہو۔

عقل مندی کے کام

عقلمند کو فضیلت کے لیے اتنی بات کافی ہے۔ اس کی غلطیوں کو اس کے محاسن کی جانب پھیر دیا جائے لہٰذا ذہین کو کو حلم سے مکر کو عقل سے فضول گوئی کو فصاحت و خطابت سے تیز طراری کو ذہانت سے عاجز ہونے کو خاموشی سزا کو تادیب، جرات کو عزم سے بزدلی کو سستی سے، اسراف کو سخاوت سے، امساک کو اندازے و حساب کتاب سے تعبیر کر دیا جائے۔ (امام ابن حبانؒ)

عقلمند کی صفات

فرماتے ہیں کہ ''عقل مند کی زبان اِسکے دل میں ہوتی ہے جب وہ بات کرنا چاہتا ہے تو اپنے دل کی طرف رجوع کرتا ہے اگر وہ بات اس کے لیے مفید ہوتی ہے تو وہ بات زبان سے کہہ دیتا ہے اور اگر اِسکے ضرر رساں ہوتی ہے تو اپنی زبان کو روک لیتا ہے اور بے وقوف کا دل اِسکی زبان کی نوک پر ہوتا ہے وہ دل کی طرف رجوع نہیں کرتا، بلکہ جو کچھ زبان پر آتا ہے کہہ دیتا ہے'' ابوالاشہب کہتے ہیں کہ علماء کہتے تھے جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہ کی اس نے اپنے دین کو نہ سمجھا'' (حضرت حسن بصریؒ)

مسجد میں تین کلام

مسجد میں تین کلاموں کے سوا ہر طرح کا کلام لغو اور فضول ہے ایک تو نماز پڑھنے والا، دوسر اللہ کا ذکر کرنے والا اور تیسرا حق کا طالب یا حق کا ارادہ کرنے والا۔ (عبداللہ بن حریزؒ)

خاموشی کے فوائد

خاموشی لفظی تحریف سے امان گفتگو کی کجی سے حفاظت، فضول گوئی سے سلامتی اور خاموش رہنے والے کا رعب اور ہیبت ہے۔ (حضرت احنف بن قیسؒ)

پسندیدہ گوشت کا لوتھڑا

اللہ تعالیٰ کو کوئی گوشت کا لوتھڑا سچی زبان سے زیادہ پسند نہیں اور گوشت کا کوئی لوتھڑا جھوٹی زبان سے زیادہ ناپسند نہیں۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)

علم کے تین مراحل

علم کا پہلا مرحلہ خاموشی، دوسرا غور سے سننا، تیسرا یاد کرنا پھر اس پر عمل کرنا اور پھر اسے پھیلانا ہے۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

بہترین عمل

فرماتے ہیں کہ بہترین عمل تقویٰ اور غور وفکر ہے۔ (امام حسن بصریؒ)

دین کا طبیب

عالم دین کا طبیب ہے اور درھم دین کی بیماری چنانچہ جب طبیب خود بیماری کو اپنی طرف کھینچے گا تو دوسروں کا علاج کون کرے گا۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

باحیا ہونا ضروری ہے

عقلمند کو باحیا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ عقل کی بنیاد اور بھلائی کا بیج ہے اور حیا کو ترک کرنا جہالت کی بنیاد اور شر کا بیج ہے اور حیاء عقل پر دلالت کرتی ہے اور حیاء کا نہ ہونا جہالت کی دلیل ہے جس شخص سے لوگ اس کی حیا سے کچھ حاصل نہ کرسکیں وہ اپنی بے حیائی

کی وجہ سے ان سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ (امام ابن حبانؒ)

تواضع کی دو قسمیں

تواضع کی دو قسمیں ہیں ایک قابل تعریف اور دوسری قابل مذمت ہے جو تواضع قابل تعریف ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اپنی برتری دکھانا ترک کر دے اور ان کو عیب لگانا اور برا سمجھنا چھوڑ دے اور قابل مذمت تواضع یہ ہے کہ کوئی شخص مالدار شخص کے سامنے اس کی دولت میں رغبت کی وجہ سے اس کے سامنے خود کو دنیاوی دولت کے اعتبار سے کم ظاہر کرے۔ (امام ابن حبانؒ)

تواضع کے دو فوائد

تواضع انسان کی قدر بلند کرتا ہے اور مرتبہ عظیم کرتا ہے اور عزت و وقار بڑھاتا۔ (امام ابن حبانؒ)

حسن خلق کی مثال

عقلمند شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ حسن خلق کو اختیار کرتے ہوئے بداخلاقی کو ترک کرتے ہوئے لوگوں سے محبت کرے کیونکہ اچھے اخلاق گناہوں کو پگھلا دیتے ہیں جس طرح کہ سورج کی شعاعیں برف کو پگھلا دیتی ہیں اور برے اخلاق عمل کو یوں خراب کر دیتے ہیں جیسے کہ سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے اور ایک شخص میں بہت سے اخلاق و صفات ہوں جو سب کے سب نیک ہوں مگر ایک بری صفت ہو تو وہ بری صفت ان تمام اچھے اخلاق کو خراب کر دیتی ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

دو نیکیاں

فرماتے ہیں کہ سلام کی ابتداء کرنے والا دو نیکیوں کے درمیان ہوتا ہے اول جس کو اس نے سلام کیا ہے اللہ عزوجل اس شخص پر اسے فضیلت کا درجہ عطا فرماتے ہیں کیونکہ اس

نے انہیں سلام یاد دلایا ہے اور اگر وہ جواب نہ دیں تو فرشتے اس کو جواب دیتے ہیں۔ (امام ابن حبانؒ)

عقلمند کی پہچان

فرماتے ہیں کہ عقلمند وہ شخص ہے جسے اگر وقت ایسے دوست کی صحبت کی طرف دھکیل دے جو بااعتماد نہیں یا ایسے شخص سے دوستی پر مجبور کردے جس کی دوستی پر اعتماد کیا جاسکتا تو اگر ان میں سے کسی کی کوئی غلطی سامنے آئے تو ایسا نہ کرے کہ اس کی غلطی کی وجہ سے اسے چھوڑ دے اور اکیلا ہو جائے اور پھر کوئی دوستی کرنے والا نہ پائے اور نہ ساتھ معاشرت رکھنے والا اسے ملے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ سچے دوست اور سچے بھائی کی غلطیوں سے درگزر کرے اور برے دوست سے اس کی غلطیوں کا حساب کتاب نہ کرے کیونکہ اس طرح حساب کرنا غلطیوں پر مناقشہ کرنا محبت کی بنیاد میں دراڑیں ڈالنے کا زیادہ باعث بنتا ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

مزاح کی دوقسمیں

فرماتے ہیں کہ عقلمند کے لیے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کے دل مزاح کے ذریعے اپنی طرف مائل کرے اور تیوریاں چڑھانا چھوڑ دے، مزاح کی دوقسمیں ہیں (۱) قابل تعریف۔ (۲) قابل مذمت۔ قابل تعریف مزاح یہ ہے کہ مزاح میں کوئی ایسی بات نہ ملائے جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو نہ کوئی گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی کوئی بات ہو۔ قابل مذمت مزاح یہ ہے جو دشمنی کو فروغ دیتا ہے خوشی کو ختم کرتا ہے دوستی توڑتا ہے، نیچ آدمی اس کی وجہ سے جری ہو جاتا ہے اور معزز شخص دل میں بات چھپالیتا ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

ادب کی بات

فرماتے ہیں کہ اگر میں ادب کی کوئی بات سنتا ہوں تو جی چاہتا ہے کہ پورے انہماک کے

ساتھ اور ہمہ تن گوش ہو کر سنوں پھر فرمایا کہ مجھے ادب کی جستجو اور تلاش اس قدر ہے کہ جیسے کسی عورت کا اکلوتا بچہ گم ہو جائے اور وہ اس کو ڈھونڈتی پھرتی ہو۔ (امام شافعیؒ)

علماء کی مثال

فرماتے ہیں کہ علماء زمین پر ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے کہ جب نمودار ہوں تو لوگ اس کی روشنی میں راہ پاتے ہیں اور جب چھپ جائیں تو لوگ سرگرداں ہو جاتے ہیں۔ (امام ابو مسلم خولانیؒ)

قیمتی چیز

فرماتے ہیں کہ علم سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں بادشاہ لوگوں پر حکمران ہیں اور علماء بادشاہوں پر حکمران ہیں۔ (شیخ ابوالاسود الدولیؒ)

علم کی برکت

فرماتے ہیں کہ علم کی برکت سے خسیس آدمی، باشرف، بے قدر انسان باعزت، نادار شخص مالدار اور بے وقعت باوجاہت ہو جاتا ہے۔ (حضرت وھب بن منبہؒ)

دنیا و آخرت اور عقلمند

اگر دنیا سونے کا ناپیدار ٹکڑا اور آخرت مٹی کا پائیدار ٹھیکرا ہوتا ہے تو عقلمند آدمی کے مناسب یہ تھا کہ وہ پائیدار مٹی کے ٹھیکرے کو سونے کے ناپائیدار ٹکڑے پر ترجیح دیتا لیکن جب دنیا مٹی کا ناپائیدار ٹھیکرا اور آخرت سونے کا پائیدار ٹکڑا ہو تو پھر آخرت کو ہی دنیا پر ترجیح دینا عقلمندی اور دانشمندی کہلائے گا۔ (حضرت یحییٰ بن معاذؒ)

صبر کی حیثیت

ایمان کے لیے صبر کی حیثیت اسی طرح کی ہے جس طرح جسم کے لیے سر کی جب سر کٹ جائے تو پورا جسم ضائع ہو جاتا ہے صبر یہ ہے کہ جب تم کوئی ایسی بات سنو کہ جو تمہیں اپنی آبرو کے معاملے میں غضبناک کر دے تو درگزر کرتے ہوئے اعراض کرو اور یہی انسان کی اولوالعزمی ہے۔ (شیخ حارث بن اسد محاسبیؒ)

بچو

بدگمانی سے دل کو محفوظ رکھو اچھی تاویل کر کے حسد سے اپنے آپ کو پاک کرو قلت امید سے تکبر سے چھٹکارا حاصل کرو اللہ تعالیٰ کے غلبہ وقوت کا خیال کر کے ہر ایسے کام سے اجتناب کرو جس میں تمہیں معذرت کرنی پڑے ہر ایسی حالت سے دور رہو جو تمہیں تکلیف میں مبتلا کر دے، اپنے دین کی حفاظت اللہ و رسول کی پیروی کر کے کرو اپنی امانت کی حفاظت طلب علم سے کرو عقل کی رعایت صبر و بردباری والے لوگوں کے اخلاق اپنا کر کرو ہر وقت میں صبر سے کام لو اللہ کا ذکر تنہائی میں کرنا اپنے اوپر لازم اللہ کی نعمتوں پر شکر کرو۔ (امام حارث بن اسد محاسبیؒ)

مومن کے صدق کی آزمائش

مومن کے صدق کو ہر حال میں آزمایا جاتا ہے مصیبت میں اس کی ذات کی آزمائش مطلوب رہتی ہے مومن خود اپنی ذات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگران ہے حق کی حجت پر قائم رہو مخلوق کی محبت تمہاری طرف آئیگی۔ (امام حارث بن اسد محاسبیؒ)

علم کی سچی طلب

علم کی سچی طلب پیدا کرو بصیرتوں سے بھرپور علم حاصل ہوگا معارف کے چشمے پھوٹیں

گے تم خود اس علم کو امتیاز کے ساتھ پہچان لو گے جو تمہیں خالص توفیق خداوندی سے حاصل ہو گا تقدم اور فضیلت اسی کے لیے ہے جس نے علم پر عمل کیا اور خشیت الٰہی صاحب علم کو حاصل ہوتی ہے اور توکل اللہ پر بھروسہ کرنے والے کو اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے کو اور نعمت میں اضافہ پر شکر کرنے والوں کو۔ (امام حارث بن اسد محاسبیؒ)

عقل کے لیے تین چیزیں

جان لو جس عقل کو تین چیزیں حاصل نہ ہوں وہ مکار عقل ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو نافرمانی، علم کو جہالت اور دین کو دنیا پر ترجیح اور جس علم میں تین باتیں نہ ہوں وہ عالم کے خلاف حجت و دلیل بنے گا شوق کو ختم کر کے تکلیف پہنچانے سے رک جانا خشیت الٰہی کے ساتھ عمل فائدہ پہنچانے کی غرض و مہربانی سے انصاف کام لینا اور جان رکھو کہ عقل سے بڑھ کر مزین ہونے کے لیے کوئی زینت کی چیز نہیں علم سے زیادہ کسی نے خوب صورت لباس نہیں پہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پہچان صرف عقل ہے اور اس کی اطاعت صرف علم سے ہو سکتی ہے۔ (امام حارث بن اسد محاسبیؒ)

توبہ کے لیے چار باتیں

توبہ چار باتوں سے صحیح ہوتی ہے پہلا اس کام کے دوبارہ کرنے پر دل کے اصرار کو روکنا، دوسرا ندامت سے توبہ و استغفار کرنا تیسرا تاوان اور ظلماً دبائے ہوئے حقوق و مظالم کو لوٹا دینا اور چوتھا یہ کہ حواس سبعۃ یعنی کان آنکھ زبان ناک ہاتھ پاؤں اور دل کی حفاظت کرنا کیونکہ اسی سے پورے جسم کا فساد و تعمیر ہے۔ (امام حارث بن اسد محاسبیؒ)

دل کی مثال

بعض حکماء کا قول ہے کہ دل کی مثال اس گھر کی سی ہے جس کے چھ دروازے ہوں پھر

اس کی حفاظت کے لیے آپ سے کہا جائے کہ خیال رکھو کہ ان دروازوں میں سے کسی دروازے سے کوئی داخل نہ ہو جائے جس کی وجہ سے گھر سارا خراب ہو جائے تو دل ہی گھر ہے اور اس کے دروازے زبان آنکھ کان ناک دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ہیں جب بھی ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ لاعلمی میں کھلا رہ گیا تو گھر خراب ہو جائے گا۔ (امام حارث بن اسد محاسبیؒ)

سعادت مندی یہ ہے

آدمی کے لیے سعادت ہے اگر اسے چار خصلتیں مہیا ہوں۔ (۱) اس کی بیوی اس کی ہم خیال ہو۔ (۲) اس کی اولاد نیک ہو۔ (۳) اس کے دوست نیک ہوں۔ (۴) اس کی روزی اس کے اپنے شہر میں ہو۔ (ام ابن حبانؒ)

چار حقوق

جس میں تین خصلتیں ہوں لوگوں پر اس کے چار حقوق ہیں۔ تین خصلتیں یہ ہیں: (۱) جب لوگوں سے ملے ان پر ظلم نہ کرے۔ (۲) جب ان کو بیان کرے جھوٹ نہ بولے۔ (۳) اس سے بھائی چارگی کریں۔ لوگوں پر اس کے چار حقوق یہ ہیں: (۱) اس کی عدالت کا اظہار کریں۔ (۲) اس کی مروت کا پورا خیال رکھیں۔ (۳) اس سے بھائی چارگی کریں (۴) اس کی غیبت نہ کریں۔ (حضرت جعفرؒ)

دوستی کی پاسداری

عقلمند دوستی کی پاسداری میں کوتاہی نہیں کرتا نہ وہ دو رنگا ہوتا ہے اور نہ وہ دو دلوں والا ہوتا ہے۔ بلکہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے موافق اور قول عمل کے موافق ہوتا ہے ان

دو آدمیوں کی دوستی میں کوئی خیر نہیں جن کے درمیان خلل نمو پذیر ہو اور دراڑیں پڑ رہی ہوں۔ (امام ابن حبانؒ)

حماقت کی علامات

عقلمند پر جب کسی آدمی کا معاملہ مخفی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ حماقت کی علامات کا اس میں معائنہ کرے حماقت کی علامات یہ ہیں: (۱) جواب میں جلد بازی (۲) وقار کا نہ ہونا (۳) کثرت سے ہنسنا (۴) کثرت تعلقات (۵) پسندیدہ لوگوں کی غیبت کرنا (۶) برے لوگوں کے ساتھ اختلاط۔ (امام ابن حبانؒ)

احمق کی صفات

احمق کی صفات یہ ہیں جلد بازی، ہلکا پن، فجور، جہالت، غضب، بزدلی، حسد، ظلم، خیانت، غفلت، نسیان، سرکشی، فحش گوئی، فخر، تکبر، عداوت، بغض۔ (امام ابن حبانؒ)

عقل مند کی خصلتیں

عقلمند کی خصلتیں یہ ہیں بردباری، خاموشی وقار، اطمینان، وفاداری، سخاوت، علم و حکمت، تقویٰ، انصاف پسندی، قوت مضبوط ارادہ، دانش مندی، تمیز صائب الرائے تواضع، چشم پوشی، عفو، پاکدامنی۔ (امام ابن حبانؒ)

غنی دل

قناعت دل میں ہوتی ہے جس کا دل غنی ہو اس کے ہاتھ بھی غنی ہو جائیں گے جس کا دل فقیر ہو اس کو مالداری سے کوئی فائدہ نہیں مل سکتا جو قناعت پسند ہو گا وہ بھی مضطرب نہ ہو گا بلکہ اس کی زندگی پرسکون ہو گی اور جو قناعت پسند نہیں ہو گا اس کے ہاتھ سے جانے والی چیزوں کی کوئی نیابت نہیں ہو گی ملنا اور محروم رہ جانا دونوں چانس لوگوں میں

جاری رہتی ہیں۔ (امام ابن حبانؒ)

صبر کے فضائل

صبر تمام اچھے امور کی جڑ ہے اور عقل کی بنیاد اور محافظ ہے اور صبر خیر کا بیج اور اس کی تدبیر ہے جس کے پاس کوئی چارہ اور حیلہ نہ ہو صبر کا پہلا درجہ اہتمام ہے دوسرا تنقیظ و بیداری تیسرا ثابت قدم رہنا، چوتھا بتکلف صبر کرنا، پانچواں صبر اور چھٹا درجہ رضا کا ہے کہ اللہ کے فیصلے پر رضامندی ہو اور یہ صبر کا آخری درجہ ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

صبر کی تین قسمیں

صبر کی تین قسمیں ہیں معاصی اور گناہوں سے صبر کرنا اور رکنا، طاعات پر صبر اور مصائب اور شدائد میں صبر کرنا اور برداشت کرنا، ان میں سب سے افضل صبر معاصی پر صبر کرا ہے چنانچہ عقل مند شخص احوال کا جائزہ لیکر صبر کرتا اور ثابت قدم رہتا ہے اور ان کے مراتب کا لحاظ رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ تنگی اور آسانی میں اللہ جل جلالہ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

تین اشخاص سے اللہ کی محبت

تین اشخاص سے اللہ عزوجل بہت محبت فرماتے ہیں ایک وہ شخص جو اپنے بھائی یا دوست کو نقصان یا برائی پہنچنے کو ناپسند کرتا ہے یہ اللہ سے حیا کرنے والا شخص ہے دوسرا وہ شخص جو لوگوں میں رفعت و مرتبے والا ہے پھر وہ اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے یہ اللہ کی عظمت کو جاننے والا ہے اور اس کے عذاب سے خوف کرتا ہے تیسرا وہ شخص جو برائی کے جواب میں فوراً معاف کر دیتا ہے ان جیسے لوگوں کی ہی وجہ سے دنیا قائم ہے۔ (یونس بن میسرہ بن جلیسؒ)

علم حدیث کا مقصد

”علم حدیث کا مقصد یہ ہے کہ خشیت الٰہی پیدا ہو، اس لیے یہ علم جملہ علوم سے افضل ہے لیکن اگر یہ مقصد نہ ہو تو پھر اس علم کو کوئی ترجیح نہیں۔“ (سفیان ثوریؒ)

عالم کی سزا

”عالم کی سزا اس کے دل کی موت ہے“ پوچھا گیا دل کی موت کیا ہے؟ فرمایا عمل آخرت سے طلب دنیا“ (حسن بصریؒ)

قاضی کے فیصلے

قاضی کے فیصلے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں موجود ہیں اور یہ فیصلے یقیناً درست ہوتے ہیں اور دوسرے خود قاضی کے اجتہاد سے ہوتے ہیں اور ان میں توفیق الٰہی کی امید ہے، اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس پر غلط ہونا اغلب ہے۔ (امام مالکؒ)

چار قسم کے آدمی

آدمی چار قسم کے ہیں وہ خوب جانتا ہے اور کم جانتا ہے یہ علم ہے اس سے پوچھو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جو نہیں جانتا اور جانتا ہے کہ نہیں جانتا یہ جاہل ہے، اسے سکھاؤ، تیسرا وہ ہے جو جانتا ہے مگر نہیں جانتا کہ جانتا یہ غافل ہے اسے ہوشیار کرو چوتھا وہ ہے جو نہیں جانتا مگر بدقسمتی سے نہیں جانتا کہ نہیں جانتا ہے یہ نجی واحمق ہے، اس سے بچو اور دور بھاگو۔ (خلیل بن احمدؒ)

حاکم اور رعیت کی مثال

حاکم سایہ ہے اور رعیت جسم ہے اگر جسم ٹیڑھا ہو گا اس کا سایہ بھی ٹیڑھا ہو گا اگر بدن سیدھا ہو گا اس کا سایہ بھی سیدھا ہو گا۔ (شیخ سیدی علی خواصؒ)

معذرت کرنے کے فوائد

معذرت کرنا غموں کو ختم کر دیتا ہے اور اس سے کینہ اور دشمنی دور ہو جاتی ہے اور معذرت میں کمی سے برائیوں اور گناہوں میں ملوث ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور معذرت کی کثرتِ تہمت اور بری رائے کا سبب ہے اور معذرت قابل تعریف عادت ہے جس کی وجہ سے عجب اور تکبر ختم ہو جاتا ہے، اس لئے عاقل ہر لغزش کے وقت معذرت کو لازم رکھے۔ (امام ابن حبانؒ)

بہترین دوست

بہترین دوست وہ ہے جو زیادہ سے زیادہ خیر خواہی کا سوچے، جیسا کہ بہترین عمل وہ ہے جو انجام اور اخلاص کے اعتبار سے اچھا ہو اور خیر خواہی کا وار بغض رکھنے والے کے سلام سے بہتر ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

دین کی حقیقت

آدمی کا دین اسی وقت ہے جبکہ اس کی روٹی حلال طریق سے حاصل شدہ ہو اور آج کل جن لوگوں کے دسترخوان پر حلال روٹی ملتی ہے وہ غریب لوگ ہے۔ (سفیان ثوریؒ)

بردبار اور عظیم ہونے کی خوبی

بردباری کے خوبصورت اور عظیم الشان ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے ساتھ اللہ

نے خود کو موصوف کیا ہے پھر انبیاء علیہم السلام میں سے صرف اپنے دوست ابراہیم السلام اور اپنے نام پر ذبح ہونے والے اسحاق کو اس کے ساتھ موصوف کیا ہے اور فرمایا اگر بردباری میں صرف یہ دو خصلتیں ہی پائی جاتیں تو تب بھی عاقل کو چاہیے تھا کہ جتنا ممکن ہو سکے اس کا دامن نہ چھوڑے ایک یہ کہ اس کے ذریعے انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے دوسرا یہ کہ اس کے ذریعے انسان غلط جگہوں پر جانے سے بچ جاتا ہے۔ بردباری ایک خصلت ہے یا ایک تجربہ ہے، یا وہ ان دونوں سے مرکب ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

فقراء عظیم لوگ

فقراء لوگوں میں بزرگ ترین ہیں کیونکہ فقر پیغمبروں علیہم السلام کا لباس، صالحین کی چادر، پرہیزگاروں کا تاج، عارفوں کی غنیمت، مریدوں کی آرزو، اللہ عزوجل کی رضا اور اس کے اولیاء کی کرامت ہے۔ (شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعیؒ)

شوق

شوق اللہ تعالیٰ کی آگ ہے جو کہ احباب کے دلوں میں جلتی ہے اور اس کی ملاقات اور زیارت کے بغیر سکون نہیں پاتی ہیبت کی آگ دلوں کو، محبت کی آگ روحوں کو اور شوق کی آگ نفوس کو پگھلا دیتی ہے۔ (شیخ ابومحمد ماجد الکردیؒ)

خاموشی

خاموشی مشقت کے بغیر عبادت زیور کے بغیر زینت، غلبے کے بغیر ہیبت اور فصیل کے بغیر قلعہ، کراماً کاتبین کے لیے راحت اور عذر پیش کرنے سے بے نیازی ہے۔

(شیخ ابومحمد ماجد الکردیؒ)

خود بینی

خود بینی کی فضیلت حماقت ہے جس سے احمق اپنے عیبوں کو ڈھانپتا ہے اور وہ چھپتے نہیں۔ (شیخ ابو محمد ماجد الکردیؒ)

نفس کی پہچان

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا تو وہ لوگوں کی تعریف سے متغیر نہیں ہوتا جو اپنے مولا کی محبت پر صبر نہیں کرتا اللہ اسے بندوں کی صحبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشیؒ)

عارف کا زیور

جو رضا پر پختہ ہو وہ تکلیف سے لذت پاتا ہے اور عارف کا زیور ڈر اور ہیبت ہے۔
(شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق قرشیؒ)

دین کی دو قسمیں

ہمارے اس دین کی دو قسمیں ہیں علم کے اعتبار سے ظاہر اور حقیقت کے اعتبار سے باطن اس کا ظاہر اصول و نقول کے ساتھ مضبوط ہے جبکہ اس کا باطن انوار قلوب کے ساتھ مستحکم ہے۔ (شیخ داؤد بن کبیر ماخلاؒ)

ادب سے دل کی سیرابی

اپنے دل کو ادب سے خوب خوب سیراب کرے جیسے آگ کو لکڑیوں کے ذریعے اچھی طرح روشن کرتا ہے کیونکہ جو آدمی دل کو پاک نہیں کرتا اس کے دل میں ابتداء ایک ہلکا سا سیاہ دھبا لگ جاتا ہے پھر وقت گزرنے کیساتھ ساتھ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے جو شخص

ادب سیکھتا ہے اس کو غلہ وغیرہ جمع کرنے کا آلہ نہیں بناتا اور نہ ہی مقابلہ بازی کے لیے ٹھکانہ بناتا ہے لیکن ادب کو اپنے لئے نفع بخش بناتا ہے اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ادب سے مدد لیتا ہے۔ (امام ابن حبانؒ)

خوبصورتی

خوبصورتی اچھے نسب میں ہے جیسا کہ سب سے بہتر خوبصورتی ادب کو اچھی طرح سے استعمال کرنے میں ہے پس جس کے پاس ادب نہ ہو اس کے پاس کوئی خوبصورتی نہیں، جس میں اچھا ادب ہو اور اونچا نسب نہ ہو اس کو اس کا ادب اہل کمال کے درجہ تک پہنچائے گا کیونکہ اچھا ادب اونچے نسب ہی کا خلیفہ ہے اور فصاحت بھی اچھے کلام کو اختیار کرنا اور سب سے اچھی فصاحت وہ ہے کہ آدمی فی البدیہ اچھا کلام پیش کرنے پر قادر ہو اور جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں بکثرت لمبا کلام پیش کر سکتا ہو اور خوب مدلل انداز سے گفتگو کرے۔ (امام ابن حبانؒ)

بلاغت نام ہے

بلاغت زبان کی تیزی سے چلنے کا نام نہیں اور نہ ہی فضول بے معنی کلام بکثرت کرنے کا نام ہے بلکہ بلاغت کہتے ہیں موقع کے مطابق کلام بحسن خوبی پیش کرنا اور بہترین بلیغ گفتگو وہ ہے جو نہ تو شہری نکٹی زبانی ہو اور نہ ہی بدوی فصیح زبان ہو۔ (امام اصمعیؒ)

چار چیزوں سے بچنے کے فوائد

جس آدمی نے اپنے آپ کو چار چیزوں سے بچایا وہ اس لائق ہے کہ اس پر کوئی بڑی مصیبت نہ آئے۔ (۱) جلد بازی (۲) اصرار کرنا (۳) اپنے کو اچھا سمجھنا (۴) کاہلی دکھانا کیونکہ جلد بازی کا نتیجہ ندامت ہے اور اصرار کرنے کا نتیجہ حیرانگی ہے اور اپنی برائی

کا نتیجہ بغض ہے، سستی کا نتیجہ ہے۔ (مہدی بن سابقؒ)

کلام کی مثال

کلام کی مثال چمکتے موتی اور زمرد یاقوت کی سی ہے البتہ موقع ومحل کے لحاظ سے بعض کلام بعض پر فائق و افضل ہوتا ہے اور بعض اوقات کلام ٹھیکرے ومٹی و پتھر کے مانند معلوم ہوتا ہے، علم ادب وفصاحت کی ضرورت سب سے بڑھ کر اہل علم لوگوں کو ہے کہ وہ اس کو سیکھیں کیونکہ یہ لوگ حدیث کو زیادہ پڑھتے ہیں اور علم کی مختلف انواع میں غور وخوض کرتے ہیں۔ (امام ابن حبانؒ)

عزت ووقار کی دشمن

تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے وقار بالکل ختم ہو جاتا ہے (۱) سربازار کھانا پینا (۲) عطر فروش کے پاس تیل لگانا (۳) حجام کے شیشے میں دیکھنا۔ (امام ابن حبانؒ)

افضل محنت

محنتوں میں سب سے افضل محنت غور وفکر والی محنت ہے جبکہ ذیل محنت عمل والی محنت ہے کیونکہ عمل فکر کا نتیجہ ہوتا ہے اور فکر ہی اس کی مدیر ہے۔ (امام ماوردیؒ)

چار بلائیں

قلیل لوگوں کے سوا لوگ چار بلاؤں میں مبتلا نظر آتے ہیں ایک طمع، دوسرا جھوٹ، تیسرا شکایت چوتھا ریا۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

نفس کو لگام کی ضرورت

سرکش گھوڑوں کو لگام کی اتنی ضرورت نہیں ہے جتنی تمہارے نفس کو۔ (حضرت حسن بصریؒ)

اسراف سے خالی ہنسی

اسراف سے خالی ہنسی وہ ہے جس سے صرف دانت کھل جائیں اور آواز نہ سنائی دے۔ (حضرت وہب بن انورؒ)

خوش فہمی کا نتیجہ

فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے آپ کو قدر و قیمت والا خیال کیا اس کا انکساری میں کوئی حصہ نہیں ہوسکتا۔ (حضرت فضیل بن عیاضؒ)

خشوع کا فائدہ

فرماتے ہیں کہ جس شخص کے دل میں خشوع ہے شیطان اس کے قریب نہ آئے گا۔ (حضرت سہل بن عبداللہؒ)

خشوع

فرماتے ہیں کہ ایسا دائمی خوف جو دل کے ساتھ ہو چکا ہو خشوع کہلاتا ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

قناعت

فرماتے ہیں کہ جو رزق کسی انسان کی قسمت میں لکھا جاچکا ہے اس پر راضی رہنے کا نام قناعت ہے۔ (محمد بن علی ترمذیؒ)

ختم شد

ماخذ ومراجع

(الف)
(۱) ادب الدنیا والدین
(۲) الروضۃ العقلا ونزہۃ الفضلاء
(۳) الشفاء بتعریف حقوق مصطفیٰ
(۴) البحر المورود فی المواثیق
(۵) اولیائے پنجاب
(۶) اولیائے سندھ
(۷) اولیائے لاہور
(۸) احیاء العلوم
(۹) اسرار الاولیاء
(۱۰) انوار الفرید
(۱۱) اخبار الاخیار
(۱۲) اللہ کے مشہور والی
(ب)
(۱۳) بہجۃ الاسرار
(۱۴) بزم اولیاء
(ت)
(۱۵) تنبیہ المغترین
(۱۶) تذکرہ غوثیہ
(۱۷) تاریخ الخلفاء
(۱۸) تاریخ بغداد
(۱۹) تذکرہ اولیائے ہند و پاکستان
(ج)
(۲۰) جواہر البیان
(۲۱) جامع کرامات اولیاء
(۲۲) جمال کرم
(ح)
(۲۳) حلیۃ الاولیاء لابی نعیم
(۲۴) حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی باتیں
(۲۵) حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی کی باتیں
(۲۶) حکایات رومیؒ
(۲۷) حکایات سعدی
(۲۸) حیات بابا فریدؒ
(۲۹) حیات معین الدین چشتی اجمیریؒ
(۳۰) حیات جنید بغدادیؒ
(۳۱) حیات رابعہ بصریؒ
(خ)
(۳۲) خواجہ اویس قرنیؓ کی باتیں
(۳۳) خزینۃ الاصفیاء
(د)
(۳۴) دہلی کی بائیس خواجہ
(۳۵) درۃ الناصحین

(ر)

(۳۶) رسالہ قشیریہ

(۳۷) راحت القلوب

(۳۸) روض الریاحین

(۳۹) روض الفائض

(۴۰) رسالۃ المسترشدین للمحاسبی

(س)

(۴۱) سیر الاقطاب

(۴۲) سیر الاولیاء

(۴۳) سکینۃ الاولیاء

(ط)

(۴۴) طبقات الصوفیہ

(۴۵) طبقات الکبری للشعرانی

(ع)

(۴۶) عوارف المعارف

(۴۷) عیون الحکایات

(غ)

(۴۸) غنیۃ الطالبین

(ف)

(۴۹) فوائد الفواد

(ق)

(۵۰) قصص الاولیاء

(۵۱) قلائد الجواہر

(ل)

(۵۲) لطائف المنن شعرانی

(م)

(۵۳) مدارج السالکین لابن قیم

(۵۴) مکتوبات ربانی

(۵۵) مہر منیر

(۵۶) ماہ اجمیر

(۵۷) مفتاح العاشقین

(۵۸) مغنی الواعظین

(۵۹) مکاشفۃ القلوب

(۶۰) منہاج العابدین

(ک)

(۶۱) کشف المحجوب

(۶۲) کتاب الزہد لابن المبارک

(۶۳) کتاب اللمع فی التصوف

(ن)

(۶۴) نزہۃ العابدین

"اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا" (الحدیث)

کامیاب زندگی

اقوال علی رضی اللہ عنہ
کی روشنی میں

منبع ولایت، امام المشارق والمغارب، مظہر العجائب والغرائب، باب مدینۃ العلوم والمطالب، اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب کے خوبصورت اقوال زندگی کے ہر پہلو پر مکمل رہنمائی کرتی ایسی کامل رہنما باتیں جن پر عمل ظاہر و باطن، دنیا و آخرت سب کو سنوار دے۔

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم بھیرہ شریف

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-37112941

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات

دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت

اللہ سے دوستی

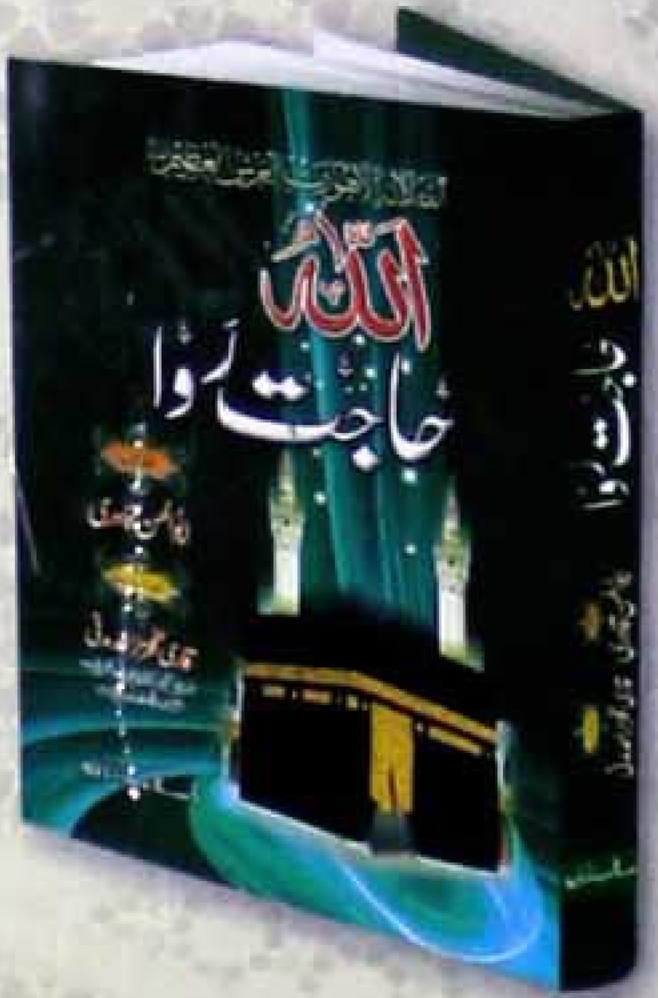
اللہ حاجت روا

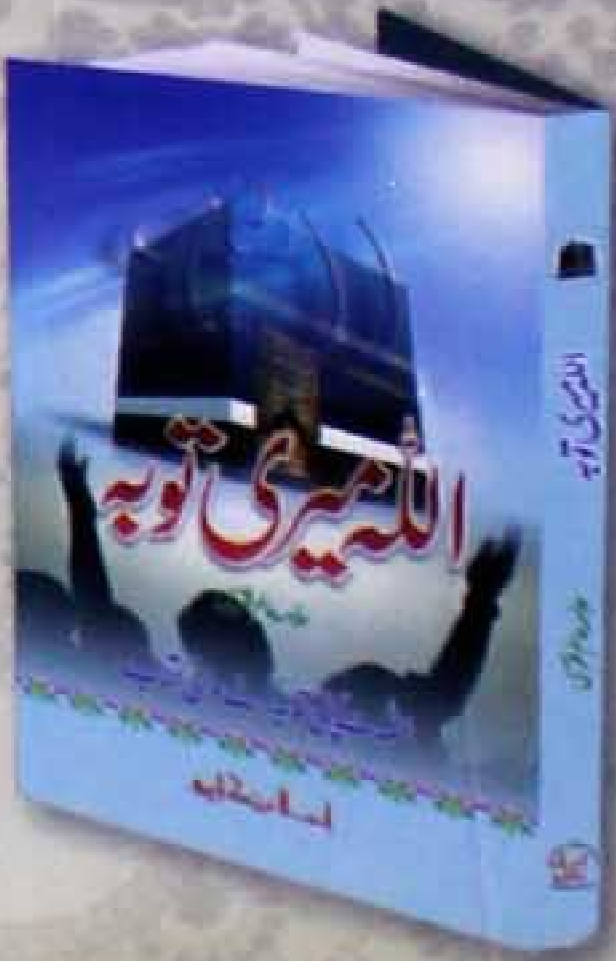
اللہ میری توبہ

کامیاب زندگی
اقوال علی

سیرۃ
فاطمۃ الزہراء

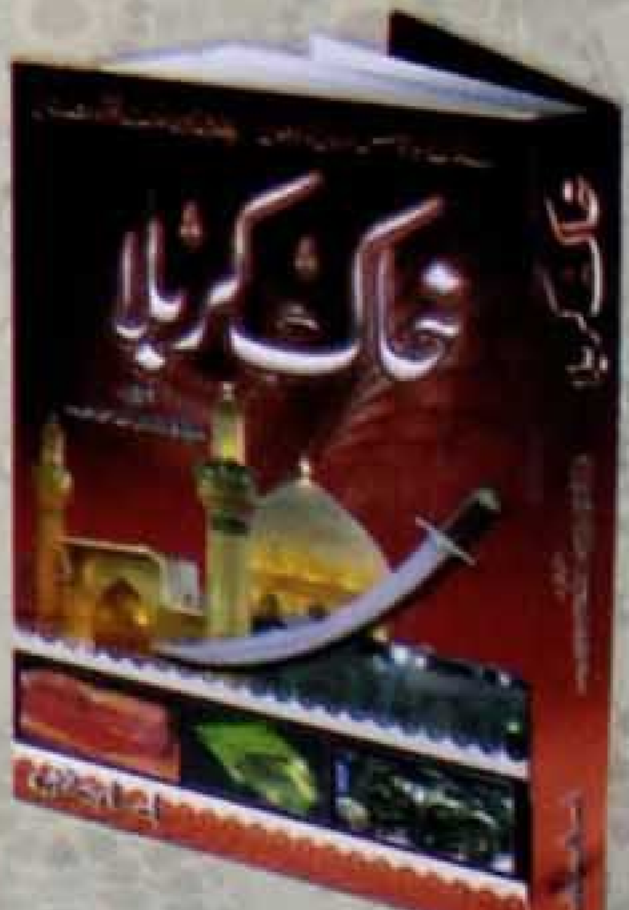

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-8452688